کپور تھلہ سمتھر جوناگڑہ جام نوانگر بھون نگر تلام پنا چرکھری
بجاور چھتر پور منڈی پالن پور پیپلہ راڈھن پور پوری بندر
درنگدرا اجی گڑہ کھمبایت سلانہ سیتامئو راجگڑہ نرسنگہ گڑہ
جنیتا چمبا باونی سرمور سکیت فریدکوٹ کہلور ساونت واڑی
مالیر کوٹلہ چھوٹا اودی پور معروف بہ موہن دیوگڑہ باریا ربہ وانی
ناگود علی راج پور لونا وارہ بالاسنور سوانت عدن ند اوان
ازبسکہ یہ تاریخ نادر اور نہایت درجہ عمدہ اور مفید معلوم ہوئی اسواسطے
ہماری مطبع کے کارفرمای عالی وقار انتخاب یار جناب منشی نولکشور صاحب
مالک اودہ اخبار نے اس نسخہ کو چھپوایا اور فضل الٰہی سے ماہ مئی ۱۸۷۳ء
مین یہ تاریخ چھپکر تمام ہوئی امید ہی کہ کتاب موصوف منظور نظر
اولوالابصار اور زمانے مین یادگار رہے گی اور تمام اقلیم ہند
مین شہرت پائے گی ہجوم شوق خریداران باوقار سی ہاتھون ہاتھ
جائے گی ✣

ہر شخص کے واسطے کیا خاص کیا عام نہایت ضروری ہے کہ اس کتاب کو
دیکھے اور اسکے مطالب ضروری کو اپنے ذہن نشین کرے علی الخصوص
والیان ملک اور رؤسای ہندوستانی کو اس کتاب کا ملاحظہ ضرور
اور موجب سرور ہی کہ اونکے بزرگون کے نام نامی اس عجب یادگار
کے ساتھہ زندہ جاوید ہین اور نیز اونکے حالات واقعی خصوصاً وہ عزت
جو شہنشاہ وقت یعنی ملکہ معظمہ کی پیشگاہ سے اونکو حاصل ہی مثلاً
القاب سلامی کی تصریح یا اور بعض بعض امور کی تشریح بخوبی مندرج
ہی دیباچہ کے بعد مفصلۂ ذیل ریاستون کا تاریخی حال لکھا ہی
نیپال کابل مسقط زنگبار حیدرآباد بڑودہ میسور گوالیار
اندور بھوپال اودیپور کشمیر قلات ٹراونکور کولاپور مرشدآباد
جی پور جودھ پور پٹیالہ کوٹہ ریوان کچھ کوچین بیکانیر بھاول پور
بوندی کرولی بھرت پور ٹونک بھوٹان سکم اورچھا عرب
ٹہری کشن گڑہ الور دھولپور جیسلمیر جھالاپاٹن پرتاب گڑہ
دولیا دھار دیواس دتیا بانسوادہ پہرو خیرپور سروہی
ڈونگرپور رامپور جاوڑا کوچ بہار ٹہرا بنارس جیند نابھہ

بیخبر تھے بلکہ اپنے ملک کے حالات کی ناواقفیت بھی اپنے ہی
حال کی ناواقفیت ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسوقت تک اونکی
زبان مین تواریخ موجود نہ تھی کتابین فارسی وغیرہ مین تھین
پھر کیونکر ممکن تھا کہ ایک ایسا رئیس بھی جو فارسی سے ناواقف ہو
اپنے بزرگون کے حالات سے بذریعۂ کتب آگاہی حاصل کرے
البتہ سنی سنائی باتین بہت کچھ ذہن نشین ہوا کرتی تھین
ہرچند تاریخ ہند اور بعض بعض کتب ایسی ترجمہ ہوئین کہ سررشتۂ
تعلیم کے طالب علمون کے کارآمد ہوگئین لیکن عام رواج ان
کتابون نے جیسے کہ چاہیے نہین پایا سیطرح کہ ان مین جیسے اور واقعات
مندرج ہین اسی طرح بطور انتخاب رؤساے ہند کا حال بھی
یہ چیزی بچیزی درج ہے اسلیے ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی
جو والیان ملک ہند کی ریاستون کے ساتھ مخصوص ہو الحمدللہ
کہ ریاض الامرا اوس قسم کی کتاب جدید تالیف ہوئی جو کل اغراض
کے لیے کافی و وافی ہو اور جس سے ہندوستان کی ابتدا سے
انتہا تک کی کل ریاستون اور حکومتون کا حال معلوم و مفہوم

تقریظ ریاض الامرا نتیجۂ قلم بلاغت رقم مولوی غلام محمد خان صاحب

رباعی

آئینۂ حال روسا کو دیکھو | رشک جام جہان نما کو دیکھو
ہی شوق تواریخ اگر دامنگیر | تاریخ ریاض الامرا کو دیکھو

سبحان اللہ تاریخ کا علم بھی کیا علم ہے جسکے معلومات سے تمام موجودات کی کیفیت زیر نظر رہتی ہے حالات ماضی و حال کی ذرا ذرا خبر رہتی ہے ارباب خبرت ہر ایک حالت سے لطف اوٹھاتے ہین ہر ایک بات سے ایک نصیحت پاتی ہین اسمین شبہہ نہین کہ انسان کو زمانے مین تاریخی حالات کے دریافت کرنے اور یاد رکھنے کی نہایت ضرورت ہوتی ہی اسواسطے کہ بغیر واقفیت دنیا کا کام نہین چلتا تربیت یافتہ قومون کا ہندوستان کے روسا پر یہ بڑا اعتراض تھا کہ وہ بیخبری سے تمام دنیا کے حالات سے تو کیا خبر رکھینگے خود انکو اپنی خبر نہین اپنی خبر نہونے سے یہ مراد نہین کہ وہ اپنے حال سے

و فوائد جلالیہ و طب رحانی و صحت جسمانی و ریاض الامرا جسکی
تاریخ تالیف سر آمد اوکیای سخنور اعنی حکیم محمد سرور متوطن احمد باز
نارہ پرگنہ کڑا ضلع الہ آباد نے منظوم کی ہی وہ بھی بطور یادگار
ذیل مین لکھی جاتی ہے فقط

تاریخ بہ صنعت تخرجہ

المنۃ للہ کہ یہ تاریخ نو آئین	رحمانعلی نے جسے تالیف کیا ہی
انداز نیا طرز نیا ڈھنگ نرالا	یون دیکھ لو کیا حاجت توصیف و ثنا ہی
نمبر کی رعایت یہ بلا رو ی رعایت	اوستادی حالات ریاست کو لکھا ہی
کیا جوش طبیعت سے دلا فیض خدا سے	سچ پوچھیے تو کوزی مین دریا کو بھرا ہی
کیونکر جا بھی معرض حسرت نہ آئین	واللہ کہ یہ آینہ ہند نما ہی
مطبوع خلائق ہو مطبوع زبان	زیرا کہ مسمی بریاض الامرا ہی

سرور نے یہ تاریخ لکھی بی سر ترکیس
کیا خوب یہ گلدستہ دست و ساہی
۱۹ ۹۵۰
۱۸۶۹ سنہ عیسوی

تمت

۴ مولوی حکیم امان علی خان مجددی مرحوم ۵ حافظ قربان علی مرحوم ۶ حکیم فرمان علی مدظلہ ۷ رحمان علی خان مؤلف کو چھوڑکر رحلت فرمای عالم بقا ہوے اوسوقت مؤلف کی عمر ۱۱ سال کی تھی تاچندے برادران والاشان خصوصاً حکیم احسان علیخان کی تربیت اور دستگیری مین تحصیل علم کی زاں بعد خدمت مین جناب مولانا محمد شکور مچھلی شہری مدظلہ و مولانا محمد سلامت اللہ بدایونی مرحوم و مولانا قاری محمد عبد الرحمن پانی پتی مدظلہ و مولانا عبد اللہ زید پوری کی تحصیل علوم سے بہرہ اندوز ہوکر ۱۲۶۷ سنہ ہجری مین بسفارش و دستیاری مولوی حکیم امان علیخان مرحوم اپنے بھائی کے سلسلہ ملازمان دربار ریوان مین داخل ہوا اور بعد وفات برادر مغفور بجای اوس مبرور کے ملازم دربار ہوکر عہدۂ مفوضہ کا انصرام کرتا رہا اور اب تک اپنی کام پر سرفراز ہے تألیفات اوسکے سے رسائل ذیل یادگار وقت ہین ۱ آداب احمدی و ۲ تحفۂ مقبول و ۳ طریقۂ حسنہ و ۴ وسیلۂ نجات و ۵ منیۃ اللبیب و ۶ آفتاب حکمت و ۷ دریای لطافت و ۸ ہر ہفت و ۹ فوائد حکیم

احوال مؤلف

بیشتر بزرگان مولف سلاطین دہلی کے دربار سے توسل رکھتے تھے
زمانہ تخمیناً تین سو برس کا گذرا ہوگا کہ طرح اقامت موضع نارہ
پرگنہ کڑا ضلع الہ آباد مین ڈالی موضع مذکور بشمول چند مواضع دیگر
اپنے قبضہ مین رکھکر بسر اوقات کرتے رہے جب کثرت اولاد
ہوئی گذران اوس جایداد مین نہو سکا نوکری کے واسطے ہر ایک
نے اپنی اپنی باری بیرونجات مین قدم رکھا چنانچہ جد امجد حکیم
محی الدین مغفور او لا ملک بوندیل کھنڈ مین نواب رحم خان
وکرامت خان کی مصاحبت مین رہے زان بعد بعہد دولت
مہاراجہ اجیت سنگہ جو دیو بہادر دربار ریوان سے توسل پیدا
کیا اور والد ماجد حکیم شیر علی مبرور بعہد دولت نواب آصف الدولہ
بہادر دربار لکھنؤ مین عہدہ جلیلہ پر مامور رہے بعد وفات
نوابصاحب مرحوم خانہ نشینی اختیار کی آخر بعمر ۸۵ سال ۱۲۵۶ھ
ہجری مین ساتھ فرزند یعنی ۱ حکیم مردان علی مرحوم ۲ حکیم علی رضا
مرحوم ۳ حکیم احسان علی خان ظلہ مؤلف طب احسانی وغیرہ

نقشہ اون امیرون کا جنکی سلامی ذاتی یا مختص المقام ہی

نمبر	نام	تعداد سلامی	کیفیت
۱	دلیپ سنگھ	۲۱ ضرب	رئیس معزول لاہور خطاب اسٹار درجہ اول سلامی تاحیات
۲	جنگ بہادر	۱۹ ضرب	نائب ریاست نیپال خطاب نائٹ گرانڈ کمانڈر آف دی باتھ یہ خطاب ہندوستان مین سوای انکے کسیکو نہین ملا سلامی تاحیات
۳	رانوجی سیندھیہ	۱۷ ضرب	اندر حدود گوالیار کے سلامی پاتے ہین
۴	سالار جنگ	۱۷ ضرب	نائب ریاست حیدرآباد دکن خطاب اسٹار درجہ دوم سلامی تاحیات
۵	قدسیہ بیگم	۱۵ ضرب	والدہ سکندر بیگم رئیسہ بھوپال سلامی تاحیات
۶	عظیم جاہ	۱۵ ضرب	نواب آرکاٹ سلامی تاحین حیات
۷	سلطان بہادر	۱۳ ضرب	مہاراجہ وزیانگرم ماتحت احاطہ مندراج ملک تیلنگانہ نام انکا مہاراجہ راج رمیا سلطان بہادر مرزا گجپتی خطاب اسٹار درجہ دوم احاطہ بنگال مین وقت آمد و رود انکی سلامی پاتے ہین آمدنی ملک کی بیس لاکھ روپیہ خراج سرکار کو پانچ لاکھ روپیہ دیتے ہین فقط

نامِ سلاطین	روپیہ	آنہ	پائی
سلطان احمد بن عبداللہ فودھلی قوم فودھل	معماےں	۱۵/	+
سلطان فحدھل علی محسن والی لحج قوم ابدالی	اللعں مالرعں	۱۵/	+
شیخ عبداللہ بہادر مسندی سردار اکرابی	معماےں	۱۵/	+
سلطان عبید بن یحیی قوم ہوشالی	الںالعں	۶/	۲ پائی
شیخ صالح فرقہ علوی	ماسں	۱۱/	۷ پائی
سلطان سید محمد قوم امیر	ماسں	۱۱/	۱۱ پائی
سلطان علی گلاب قوم یفائی	صاںللںں	۱۱/	۱۱ پائی
سلطان واحد بن دیمن	رلعں	۵/	۷ پائی
شیخ عبداللہ رکای فرقہ تیحی	عمں	۱/	۷ پائی

نہاون نمبر ۹۴

۷ ضرب سلامی پاتے ہین باقی حال اس ریاست کا ابھی تحقیق نہین ہوا

اپنے خاندان کے لحج کو بھاگ گیا تاریخ ۲ فروری سنہ الیہ کو سلطان
الم حسین اوسکے داماد و کارندہ سے اور ۱۸ جون سنہ الیہ کو
خود سلطان نے دستاویز صلح و دوستی پیش کی باین ہمہ
سلطان نے نومبر ۱۸۳۹ء سے لغایت جولائی ۱۸۴۰ء تک
تین حملہ واسطے لینے قلعہ عدن کے کیے مگر کسی حملہ مین کامیاب
نہوا اسی سے اقرار دوستی شکست ہو گیا آخر جب سلطان
محسن نے عدن مین آکر درخواست صلح کی دوسی ۱۱ فروری
۱۸۴۳ء کو اقرارنامہ صلح تحریر ہوا اور ۱۸۴۴ء مین پانسو
اکتالیس روپیہ ماہواری سلطان کے واسطے سرکار انگریزی نے
منظور کیا ۳۰ نومبر ۱۸۴۷ء کو سلطان محسن مر گیا تب اوسکا بیٹا سلطان احمد
اوسکا جانشین ہوکر ۱۵ جنوری ۱۸۴۹ء کو مرگیا تب اوسکا بھائی
علی محسن جانشین ہوکر ۱۷ اپریل ۱۸۶۳ء کو فوت ہوا اب اوسکا بیٹا
فضل علی محسن جانشین ہے واضح رہے کہ سلاطین عدن جنسے تحریرات
انگریزی جاری ہین حسب تفصیل ذیل سرکار انگریزی سے وثیقہ سالانہ پاتے
اور انھین رئیسون کو ۹ ضرب سے بارہ ضرب تک سلامی ملا کرتی ہے

جزائر عرب مین ماتحت احاطہ بنگال ہی بعد نکالے جانے ترکون کے
سنہ ۱۶۳۰ع مین بڑا جزو جنوب عرب سے امام صنعا کے ہاتھہ آیا سنہ ۱۸۳۵ع
مین باشندگان عرب نے باری باری اپنے ملکون سے ترکون کو نکالکر
آزادی حاصل کی عدن و لہج اور چند مواضع موقوعہ جانب شمال
عدن کو قوم ابدالی نے فتح کیا پہلا عہدنامہ بتاریخ ۲ ستمبر سنہ ۱۸۰۲ع
بمضمون تجارت و دوستی ساتھہ احمد بن عبد الکریم سلطان
عدن کے سرکار انگریزی نے منظور کیا بعد اوسکے اوسکا بھتیجا
سلطان محسن جانشین ہوا اوسکے وقت مین واسطے لینے
عدن کے گفتگو پیش ہوئی سلطان محسن نے دنیا عدن کا بشرط
قائم رہنے اپنے اختیار کے بذریعہ خط مورخہ ۲۲ جنوری سنہ ۱۸۳۸ع
قبول کیا یہ شرط اوسکی اجنٹ انگریزی نے منظور نہین کی سلطان نے
کہا کہ اگر یہ شرط منظور نہو تو ہمارا خط واپس دو یہ سوال و جواب پیش تھا
کہ احمد بن سلطان محسن نے اجنٹ کو گرفتار کرکے چھین لینے کاغذ کی
تدبیر کی اور واپسی مال مغروقہ سے انکار کیا اسلئے ۱۹ جنوری سنہ ۱۸۳۹ع
کو غبارا چلاکر انگریزون نے قلعہ عدن لی لیا اور سلطان مع

پسر خسرو شیر خان بابی رئیس جوناگڑھ سے ہی سردار محمد خان ضلاع
بالاسنور اور وزیر پور مین حاکم تھا اوسکے بعد اوسکا فرزند
جمعیت خان حاکم ہوا اوسکے بعد اوسکا فرزند صلابت خان
جانشین ہوکر سنہ ۱۸۲۰ء مین فوت ہوا بعدہ اوسکا بھانجا عابد خان
حکمران ہوا اور سنہ ۱۸۲۴ء مین برخاست کیا گیا تب اوسکا بھائی
عدل خان جانشین ہوکر ۱۸۳۱ء مین فوت ہوا بعدہ زور آور خان
رئیس حال مسند نشین ہوے اونکے فرزند کا نام منور خان ہے رقبہ ریاست ۰۰ میل
مربع آمدنی سالانہ للعہ روپیہ ہی منجملہ اوسکے عہ ۴۸ و پائی گورنمنٹ
انگریزی کو خراج دیتا ہی ۹ ضرب سلامی رئیس کو ملتی ہے ❊

سوانت نمبر ۹۲

گجرات مین باتحت احاطہ بمبئی ہی ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۸۲۰ء مین گورنمنٹ انگریزی سے
سانتھہ پہلا عہدنامہ ہوا رئیس حال راجہ بھوپن سنگھ ہین رقبہ ریاست ۹۰۰
میل مربع آمدنی عہ سالانہ منجملہ اوسکے سہ پائی گورنمنٹ
انگریزی کو خراج دیتا ہے رئیس کو ۹ ضرب سلامی ملتی ہے ❊

عدن نمبر ۹۳

گورنمنٹ نے اوسکو منظور کیا اور رانا گنگا دیو پسر کلان جسونت سنگھ کو بعد لینے ا... روپیہ نذرانہ کے مسند نشین کیا اور اوسکو خلعت ریاست عطا فرمایا ریاست سے دس ہزار روپیہ ہار کو معرفت گورنمنٹ انگریزی کی خراج دیا جاتا ہے رئیس کو ۹ ضرب سلامی ملتی ہے

لوناواره نمبر ۹۰

گجرات مین ماتحت احاطہ بمبئی ہے ۲۷ ستمبر ۱۸۰۳ء مین رانا پرتاب سنگھ کے ساتھ عہدنامہ حمایت وحفاظت گورنمنٹ انگریزی نے منظور کیا اوسکے بعد فتح سنگھ اوسکے بعد اوسکا متبنی دلیپ سنگھ جانشین ہوا بعدہ ۱۸۵۲ء مین دلیل سنگھ کو کہ اس خاندان سے نہین ہے گورنمنٹ نے وارث ریاست قرار دیا رقبہ ریاست ۳۸۸ میل مربع آمدنی ۔۔۔ سالانہ ہے منجملہ اوسکے دس ہزار چھہ سو ترپن روپیہ چھہ آنہ گیارہ پائی گورنمنٹ انگریزی کو اور دو ہزار تین سو روپیہ رئیس بالاسنور کو خراج دیتا ہے ۹ ضرب سلامی پاتا ہے

بالاسنور نمبر ۹۱

کاٹھیاوار مین ماتحت احاطہ بمبئی یہ خاندان اولاد سردار محمد خان

افسوس کہ یہ ریاست تھوڑی ہمت بڑی رکھتی ہین رقبہ ریاست ۴۴
میل مربع آمدنی سالانہ عہ/ ۱۶۶۶ روپیہ ہی سرکار انگریزیہ سے
۹ ضرب سلامی پاتی ہین فقط

علی راج پور نمبر ۸۹

معروف علی موہن ملک مالوہ مین خراج گزار ریاست دھار تھے
پرتاب سنگہ رئیس کے بعد اوسکے برادرزادہ نی چاہا کہ جسونت سنگہ
پسر پرتاب سنگہ کو جو بعد فوت اپنی والد کے پیدا ہوا ہی خارج کرے
لیکن ایک شخص مسافر مکرانی نے جسونت سنگہ طفل یتیم کی دستگیری کی
اور کیسری سنگہ برادرزادہ پرتاب سنگہ کو نکالدیا صاف معلوم نہین ہوتا
کہ یہ شخص مکرانی کوئی سوداگر یا متوسل ریاست علی راج پور تھا الغرض
جب تسلط انگریزی ملک مالوہ مین قائم ہوا یہ ریاست زیر حکم اسی
مسافر کے تھی گورنمنٹ انگریزی نی بھی مسافر مذکور کو اجازت مالوہ
مین رہنے کی دی اور وہ منتظم ریاست تاسن بلوغ جسونت سنگہ مقرر
ہوا جسونت سنگہ نے ۱۷ مارچ ۱۸۶۲ع مین وفات پائی اوسنے
وصیت نامہ تقسیم ریاست فیما بین دو فرزندون کے لکھا تھا

اچھی لیاقت ذاتی حاصل کی فارسی و عربی مین بہرہ کامل پایا اور
اپنی حسن رسائی سے والد ماجد کو بنارس سے ناگو دلائی جب راجہ صاحب
سن بلوغ کو پہونچے بموجب سند مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۸۳۹ء کے
مسند نشین ہوئے اور اس مسند نشینی مین آٹھہ ہزار روپیہ نذرانہ
اونسے لیا گیا لیکن راجہ صاحب کہ حاتم وقت ہین شادی ہمشیرہ کی
سبب جو مہاراجہ بوندی کے ساتھہ ہوئی تھی قرضدار ہو گئے
تب حسب درخواست راجہ صاحب کے سرکار نے پھر ۱۸۴۳ء مین
بندوبست اپنا کیا مئی ۱۸۶۵ء مین وہ قرضہ ادا ہو گیا راجہ صاحب
نے انتظام ریاست اپنے ہاتھہ مین لیا بجلدوے خیرخواہی ایام
غدر راجہ صاحب کو علاقہ دھنواہی متعلقہ ریاست منضبطہ
بجی راگھو گڑہ جمع للعمر اہماے عنایت ہوا اور سند متبنی مورخہ ۱۱
مارچ ۱۸۶۲ء ملی ہے اونکے ایک فرزند سمھو داس ہین جنکی تعلیم پر
راجہ صاحب ہمہ تن مصروف ہین علم سنسکرت و فارسی و انگریزی
پڑھتے ہین سوای اسکے فنون امر اشل سواری و تیر اندازی و بندوق زنی
وغیرہ کی بھی تعلیم ہوتی ہی راجہ صاحب اہل علم و ہنر کی بڑی قدردانی

افسوس کہ یہ ریاست تھوڑی ہمت بڑی رکھتے ہین بقبہ ریاست ۴۴
میل مربع آمدنی سالانہ عـہ ۱۶۷ روپیہ ہی سرکار انگریزی سے
۹ ضرب سلامی پاتے ہین فقط

علی راج پور نمبر ۸۹

معروف علی موہن ملک مالوہ مین خراج گزار ریاست دھار تھے
پرتاب سنگہ رئیس کے بعد اوسکے برادر زادہ نے چاہا کہ جسونت سنگہ
پسر پرتاب سنگہ کو جو بعد فوت اپنے والد کے پیدا ہوا ہی خارج کرے
لیکن ایک شخص مسافر مکرانی نے جسونت سنگہ طفل یتیم کی دستگیری کی
اور کیسری سنگہ برادر زادہ پرتاب سنگہ کو نکالا باصاف معلوم نہین ہوتا
کہ یہ شخص مکرانی کوئی سوداگر یا متوسل ریاست علی راج پور تھا الغرض
جب تسلط انگریزی ملک مالوہ مین قائم ہوا یہ ریاست زیر حکم اسی
مسافر کے تھی گورنمنٹ انگریزی نے بھی مسافر مذکور کو اجازت مالوہ
مین رہنے کی دی اور وہ منتظم ریاست تا سن بلوغ جسونت سنگہ مقرر
ہوا جسونت سنگہ نے ۱۷ مارچ ۱۸۶۲ سنہ ع مین وفات پائی اوسنے
وصیت نامہ تقسیم ریاست فیما بین دو فرزندون کے لکھا تھا

اچھی لیاقت ذاتی حاصل کی فارسی و عربی مین بہرہ کامل پایا اور
اپنی حسن رسائی سے والد ماجد کو بنارس سے ناگو والائی جب راجہ صاحب
سن بلوغ کو پہونچے بموجب سند مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۸۳۹ء کے
مسند نشین ہوئے اور اس مسند نشینی مین آٹھہ ہزار روپیہ نذرانہ
اونسے لیا گیا لیکن راجہ صاحب کہ حاتم وقت ہین شادی ہمشیرہ کی
سبب جو مہاراجہ بوندی کے ساتھہ ہوئی تھی قرضدار ہو گئے
تب حسب درخواست راجہ صاحب کے سرکار نے پھر ۱۸۴۲ء مین
بندوبست اپنا کیا مئی ۱۸۶۵ء مین وہ قرض ادا ہو گیا راجہ صاحب
نے انتظام ریاست اپنے ہاتھہ مین لیا بجلدوے خیرخواہی ایام
غدر راجہ صاحب کو علاقہ دھنواہی متعلقہ ریاست منضبطہ
بجی راگھو گڑہ جمعی للعم امات عنایت ہوا اور سند متبنی مورخہ ۱۱
مارچ ۱۸۶۲ء ملی ہے اونکے ایک فرزند سمھو داس ہین جنکی تعلیم پر
راجہ صاحب ہمہ تن مصروف ہین علم سنسکرت و فارسی وانگریزی
پڑھتے ہین سوای اسکے فنون امراشل سواری و تیر اندازی و بندوق زنی
وغیرہ کی بھی تعلیم ہوتی ہی راجہ صاحب اہل علم وہنر کی بڑی قدر دانی

ناگود نمبر ۸۸

...مولہ ملک بوندیلکھنڈ بہت قدیم خاندان قوم راجپوت پار...
...ہے دارالریاست اسکی اوچہرہ قبل از قائم ہونے حکومت
...بھتر سال بوندیلہ کے یہ ریاست قبضہ مین بزرگان راجہ
...شیوراج سنگہ کے تھی کبھی عہد راجگان بوندیلہ اور عہد
...علی بہادر مین اپنی ریاست سی بیدخل نہین ہوئے بتاریخ ۲
...مارچ سنہ ۱۸۰۹ع مین راجہ شیوراج سنگہ کو سرکار انگریزی سے
...سند ریاست حاصل ہوئی جسکے روسے راجہ موصوف چارسو چار
...موضع معافی موروثی پر قابض مالکانہ ہوئی اونکے بعد سنہ ۱۸۱۸ع مین
...راجہ بلبھدر سنگہ اونکی فرزند مسند نشین ہوئی اور سنہ ۱۸۳۱ع مین بعلت
...قتل اپنے برادر حقیقی جگت دھاری سنگہ کے ریاست سے معزول ہوکر
...بنارس بھیجے گئے اوسوقت مین اونکے فرزند کلان راجہ اگھوبند سنگہ
...صغیرسن تھے اسوجہ سے سرکار انگریزی نے ریاست کو زیر انتظام
...اپنے رکھا اور اونکی تعلیم کے واسطے مولوی حیدر علی فیض آبادی کو
...اتالیق مقرر کیا جنکے فیضان صحبت سی راجہ صاحب نے عرصہ قلیل مین

یہ خاندان چوہان راجپوت کا ہے سابق بمقام ہواگڑہ حکمران تھی
فتوحات اسلامی سے بھیلون مین پناہ گیر ہوی سنہ ۱۸۰۳ء مین
حصہ سیندھیہ واقع گجرات پر فوج انگریزی قابض ہوئی اوسوقت
سے واسطہ انگریزی دربار یا کے ساتھہ پیدا ہوا اوسوقت
رئیس وہان کا جسونت سنگہ تھا اوسکے بعد اوسکا فرزند
گنگاداس مسندنشین ہوا سنہ ۱۸۱۹ء مین گنگاداس نے
وفات پائی اوسکی رانی حاملہ تھی تاہم بوجہ بیوہ نی ایک شخص متبنی
کو مسندنشین کیا جب پرتھی راج بطن بیوہ سے پیدا ہوا متبنی
برخاست کیا گیا بعد پرتھی راج اوسکا فرزند مان سنگہ رئیس حال
سنہ ۱۸۶۴ء مین جانشین ہوا رقبہ ریاست ۱۰۰ میل مربع آمدنی
سالانہ [illegible] روپیہ ازانجملہ [illegible] خراج گورنمنٹ
انگریزی کو دیا جاتا ہے رئیس کو ۹ ضرب سلامی ملتی ہے +

	بروانی نمبر ۸۷	

یہ ریاست ملک مالوہ مین زیر انتظام انگریزی ہے رئیس حال رانا
موہن سنگہ ۹ ضرب سلامی پاتے ہین آمدنی ریاست کی للعہ [illegible]

کان محصول اجارہ داری رعایت سرکار کو ملتا ہی اور رئیس کو ۹ ضرب
سلامی ملتی ہے رقبہ ریاست ۶۵ میل مربع آمدنی سالانہ بقولی
دو لاکھہ روپیہ بقولی ایک لاکھہ روپیہ ہے

چھوٹا اودی پور معروف بہ موہن نمبر ۸۵

یہ خاندان سلسلہ اولادگان پتاپ سنگہ مورث اعلی وبانی خاندان
باریاسے ہی ۲۱- نومبر ۱۸۲۲ء کو عہدنامہ اجرا اول پرتھی راج
کے ساتھہ سرکار انگریزی مین منظور ہوا جسکے روسے گایکوارنے
حکومت اپنی چھوڑ دی اور ریاست ماتحت گورنمنٹ انگریزی
کے آئی اب ریاست سی پندرہ سو روپیہ خراج معرفت دربار
انگریزی گایکوار کو ملتا ہی بعد پرتھی راج کے اوسکا فرزند
گمان سنگہ اور اوسکے بعد اوسکا برادرزادہ جیت سنگہ
یکی بعد دیگری مسند نشین ہوئے جیت سنگہ کے فرزند کا نام
موتی سنگہ ہی رقبہ ریاست ۸۰۰ میل مربع آمدنی سالانہ
ایک لاکھہ روپیہ ہے رئیس کو ۹ ضرب سلامی ملتی ہے

دیوگڑہ باریا نمبر ۸۶

درمیان دریاے ستلج حد قرار دی چنانچہ اس باب مین عہدنامہ فیما بین
رنجیت سنگہ اور سرکار کے ہو گیا اوسوقت بحالت زندگی عطاءاللہ خان
وزیر خان پسر بہیکن خان و عوی ریاست بحضور جنرل صاحب موصوف
پیش کیا ہنوز مقدمہ زیر تحقیقات تہا کہ عطاءاللہ خان نے وفات
پائی اور ریاست گورنمنٹ انگریزی سے ۱۸۱۰ء مین بنام
وزیر خان نسلاً بعد نسل مقرر ہوئی اور عطاءاللہ خان کی اولاد
اپنی خاص جاگیر پر قائم رہی وزیر خان ۱۸۲۱ء مین فوت ہوا
بعدہ اوسکا بیٹا امیر خان مسند نشین ہوا اوسی کو خطاب نوابی
سرکار سے عطا ہوا اوسکے پہلے یہان کے رئیس خانصاحب کہلاتے
تہے نواب امیر خان ۱۸۴۶ء مین فوت ہوئے بجاے اونکے
نواب محبوب علی خان فرزند کلان مسند نشین ہوئے
آخیر ۱۸۵۷ء مین اونہون نے بھی انتقال کیا تب اونکے
فرزند ارجمند نواب سکندر علیخان رئیس حال مسند نشین ہوئے
پانچوین مئی ۱۸۶۰ء کو اونہون نے سند متبنی پائی ریاست سے
۲۵ سوار کار سرکار مین دیے جاتے ہین اور سرکار سے بعوض

آباد کیا اور بہت دیہات قرب وجوار اپنے قبضہ مین کر لیا مالیر کو
چھوڑ کر کوٹلہ مین دار الریاست قرار دیا بعد اوسکے اوسکا بیٹا
فیروز خان رئیس ہوا بعدہ اوسکا بیٹا شیر محمد خان جانشین ہو کر
عالمگیر اورنگ زیب کے زمانہ مین وفات پائی بعدہ اوسکا بیٹا
غلام حسین خان بعدہ اوسکا بھائی جمال خان اپنی اپنی نوبت
مسند نشین ہوے جمال خان سرہند کی لڑائی مین مارا گیا تب اوسکا
بڑا بیٹا بھیکن خان رئیس ہوا اوسکے عہد مین احمد شاہ ابدالی دہلی کو
آیا اوسنے اس خاندان پر بڑی نوازش فرما کر جدید و مقبوضہ
سابق کو وسیع کیا سنہ ۱۷۶۴ء مین الا سنگھ مورث پٹیالہ کی لڑائی
مین بھیکن خان مارا گیا بعدہ عمر خان بعدہ اسد اللہ خان بعدہ
عطاء اللہ خان بھیکن خان کے برادران خرد اپنی اپنی نوبت
حکومت کرکے فوت ہوئے عطاء اللہ خان کے عہد مین سنہ ۱۸۰۹ء
مین رنجیت سنگھ لاہور والے نے کوٹلہ پر فوج کشی کر کے اوس سے
ڈیڑہ لاکھ روپیہ نذرانہ قبول کرایا شروع سنہ ۱۸۰۹ء مین جنرل
اکٹرلونی صاحب نے مقبوضہ رنجیت سنگھ اور محروسہ سرکار انگریزی

مشغول ہوا اوس زمانہ مین مقام آبادی مالیر مین صرف ایک مو
بنام بھوم آباد تھا وہان پر شیخ موصوف کے عبادت خانہ سے
قریب ایک عورت ضعیفہ قوم مالی مسلمان پیشتر سے رہتی تھی
اور وہ صالحہ پہلے ہی مرید او رمعتقد شیخ موصوف کی ہوئی اور
بڑی خدمت شیخ کی کرتی تھی جب سلطان بہلول لودی بارادۂ
تسخیر دہلی اوس نواح سے روانہ ہوا ایک روز اوسنے قریب تکیہ
شیخ موصوف مقام کیا اور اوسنے ملاقات کی اور اونکی ریاضت
وعبادت دیکھکر اپنے دل مین عہد کیا کہ اگر مین دہلی پر فتحیاب ہونگا
تو اپنی دختر کی شادی اس مرد خداپرست سے کرون گا بحکم الٰہی
بہلول اپنی مراد کو پہنچا تب اوسنے اپنی دختر شیخ موصوف کے
ساتھ بیاہ دی اور بارہ موضع معہ چھپن مزرعہ و دیگر سامان اونکو
لے ہر گاہ شیخ موصوف کو یہ جاگیر اور سامان حاصل ہوا اوسنے
آبادی دیہ کا کیا چنانچہ بمناسبت ضعیفہ مالی مذکورہ اوس
جدید کا نام مالیر نام رکھا صدرجہان کے بعد پانچ یا چھہ پشت مین
ان متصل مالیر دوسرا شہر بنام کوٹلہ مع شہر پناہ و خندق پختہ

لاولد فوت ہوا تو وجہ کھیم ساونت نے رام چند ساونت عرف
بھاؤ صاحب کو متبنیٰ کیا یہ شخص سنہ ۱۸۰۷ء مین مارا گیا اوسکی جگہہ
بھوند ساونت جانشین ہوا اوسکی بعد اوسکا فرزند کھیم ساونت
رئیس حال جانشین ہوا اسکے وقت مین بدنظمی نہایت کو پہونچی
تب گورنمنٹ انگریزی نے سنہ ۱۸۳۸ء مین انتظام ملک اپنے
اختیار مین کرلیا رئیس کا لقب سردیسی ہے اوسکو استحقاق متبنیٰ
بموجب سند مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء کی حاصل ہے رقبہ ۹۰۰ میل مربع
آمدنی دو لاکھ روپیہ ہے رئیس کو ۱۱ ضرب سلامی ملتی ہے

مالیر کوٹلہ نمبر ۸۴۴

شیخ احمد زندہ پیر مورث اعلیٰ قوم سروانی جسکو بوجہ اختیار
کرنے طریقۂ مشائخ شیخ کہتے تھے ورنہ درحقیقت وہ افغان ہے
اوسکا بڑا بیٹا شیخ صدرالدین عرف صدر جہان بانی اس
خاندان کا کہ نہایت متقی اور زاہد تھا اپنے وطن اصلی دربند
عرف دراہبن سے جا کے آبادی مالیر مین پہونچکر ایک نالہ دریا
ستلج کے کنارے پر چھپر بطور تکیہ بنایا اور عبادت الٰہی مین

مورخہ ۲۱ - اکتوبر ۱۸۴۷ء راجہ جگت چند کو سرکار انگ
سے ملا ہے نام رئیس حال ہیرا چند قوم راجپوت ہی
خدمت ۱۸۵۷ء کے اوسکو خلعت قیمتی پانچہزار روپیہ کا
انگریزی سے عطا ہوا اور سات ضرب سلامی مقرر ہو
اور اب ۱۱ ضرب ملتی ہی آمدنی ریاست کی ۷۰ ہزار روپیہ سالانہ ہی فقط

ساونت واڑی نمبر ۸۳

ماتحت احاطہ بمبئی ساونت لوگ مقام واڑی مین رہتی ہین
اصل انکی خاندان بھوسلا سے ہی رئیس اول یہان کا کھیم ساونت
تھا جسنے ۱۷۰۷ء مین ساہوجی جانشین سیواجی سی سند ریاست
حاصل کی اور قابض مالکانہ قرار دیا گیا ۱۷۰۹ء مین اوسکا بھتیجا
بھونڈ ساونت جانشین ہوا اوسکے ساتھہ سرکار انگریزی
نے عہدنامہ مرقومہ ۱۷ - اپریل ۱۷۳۰ء بابت صلح و آشتی
دوامی منظور کیا اوسکے بعد اوسکا پوتا رام چند ساونت
۱۷۳۷ء مین جانشین ہوا اوسکے بعد اوسکا فرزند
کھیم ساونت ۱۷۵۵ء مین مسند نشین ہوکر ۱۸۰۳ء

ریاست؟ کے قریب ہی بہلن نامی جاٹ نے عہد اکبر بادشاہ مین ناموری پیدا کی اور بنیاد ریاست کی ڈالی بعد چندے خودسر ہو گیا ۱۸۴۶ء مین سردار فرید کوٹ نے وقت فوج کشی ستلج خدمات لائقہ کین اس نظر سے پرگنہ کوٹ کٹورا منضبطہ و بار الا ہوا کہ علاقہ موروثی اوسکا ہی سرکار سے انعاما دیا گیا اور اوسکو خطاب راجگی عنایت ہوا اور بالعوض خدمات ۱۸۵۷ء خدمت دس سواری جو ئیس فرید کوٹ دیتا تھا معاف ہوئی اور سلامی ۱۱ ضرب مقرر ہوئی اور ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء مین ازروی سند وزیر سنگہ رئیس حال کو اختیار متبنی دیا گیا اور بتاریخ ۲۱ اپریل ۱۸۶۳ء اوسکو سند ریاست واسطے اطمینان کے دی گئی اوسکی فوج پچاس سوار و سو پیادہ کی ہے فقط

کھلور نمبر ۸۲

دارالریاست اسکی بلاسپور ہی یہ علاقہ پنجاب مین دونون جانب دریای ستلج کے واقع ہی علاقہ شرقی ستلج بموجب سند مورخہ ۶ مارچ ۱۸۱۵ء راجہ مہاچند کو اور علاقہ غربی بموجب سند

وہان کی حکومت اوسکے پسر کالان فتح پرکاس کو بموجب سند موزخہ
۲۱ ستمبر ۱۸۱۵ء دی گئی آجکل حال شمشیر پرکاس آنریبل بجلدوے
خیرخواہی ۱۸۵۷ء اوسکو خلعت پانچہزار روپیہ اور حکم سات ضرب
سلامی کا دیا گیا اب گیارہ ضرب سلامی پاتے ہین قوم اونکی راجپوت
ہے آمدنی سالانہ ایک لاکھ روپیہ اور فوج مین اڑھائی سو سپاہی
ہین ۵ مارچ ۱۸۶۲ء کو سند متبنی عنایت ہوئی +

سکیت نمبر ۸۰

حدود کشمیر مین قدیم ریاست قوم راجپوت کی ہے بموجب سند مورخہ
۲۴ - اکتوبر ۱۸۴۶ء مین کل حکومت اوسکی راجہ اوگرسین کو
دی گئی اور ۱۱ - مارچ ۱۸۶۲ء کو راجہ نے سند متبنی حاصل کی
آمدنی ریاست ۸۰ ہزار روپیہ سالانہ ہے رئیس ۱۱ ضرب
سلامی پاتا ہے فقط

فریدکوٹ نمبر ۸۱

یہ ریاست بجانب جنوب و غرب ضلع فیروزپور و جنوب و شرق
پٹیالہ کے واقع ہے رقبہ اوسکا ۶۴۲ میل مربع اور آمدنی سالانہ

ریاست باوجود حیات والد اونکے ہاتھہ مین رہا محمد حسین خان ۱۸۵۹ء
مین فوت ہوئی تب عبداللہ حسین ایک بیٹے نے مہدی حسین خان
کی اصلیت مین شک ڈالدیا اور چاہا کہ خود جانشین ہو مگر سرکار
انگریزی نے بعد تحقیقات مہدی حسین خان کو اصل وارث بحال رکھا
اور بموجب سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کے نواب مہدی حسین خان کو
اطمینان دی گئی کہ اگر کوئی وارث اصلی ہوگا تو اوسکی جانشینی سرکار سے
منظور ہوگی اور جب کوئی وارث اصلی نہوگا اور کوئی رشتہ دار جانشین
کیا جاوی تو اوسوقت نصف آمدنی علاقہ کی بطور نذرانہ دینی ہوگی ۱۸۶۳ء
مین بعوض موقوفی محصول امداری سرکار انگریزی نے نواب کی خطاب
مین ترقی دی اب خطاب اونکا عظیم الدولہ نصیر الملک نواب مہدی حسین خان
بہادر شوکت جنگ ہی سلامی پہلے ۹ ضرب تھی اب گیارہ ضرب ہے
رقبہ ریاست ۷۲ میل مربع آمدنی ایک لاکھہ روپیہ ہے

سرمور نمبر ۷۹

جب گورکھا کوہستان ہمالہ سے نکال دی گئی اوسوقت سرمور مین
راجہ کرم پرکاس حکمران تھا بباعث ضعف عقل کی خارج کیا گیا

باونی نمبر ۶۸

ملک بندیل کھنڈمین دارالریاست اوسکی موضع کدوراہے نواب شہاب الدین عمادالملک غازی الدین خان ابن میر محمد شاہ غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ امیرالامرا ابن نواب میر قمرالدینخان نظام الملک آصف جاہ بہادر حیدرآبادی نے باون موضع ضلع کالپی مین سرکار پیشواسے پائے تھے اسی وجہ سے اس خاندان کا لقب باونی مشہور ہوا جب بندیل کھنڈمین تسلط انگریزی ہوا نواب نصیرالدولہ قابض ریاست تھی اونھون نے ۱۸۱۵ء مین وفات پائی بعدہ اونکے فرزند امیرالملک مسندنشین ہوئے بعدہ اونکے فرزند محمد حسین خان ۱۸۳۰ء مین جانشین ہوئے نواب محمد حسین خان نے ۱۸۵۶ء مین واسطے سفر مکہ معظمہ کے اجازت چاہی اور درخواست کی کہ میرا فرزند کلان مہدی حسین خان جانشین قرار دیا جاوے دونون درخواست محمد حسین خان کی منظور ہوئین مگر بسبب بلوہ نواب صاحب مکہ معظمہ کو نہین گئے مگر تاہم مہدی حسین خان کو خطاب نوابی دیا گیا اور اختیار

واسطے قربانی کے چوری کرائی اسوجہ سے علاقہ میدانی اوسکا سرکار انگریزی مین ضبط ہوا بعد اوسکے راجہ نے بخوشی اپنے علاقہ کوہی بھی سپرد کردیا اور پانسو روپیہ ماہواری اوسکی پنشن مقرر ہوئی رئیس الضرب سلامی پاتا ہے +

	چمبا نمبر ۷۷	

ملک پنجاب مین یہ ریاست قدیم قوم راجپوت کی ہی سنہ ۱۸۴۶ء مین قبضہ گورنمنٹ انگریزی مین آئی جسکا ایک جزو مہاراجہ گلاب سنگہ رئیس کشمیر کو دیا گیا پھر از روی عہدنامہ مہاراجہ کشمیر سنہ ۱۸۴۷ء مین چمبا زیر حکم سرکار انگریزی آیا بتاریخ ۶ اپریل سنہ ۱۸۴۸ء کل علاقہ چمبا راجہ سری سنگہ اور اوسکے وارثون کو دیا گیا اور ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء مین اوسکو سند باختیار متبنی عنایت ہوئی رئیس الضرب سلامی پاتا ہی رقبہ ریاست ۳۲۱۶ میل مربع اور آمدنی سالانہ ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ ہی خراج سرکاری دس ہزار روپیہ تھا جس مین دو ہزار روپیہ سنہ ۱۸۵۸ء مین کم ہوگیا اب صرف آٹھ ہزار روپیہ خراج دیتا ہے فقط

ریاست پھر موتی سنگھ کو سپرد ہوئی آمدنی سالانہ دو لاکھ روپیہ
جسمین سے ــــ بتوسط گورنمنٹ انگریزی مہاراجہ سیندھیہ
بابت خراج دیا جاتا ہے رئیس کو ۱۱ ضرب سلامی ملتی ہی*

نرسنگھ گڑہ نمبر ۷۵

یہ ریاست راج گڑہ کی شاخ ہے رئیس کا لقب دیوان ہی آمدنی اسکی
تین لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ ہی ازانجملہ ــــ ہزار روپیہ بذریعہ
گورنمنٹ انگریزی مہاراجہ ہولکر کو خراج ملتا ہی رئیس حال ہنونت سنگھ
ہین اوسکی فوج مین دو سو سوار سات سو پیادہ ہین اونکو ۱۱ ضرب
سلامی ملتی ہے*

جینتیا نمبر ۷۶

ملک بنگالہ مین سلہٹ کے پورب چھوٹی ریاست ہی آمدنی
سالانہ اوسکی ــــ ہی دار الریاست اوسکی جینتیا پور ہے
تاریخ ۱۰ مارچ ۱۸۲۴ء مین راجہ رام سنگھ سے عہدنامہ اطاعت
حفاظت منظور ہوا ۱۸۳۵ء مین تحقیق ہوا کہ راجہ رام سنگھ نے
لیعہدی باشندگان علاقہ انگریزی کی لڑکون کو

بلغ اعلے خراج مذکور مین کم ہوگئے راجہ ۱۱ ضرب

سلامی پاتے ہین مقتدا

کھمبائت نمبر ۱۷

تحت احاطہ بمبئی بانی اس خاندان کا مرزا جعفر نظام عرف مومن خان
ہی بعد اوسکے اوسکا فرزند مفتخر خان عرف نور الدین جانشین ہوا
اوسکے ساتھ ۲۳ اپریل ۱۷۷۱ء کو انگریزون نے عہد نامہ
دوستی و تفویض قلعہ براچہ منظور کیا بعدہ اوسکا داماد نجم الدین خان
جانشین ہوا اوسکو میرزا مانی پسر غیر منکوحہ نور الدین نے خارج
کر کے اپنی حکومت قائم کی بعدہ اوسکا فرزند فتح علیخان بعدہ
اوسکا بھائی بندہ علی خان جانشین ہوے بندہ علیخان نے
۱۸۴۱ء مین وفات پائی تب اوسکا برادر زادہ حسین یار خان
رئیس حال جانشین ہوا اوسکو اختیار متبنی بموجب سند مورخہ ۱۱ مارچ
۱۸۶۲ء دیا گیا رقبہ ریاست ۳۵۰ میل مربع آمدنی سالانہ
۳ لاکھ روپیہ ہی انمنجملہ ۲۱۵ ۶ پائی گورنمنٹ انگریزی خراج
دیتے ہین لقب اونکا نواب ہی ۱۱ ضرب سلامی سرکاری پاتی ہین

اور ۲۲ جون ۱۸۵۳ء مین اوسنی وفات پائی اوسکا بیٹا بجی سنگه جا
ہوکر ۱۲ ستمبر ۱۸۵۵ء مین فوت ہوا سرکار سے تجویز ضبطی علا
اجی گڑہ کی ہوئی اور والدۂ بجی سنگهِ متوفیٰ نے درخواست کی
رنجور سنگه برادر بجی سنگه جو زوجۂ غیر منکوحہ سے ہی جانشین ہو ریورٹ
اسکی ولایت کو گئی وہان تحقیقات ہوتی تھی کہ بلوہ ۱۸۵۷ء مین
ہوا اور میر فرزند علی ملازم ریاست اجی گڑہ نی مشہور کیا کہ لکھپال سنگه
پسر زوجۂ غیر منکوحہ مہیپت سنگه رئیس اجی گڑہ تھا اُس سے امنیت ضلع
مین خلل پڑا مگر چونکه والدہ بجی سنگه اپنی دوستی سے سرکار مین قائم رہی
لہٰذا یہ تجویز دعوی سرکار بابت ضبطیِ علاقہ ملتوی رہی اور ازروے
سند مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۵۹ء کے رنجور سنگه برادر ثانی اونھین شرائط
یر رئیس علاقہ کیا گیا جن شرائط پر راجگان سابق قابض تھے رنجور سنگه
اختیار متبنیٰ کرنے کا بموجب سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کو دیا گیا
یہ اجی گڑہ ۳۴۰ میل مربع آمدنی سالانہ ایک لاکھ ۷۵ ہزار
یہ سے مبلغ ۷ ہزار ۱۳ روپیہ ۱۲ـــ بابت خراج سرکار مین دیا جاتا
۱۸۱۶ء مین جب علاقہ جو اوسکے قبضے سے نکل گیا

روپیہ سرکار انگریزی کو اور ۵ ہزار ایک سو ۹۶ روپیہ گائکوار کو اور
پانچہزار ایک سو چھہ روپیہ جونا گڑہ کو خراج دیتی ہین اضرب سلامی باقی ہین

درنگ دہرا نمبر ۶۹

راجہ صاحب اضرب سلامی پاتے ہین شاید یہ ریاست
ملک کا مروپ مین ہے

اجی گڑہ نمبر ۷۰

دراصل رئیس اسمقام کا بنام راجہ باندا مشہور تھا راجہ بخت سنگہ عرف
بخت بلی پوتا جگت راج کو علی بہادر نے بیدخل کرکے اس درجہ
افلاس کو پہونچایا کہ اوسنے مجبوری علی بہادر سے دو روپیہ روز
لینا قبول کیا سنہ ۱۸۰۳ء مین جب انگریزی عملداری بندیل کھنڈ مین
ہوئی تو بخت بلی کے واسطے تین ہزار روپیہ ماہواری مقرر ہوئے گویا شہری
۸ جون سنہ ۱۸۰۷ء مین ایک جزو علاقہ اوسکو دیا گیا اور پنشن نقدی کی
موقوف ہوئی ۲۱ جون سنہ ۱۸۳۷ء کو بخت بلی نے وفات پائی
اوسکا پسر کلان مادہو سنگہ جانشین ہوا وہ بھی سنہ ۱۸۴۹ء مین
لاولد فوت ہوا تب اوسکا بھائی مہیپت سنگہ اوسکی جگہہ مقرر

معافی مین پایا اوسکے دو فرزند یعنی غازی الدین خان اور نظام الدینخان
تھے جب نظام الدین خان مر غازی الدینخان تنہا مالک ریاست ہوا
اوسکے بھی دو فرزند شیر خان اور کمال الدینخان تھے کمال الدینخان
مرگیا شیر خان مالک کل ریاست کا ہوا اوسکے ساتھ عہدنامہ مورخہ
۱۶ ستمبر ۱۸۱۳ء بتوسل سرکار انگریزی گایکوار نے منظور کیا شیر خان
۱۸۴۵ء مین فوت ہوا بعدہ اوسکا فرزند زور اور خان مسند نشین ہوا
اوسکو سند تبنیت مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء عطا ہوئی رقبہ ۱۳۲۳ میل
مربع آمدنی ۲ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ ہی فوج مین ۲۳۳ سوار ۳۲۰
پیادہ ہین ۱۱ ضرب سلامی ملتی ہے +

پوربندر نمبر ۶

یہ ریاست کاٹھیاوار مین جٹوا راجپوت کی ہی بروقت انتظام
کاٹھیاوار وہان کا رئیس رانا سرتان جی تھا اور اوسکا فرزند
بالا جی اور دونون کے ساتھ عہدنامہ ۱۸۰۹ء مین بابت ترک
دزدی دریا سرکار انگریزی مین منظور ہوا رئیس حال رانا وکمت جی
ہین آمدنی ریاست دولاکھ ۵۰ ہزار روپیہ ہی از انجملہ ۲۱ ہزار دوسو

زرخرید و متبنی زوجہ رام سنگہ ہی صاحب ریذیڈنٹ بڑودہا کی تحقیقات
مین دعوی ناہر سنگہ کا ثابت ہوا اور گایکوار نے بھی منظور کیا مگر ناہر سنگہ
نابینا تھا لہذا اوسکے فرزند کلان بیری سال کو بتاریخ ۱۵ نومبر
سنہ ۱۸۲۱ء مسند نشین حکومت کیا اور گایکوار نے اپنی حکومت راج
پیپلا کی سپرد گورنمنٹ انگریزی کے کر دی اور راجہ نے وعدہ کیا
کہ ہرسال ۶۵ عہ خراج ذریعہ دربار انگریزی گایکوار کو دیا کریگا
بیری سال مذکور نے سنہ ۱۸۶۰ء مین اپنے فرزند گمبھیر سنگہ کو مسند نشین
کرکے خود کاریپرداز ہوا اوسکو سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء ملی ہے
رقبہ ۴۵۰۰ میل مربع آمدنی دو لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ ہے ۱۱
ضرب سلامی ملتی ہے ✤

	راد ہن پور نمبر ۶۷	

یہ ریاست ماتحت احاطہ بمبئی ہی قریب دوسو برس گذرے کہ
بہادر خان بانی اس خاندان کا اصفہان سے آیا تھا اوسکی اولاد
فوجدار اور ستاجر صوبہ داران گجرات کیطرف سے ہوتی رہی
سنہ ۱۷۲۳ء مین جوانمرد خان رئیس خاندان نے رادھن پور وغیرہ

مقرر ہوا اور شمشیر خان منتظم ریاست قرار دیا گیا فتح خان نے
سنہ ۱۸۵۴ء میں انتقال کیا بجای اوسکے اوسکا فرزند ورآو خان
رئیس حال مسند نشین ہوا اوسنے خدمات لائقہ سنہ ۱۸۵۷ء مین کین
لہذا اوسکو سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء عنایت ہوئی رقبہ
ریاست ۴۲۳۸ میل مربع آمدنی تین لاکھہ روپیہ ازانجملہ للعہ ۹۸ ؏ خراج گایکوار کو ملتا ہی فوج مین ۱۵۰ سوار ۱۰۰ پیادہ ہین ۱۱ ضرب رئیس کو سرکار سے سلامی ملتی ہے ٭

پیپلہ نمبر ۶۶

یہ ریاست کاٹھیاوار ماتحت احاطہ بمبئی ہی شاہنشاہ اکبر بعوض
خدمت فوج مبلغ صہ ؏ سالانہ اس ریاست سے لیتا تھا
عجب سنگہ سنہ ۱۷۸۶ء مین مسند نشین ہوا اوسکے دو فرزند رام سنگہ
و ناہر سنگہ تھے رام سنگہ حین حیات پدر مقید تھا بعد فوت پدر
مسند نشین ہوا اوسکی عادات بد تھین لہذا گایکوار نے اوسکے فرزند
پرتاب سنگہ کو رئیس بنایا بعد فوت رام سنگہ ناہر سنگہ نے دعوی
ریاست باین بیان پیش کیا کہ پرتاب سنگہ رام سنگہ کا بیٹا نہین بلکہ

مقرر ہوا اور شمشیر خان منتظم ریاست قرار دیا گیا فتح خان
سنہ ۱۸۵۴ء مین انتقال کیا بجای اوسکے اوسکا فرزند زورآور خان
رئیس حال سند نشین ہوا اوسنے خدمات لائقہ سنہ ۱۸۵۷ء مین کین
لہذا اوسکو سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء عنایت ہوئی رقبہ
ریاست ۲۳۸۴ میل مربع آمدنی تین لاکھ روپیہ از انجملہ [illegible]
خراج گایکوار کو ملتا ہی فوج مین ۱۵۰ سوار ۱۰۰۰ پیادہ ہین ۱۱
ضرب رئیس کو سرکار سے سلامی ملتی ہے

پیپلہ نمبر ۶۶

یہ ریاست کاٹھیاوار ماتحت احاطہ بمبئی ہی شاہنشاہ اکبر بعوض
خدمت فوج مبلغ [illegible] سالانہ اس ریاست سے لیتا تھا
عجب سنگہ ۱۷۸۶ء مین سند نشین ہوا اوسکے دو فرزند رام سنگہ
اہر سنگہ تھے رام سنگہ حین حیات پدر مقید تھا بعد فوت پدر
ند نشین ہوا اوسکی عادات بد تھین لہذا گایکوار نے اوسکے فرزند
ب سنگہ کو رئیس بنایا بعد فوت رام سنگہ ناہر سنگہ نے دعوی
ت باین بیان پیش کیا کہ پرتاب سنگہ رام سنگہ کا بیٹا نہین بلکہ

یہ ریاست قدیم خاندان راجپوت کی قبضہ سرکار انگریزی مین ملحق ہوئے
عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ مارچ سنہ ۱۸۴۶ع کے آئی کل حکومت ہوئی بموجب
سند ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۸۴۶ع راجہ بلبیر سین اور اوسکے ورثا کو ملی رئیس
حال بیر بلبیر سین ہین جو ۱۸۵۰ع مین بعد وفات اپنے باپ کے
مسندنشین ہوئے ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع کو اختیار متبنی دیا گیا رقبہ
ریاست ایک ہزار اسی میل مربع آمدنی سالانہ ۳ لاکھ روپیہ ہے
ایک لاکھ روپیہ سرکار کو خراج دیتے ہین ۱۱ ضرب سلامی پاتی ہین

پالن پور نمبر ۶۵

ماتحت احاطہ بمبئی یہ ریاست ہے رئیس قوم افغان لوہانی ہین
مورث اعلی اس خاندان نے خطاب دیوانی کا اکبر شاہ پادشاہ دہلی
سے حاصل کیا سنہ ۱۸۰۹ع مین دیوان فیروز خان کے ساتھ
عہدنامہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوا ۱۸۱۳ع مین فیروز خان کو
سندھیون نے قتل کیا اور اوسکے فرزند فتح خان کو گرفتار
کرکے شمشیر خان عم فیروز خان کو دیوان مقرر کیا مگر باعانت
گورنمنٹ انگریزی و سرکار گایکوار فتح خان ولد فیروز خان دیوان

دوسرے بھائی اپنا اپنا حصہ تاحیات اپنے قبضہ مین رکھین اور اپنے کو ماتحت پرتاب سنگہ تصور کرین ۱۸۱۵ء مین سونی ساہ نے وفات پائی تب ہدایت مذکورہ کی تعمیل ہوئی اور بعد وفات نمبر ۲ و ۳ و ۴ علاقہ ہرایک شامل چھتر پور کیا گیا اور نمبر ۵ نے حین حیات اپنی اپنا علاقہ بعوض اعلاص ماہواری کے پرتاب سنگہ کو سپرد کردیا بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۸۲۷ء کو پرتاب سنگہ کو خطاب راجگی عطا ہوا اور بتاریخ ۱۹ مئی ۱۸۵۲ء لاولد فوت ہوا علاقہ چھتر پور لائق ضبطی تھا مگر بلحاظ وفاداری خاندان چھتر پور اور خوش انتظامی راجہ متوفی کی و نیز بنظر مہربانی و پرورش جگت راج کو جسکو پرتاب سنگہ نے متبنی کیا تھا گورنمنٹ نے وہ ملک دوام کے واسطے بموجب سند مورخہ ۵ دسمبر ۱۸۵۴ء عطا کیا راجہ جگت راج کو اختیار متبنی از روی سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کی حاصل ہی رقبہ ریاست ۱۲۴۰ میل مربع آمدنی سالانہ تین لاکھ روپیہ ہے ۱۱ ضرب سلامی پاتے ہین؛

	مسٹڈری نمبر ۴۶	

۱۱ ضرب سلامی سرکار سے عطا ہوئی اور ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کو بموجب سند اونکو اختیار متبنی دیا گیا رقبہ ریاست ۲۰۹ میل مربع آمدنی سالانہ ۰۳ لاکھہ روپیہ ہی فقط

	چھتر پور نمبر ۶۳	

کنور سونی ساہ ملازم ہندو پت رئیس پنا وقت بدانتظامی جو بسبب یورش مرہٹہ کی ہوئی تھی اونسے بہت ملک اپنے قبضہ مین کرلیا جب انگریزی تسلط ملک بوندیل کھنڈ مین ہوا مصلحتا اوسکا ملک مقبوضہ اوسکو دیکر اوس سے متابعت حاصل کی گئی اور سند مورخہ ۱۹ مارچ ۱۸۰۶ء سونی ساہ کو عنایت ہوئی اور جو لاکھ نذرانہ سونی ساہ علی بہادر کو دیتا تھا معاف ہوا سونی ساہ کے پانچ فرزند مسمیان پرتاب سنگہ ۱ ہمت سنگہ ۲ پرتھی سنگہ ۳ ہندو پت ۴ بخت سنگہ ۵ تھے اونسے ۱۸۱۲ء مین اپنی علاقہ کو پانچون بیٹو پر تقسیم کیا یہ تقسیم گورنمنٹ انگریزی مین منظور نہین ہوئی صاحب اجنٹ بوندیل کھنڈ کو ہدایت کی گئی کہ بعد وفات سونی ساہ پرتاب سنگہ پسر کلان کے ساتھہ بندوبست کیا جاوے اور

ریاست ۸۰۰ میل مربع آمدنی سالانہ پانچ لاکھ روپیہ ہی اس پر
مبلغ عہ خراج سرکار انگریزی مین دیا جاتا ہے

بجاور نمبر ۶۲

بانی خاندان بجاور نرسنگہ دیو پسر وجہ غیر منکوحہ جگت راج بوندیلہ
ہی جب علی بہادر مالک بوندیل کھنڈ پر حملہ آور ہوا نرسنگہ دیو نے اوسکی
اطاعت سی انکار کیا آخر جنگ مین مارا گیا راجہ ہمت بہادر نے علی بہادر
سے سفارش کرکے اوسکی بیٹے کیسری سنگہ کو علاقہ دلوایا جب گورنمنٹ
انگریزی بوندیل کھنڈ مین دخیل یاب ہوئی کیسری سنگہ زندہ تھا
بسبب تنازع راجہ چرکھری و بجاور کیسری سنگہ کو سند ریاست نہین ملی
وہ ۱۸۱۰ء مین فوت ہوا تب اوسکا فرزند رتن سنگہ جانشین ہوا
اور تنازع باخوبی رفع ہوا ۱۲ مارچ ۱۸۱۱ء کو اوسنے سند ریاست
پائی اور ۱۷ دسمبر ۱۸۳۳ء مین رتن سنگہ فوت ہوا اوسکے کوئی اولاد
تھی حسب درخواست اوسکی رانی کے اوسکا بھتیجا لچھمن سنگہ جانشین
مقرر کیا گیا راجہ لچھمن سنگہ کے بعد اونکی فرزند بھان پرتاب سنگہ
جانشین ہوئی بالعوض خدمات ۱۸۵۷ء کے راجہ صاحب کو خلعت

ہمراہ راجہ بجی بہادر سنگہ تھا علی بہادر نے علاقہ چہ کھری پر بجی بہادر سنگہ کا دخل کرادیا اور بجی بہادر سنگہ سے عہدنامہ دوستی اتحاد ۱۸۵۵ء میں علی بہادر نے لکھا لیا راجہ بجی بہادر نے ۱۸۰۴ء میں اطاعت گورنمنٹ انگریزی قبول کی اوسکو بموجب سند صاحب العرض مورخہ ۱۹ جولائی ۱۸۱۴ء و ۲۵ مارچ ۱۸۱۶ء رئیس چہ کھری قرار دیا بجی بہادر کے صرف ایک بیٹا صلبی گوبند داس نامی تھا جو اوسکی زندگی میں فوت ہوا بعد ازان بجی بہادر نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ میری بعد میرا پوتا رتن سنگہ پسر نجیت سنگہ جو زوجہ غیر منکوحہ سے ہی میرا وارث قرار دیا جاے سواے اوسکے کوئی یک جدی جانشین اوسکا قرار دیا جاوے اس تجویز کو گورنمنٹ انگریزی نے بھی منظور کیا راجہ رتن سنگہ نے ۱۸۵۷ء میں بڑی خیر خواہی کی بالعوض اوسکی اختیار متبنی از روی سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء اوسکو دیا گیا اور جاگیر عہ ہزار روپیہ کی مع خلعت عطا ہوئی اور حکم سلامی ۱۱ ضرب کا صادر ہوا سواے اسکے پرگنہ فتح پور بھی بطور انعام ملا رتن سنگہ ۱۸۶۰ء میں فوت ہوئے تب اونکے فرزند جے سنگہ دیو جانشین ہوئے رقبہ

پنّا نمبر ۶۰

جب انگریزی دخلت ملک بوندیل کھنڈ مین ہوئی راجہ کشور س
پنا پر قابض تھا وہ بموجب سند مورخہ ۱۴ مئی سنہ ۱۸۰۹ء کی ریاست
قائم کیا گیا کشور سنگھ بسبب بد وضعی کے معزول ہوا بجای اوسکی اوس
فرزند ہربنس رای کارپرداز جانشین مقرر ہوا وہ بھی لاولد فوت ہو
تب سنہ ۱۸۴۹ء مین اوسکا بھائی نرپت سنگھ مسند نشین ہوا بعوض خدمات
سنہ ۱۸۵۷ء نرپت سنگھ کو اختیار متبنی ازروی سند مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء
اور خلعت قیمتی بیس ۲۰ ہزار روپیہ کا اور حکم گیارہ ضرب سلامی کا
صادر ہوا اور خطاب مہندر عطا ہوا نرپت سنگھ سنہ ۱۸۷۰ء فوت ہوئے
اب اونکے فرزند کلان راجہ بہادر جانشین ہین رقبہ ۶۸۸ میل مربع
آمدنی سالانہ چار لاکھ روپیہ ہی لعمکا حصہ خراج سرکار انگریزی کو
دیتے ہین فقط

چرکھری نمبر ۶۱

کام فساد اولاو چھتر سال علاقہ چرکھری سے راجہ بجی بہادر سنگھ
ل ہوا جب علی بہادر ملک بوندیل کھنڈ مین دخیل ہوا اوسکے

۳۰ ہزار روپیہ سرکار انگریزی کو خراج دیتا ہی ۱۱ ضرب سلامی ملتی ہی		
	رتلام نمبر ۵۹	

راجہ رتلام بڑا راجہ قوم راجپوت مغربی مالوہ مین تصور کیا جاتا ہے
راجہ للو سنہ ۱۸۰۴ سے سلیم شاہی بتوسط سرکار انگریزی سرکار سیندھیہ کو
خراج دیتا ہی ۵ جنوری سنہ ۱۸۱۹ء کو فیما بین دولت راو سیندھیہ اور
پرتاب سنگہ راجہ رتلام بوساطت سرکار انگریزی عہدنامہ خرجاگزاری
راجہ اور دست کشی سیندھیہ کا اوسکی ریاست سے قرار پایا پرتاب سنگہ
سنہ ۱۸۲۵ء مین فوت ہوا اوسکے بعد بلونت سنگہ بسفارش سرجان مالکم صاحب
جانشین ہوا بلونت سنگہ ۲۹ اگست سنہ ۱۸۵۷ء کو فوت ہوا بعد اوسکے
اوسکا پسر متبنی بھیرون سنگہ مسند نشین ہو کر بتاریخ ۲۷ جنوری
سنہ ۱۸۶۴ء ہوا بعدہ اوسکا فرزند رنجیت سنگہ وارث ریاست ہوا
بلونت سنگہ نے جو خدمت ایام بلوہ مین کی بعوض اوس خدمت کی
اوسکے فرزند بھیرون سنگہ کو خلعت تین ہزار روپیہ کا معہ شکریہ
... منت دیا گیا راجہ ۱۱ ضرب سلامی پاتا ہی رقبہ ریاست ۵ میل مربع
... سالانہ تین لاکھ ۴۴ ہزار ۴۶ روپیہ ہی فوج مین پانسو نفر سپاہ ہے

انگریزی کو اور ۱۸۳ ۱۴ روپیہ گایکوار کو اور ۴۲۳۴ روپیہ نواب جونا گڑھ کو خراج دیتا ہی اضرب سلامی سرکار سے ملتی ہے فقط

	بھون نگر نمبر ۵۸

کاٹھیاوار مین ماتحت احاطہ بمبئی کو ہیل قوم راجپوت ریاست مورث اعلیٰ انکا سجک نامی تھا اوسکے تین فرزند تھی اون تینون کی اولاد سے تین رئیس ہوئی رانوجی رئیس بھون نگر سارن جی رئیس لاٹھی سیاجی رئیس پالیتانا شہر بھون نگر کی بنیاد بھوسنگہ نے ۱۷۴۲ء مین ڈالی بھوسنگہ اور اوسکے فرزند راول اکراجی اور پوتے بخت سنگہ نے نہایت کوشش ترقی تجارت اور انسداد دزدی دریا مین کی لہذا اتفاق دوستانہ فیمابین ہولکر اور گورنمنٹ بمبئی پیدا ہوا راول بخت سنگہ کی بعد اوسکا بیٹا بجی سنگہ اور اوسکے بعد اوسکا فرزند اکراجی جانشین ہوکر ۱۸۵۳ء مین فوت ہوا اوسکے بعد اوسکا بھائی جسونت سنگہ رئیس حال مسند نشین ہوا اوسکو سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء ملی ہی آمدنی ریاست آٹھ لاکھ روپیہ ہی منجملہ اوسکے ایک لاکھ

مین فوت ہوا بعدہ اوسکا فرزند بہادر خان جانشین ہوکر ۱۸۱۳ء مین وفات پائی اوسکے بعد اوسکا فرزند حامد خان جانشین ہوکر ۱۸۵۱ء مین لاولد فوت ہوا تب اوسکا بھائی وجاہت خان نواب حال مسند نشین ہوا آمدنی ملک چھہ لاکھہ روپیہ ہی منجملہ اوسکے ۴۹۳۸۲ روپیہ سرکار انگریزی کو اور ۴۶۳۱۴۱ روپیہ سرکار گائکوار کو دیتا ہی اور سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء ملی ہی ۱۱ ضرب سلامی سرکار سے تعظیما ملتی ہی ؀

جام نواں نگر نمبر ۵

یہ ریاست کاٹھیاوار مین ماتحت احاطہ بمبئی قوم جھاریجا راجپوت کی ہی یہ خاندان ملک کچھہ سے آکر کاٹھیاوار مین آباد ہوا اور قریب ۱۵۴۲ء کے خاندان جنبوا کو نکالکر نوانگر آباد کیا رئیس کا لقب جام ہی جام جسا جی سے ۲۷ جنوری ۱۸۱۲ء مین سرکار انگریزی نے واسطے ترک وزدی دریا کے عہدنامہ لیا جام حال ومبھاجی ہین اونکو سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء عطا ہوئی آمدنی ملک ۶ لاکھہ روپیہ ہی پچاس ہزار ۲ سو بارہ روپیہ سرکار

عہدنامہ دوستی و حفاظت اوسکے ساتھہ منظور رہوا رنجیت سنگہ نے
سنہ ۱۸۲۷ء مین وفات پائی تب اوسکا بیٹا ہندوپت رئیس
حال جانشین ہوا راجہ ہندوپت کے دو فرزند ہین چتر سنگہ و رام سنگہ
رئیس کو اضرب سلامی ملتی ہی اور اختیار متبنی از روی سند مورخہ
۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء اوسکو دیا گیا قوم انکی بندیلہ راجپوت ہی رقبہ
ریاست ۱۷۵ میل مربع آمدنی سالانہ ۴ لاکھہ پچاس ہزار روپیہ ہی فقط

چوناگڑہ نمبر ۵۶

یہ ریاست ماتحت احاطہ بمبئی ضلعہ سورت ملک کاٹھیاواڑ مین ہی
پیشتر اسکے حاکم راجپوت قوم چوراسامی تھی سنہ ۱۴۸۶ء مین بادشاہ
گجرات نے فتح کیا سنہ ۱۷۳۵ء شیر خان بابی ایک سپاہی منصب
نے صوبہ داران مغلیہ کو خارج کرکے ملک پر قبضہ کیا اوسکے بعد
اوسکا فرزند صلابت خان جانشین ہوا بعدہ اوسکا فرزند
بہادر خان بعدہ اوسکا فرزند مہابت خان بعدہ اوسکا
فرزند حامد خان حاکم ریاست ہوئی حامد خان نے اقرارنامہ
ترک وزدی دربارہ سرکار انگریزی مین داخل کیا اور سنہ ۱۸۰۸ء

وفات پائی اوسکے بعد رندھیر سنگھ مسند نشین ہوئے اونھون نے
ایام غدر خصوصاً ملک اودھ مین بڑی خدمت سرکار انگریزی کی
کی بجلدوی اس خدمت کی سرکار نے علاقہ بوندی و بھٹولی
واقع ملک اودھ دوام کے واسطے ازروی سند مورخہ ۱۵ اپریل
سنہ ۱۸۵۹ء نصف جمع پر معہ خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ عنایت فرمایا
اور اختیار متبنی ازروی سند اوسکو حاصل ہے خطاب ستارۂ ہند
ملا ہے ۱۱ ضرب سلامی پاتے ہین رقبہ ریاست ۹۸۵ میل مربع
آمدنی سالانہ پانچ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ ہے ایک لاکھ ۱۲ ہزار
روپیہ خراج دیتے ہین فرزند دلبند راسخ الاعتقاد راجہ
راجگان رندھیر سنگھ بہادر لکھے جاتے ہین فقط

سمتھر نمبر ۵۵

علاقہ سمتھر ایک پشت وتیا سے علیحدہ ہوا تھا کہ حکومت
انگریزی بندیل کھنڈ مین قائم ہوئی راجہ رنجیت سنگھ
نے درخواست دوستی اور حفاظت انگریزی کی مگر کوئی امر
قطعی اوسکے ساتھ قرار نہین پایا تھا ۱۲ نومبر سنہ ۱۸۱۷ء مین

بعد تسلط راجہ مذکور معزول ہوکر لاہور مین نظر بند کیا گیا اوسکی جگہہ
بھرپور سنگہ مسند نشین ہوا اوسنی ۱۸۵۷ء مین خدمات لائقہ
کین بعوض اون خدمات کے اوسکو علاقہ کانور وغیرہ جمعی ایک
لاکھہ چھہ ہزار روپیہ سالانہ کا جھجھر مین دیا گیا اور سند ریاست مورخہ
۵ مئی ۱۸۶۰ء عنایت ہوئی اور اختیار متبنی از روی سند مورخہ
۵ مارچ ۱۸۶۲ء دیا گیا اوسکی سلامی ۱۱ ضرب توپ ہی رقبہ
ریاست ۱۹۶۳ میل مربع آمدنی سالانہ ۷ لاکھہ روپیہ ہی چار لاکھہ
روپیہ خراج سرکار کو دیتے ہین فرزند دلبند عقیدت پیوند
بھرپور سنگہ مہندر بہادر انکا القاب ہے فقط

کپورتھلہ نمبر ۵۴

سردار جسا سنگہ نے کچھہ علاقہ بزور شمشیر اور کچھہ دربار لاہور سے
حاصل کیا منجملہ اون علاقیجات کے ایک علاقہ آلو ہی اسواسطی
یہ سردار بنام آلووالہ مشہور ہوا جسا سنگہ کے بعد سردار فتح سنگہ
جانشین ہوا اوسکے بعد سردار نہال سنگہ کو ۱۸۴۹ء مین خطاب
راجگی سرکار انگریزی سی عطا ہوا اوسنے بماہ ستمبر ۱۸۵۲ عیسوی

رئیس لاہور کا تھا سب سے پہلے رفاقت انگریزی اختیار کی ۲۲ ستمبر ۱۸۴۷ سنہ ع مین اوسکو سند ریاست سرکار سے عنایت ہوئی ۱۸۵۷ء
مین ہنگام فوج کشی دہلی فوج راجہ جھیند بطور مقدمۃ الجیش چلتی تھی اور جبتک سرکاری فوج نے دہلی مین فتح نہین پایا اوسکی ہمراہ رہی بعوض ان خدمات کے راجہ جھیند کو سرکار نے علاقہ دادری جسکی ایک لاکھ ۱۶ ہزار ۸ سو تیرہ روپیہ کا انعام دیا ریاست سے پچاس سوار واسطے کار سرکار کے دیے جاتے ہین ۵ مارچ ۱۸۶۲ سنہ ع مین ازروی سند راجہ سروپ سنگھ کو اختیار متبنی دیا گیا اوسکی سلامی گیارہ ضرب ہی رقبہ ریاست ۱۲۳۶ میل مربع آمدنی سالانہ ۷ لاکھ روپیہ ہی چار لاکھ روپیہ سرکار کو خراج دیتے ہین گجپت سنگھ بھاگ سنگھ فتح سنگھ سروپ سنگھ رئیس حال یکے بعد دیگرے اس ریاست مین مسند نشین ہوئی فقط

	ناٰبھہ نمبر ۵	

راجہ نابھہ اولاد اکبر اوسی خاندان سے جس سے راجہ جھیند ہے مہم سکھون مین دیوان سنگھ نے رسد بند کردی تھی اسوجہ سے

[illegible] جب [illegible] اوسکے
[illegible] راجہ مہیپ نرائن کو شہر اور جاگیر کے روپیہ
[illegible] دیا گیا اور ایسکا اختیارات فوجداری دیوانی ٹکسال
[illegible] راجہ چیت سنگھ نے [illegible] سیندھیہ کے پاس پناہ
لیا اور ۱۸۱۰ء مین وفات پائی راجہ مہیپ نرائن ۱۷۹۵ء
فوت ہوئے تب اوسکے فرزند اودت نرائن جانشین ہوئے اونکے بعد
اونکے بیٹے اور متبنی مہاراجہ ایسری پرشاد نرائن ۱۸۳۵ء مین
جانشین ہوئے ۱۱ - مارچ ۱۸۶۲ء کو مہاراجہ صاحب نے سند متبنی
سرکار سے حاصل کی ۱۳ ضرب سلامی پاتی ہین یہ مہاراجہ صاحب
اپنی خوش اخلاقی اور مہمان نوازی مین نظیر نہین رکھتے جو باتین
امراے نامدار کو چاہیین ان مین موجود ہین ۰

جھیند نمبر ۵۲

مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جھیند ایک ہی مورث کی اولاد ہین
انکا مذہب بھی نانک شاہی ہی قریب سو برس سے یہ خاندان
یہان کا حاکم ہوا بھاگ سنگھ رئیس جھیند جاموں بجیت سنگھ

بتاریخ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء راجہ نرندر نارائن کو سند متبنی ملی اوسنے اگست سنہ ۱۸۶۳ء مین انتقال کیا بعدہ اوسکا بیٹا نرپندر نارائن نابالغ جانشین ہوا اور تا سن بلوغ واسطے انتظام ملک کے ایک افسر انگریزی مقرر ہوا راجہ کو کل اختیار اوسکے ملک مین حاصل ہے ۱۳ ضرب سلامی سرکار سے پاتا ہے

۱	بہوٹان نمبر ۸	

یہ ریاست ملک کامروپ مین ۲۰۰ میل لمبی ۹۰ میل چوڑی ہے گورنمنٹ انگریزی کا کوئی عہدنامہ بہوٹان والون سے نہین ہو راجہ بہوٹان ایک حالت خاص مین رہتا ہے مگر اوسکی مسندنشینی بحکم گورنمنٹ انگریزی ہوتی ہے راجہ حال سنہ ۱۸۴۹ء مین مسندنشین ہوا اور یہ ریاست آزاد مشہور ہے یعنی گورنمنٹ انگریزی یا کسی بادشاہ سابق سے وہ اونکو معاف نہین ملا اور نہ کسی گورنمنٹ کی کوئی دستاویز رکھتے ہین ان لوگون نے کبھی شاہان مغلیہ کی بھی اطاعت نہین کی رئیس کی قوم کوچ کہلاتی ہے ۱۳ ضرب سلامی پاتے ہین فقط

سنہ ۱۷۷۳ء مین راجہ درندر نرائن کو بھوٹیون نے قید کیا تب اوسنے
گورنمنٹ انگریزی سے درخواست کی کہ کمپنی میری مدد کرے
اور بھوٹیون کو میرے ملک سے نکالدے تو نصف آمدنی ملک
گورنمنٹ انگریزی کو دونگا درخواست اوسکی منظور ہوئی
بھوٹیے نکالے گئے بتاریخ ۵ اپریل سنہ ۱۷۷۳ء درندر نارائن نے
عہدنامہ بمضمون متابعت انگریزی اور شامل ہونے کوچ بہار
بنگالہ مین اور ادا کرنے خرچہ مہم فوج اور دینے نصف آمدنی
ملک کا لکھدیا راجہ درندر نارائن سنہ ۱۷۷۵ء مین فوت ہوا بعد
اوسکے اوسکا باپ دہیندر نارائن حاکم ہوا یہ دہیندر نارائن
قبل مسندنشینی اپنے فرزند کے بھوٹیون کی قید مین تھا جب
۲۵ اپریل سنہ ۱۷۷۴ء مین گورنمنٹ انگریزی نے بھوٹیون سے عہدنامہ
کیا تب اونھون نے اوسکو رہا کیا سنہ ۱۷۸۳ء مین راجہ دہیندر نارائن
مرگیا تب اوسکا بیٹا ہراندر نارائن مسندنشین ہوا وہ سنہ ۱۸۳۹ء
مین فوت ہوا اوسکا لڑکا سندر نارائن جانشین ہوا اوسکے بعد
سنہ ۱۸۴۷ء مین اوسکا بھتیجا اور متبنی نرندر نارائن مسندنشین ہوا

بتاریخ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۳ء راجہ نرندر نارائن کو سند متبنی ملی اوسنے
اگست سنہ ۱۸۶۳ء مین انتقال کیا بعدہ اوسکا بیٹا نرپ اندر نارائن
نابالغ جانشین ہوا اور تا سن بلوغ واسطے انتظام ملک کے ایک
افسر انگریزی مقرر ہوا راجہ کو کل اختیار اوسکے ملک مین حاصل ہے
۱۳ ضرب سلامی سرکار سے پاتا ہے

	پنہرا نمبر ۵	۱

یہ ریاست ملک کامروپ مین ۱۰۰ میل لمبی ۵۰ میل چوڑی ہے گورنمنٹ
انگریزی کا کوئی عہدنامہ پنہرا والون سے نہین ہو راجہ پنہرا
ایک حالت خاص مین رہتا ہی مگر اوسکی مسند نشینی بحکم گورنمنٹ
انگریزی ہوتی ہی راجہ حال سنہ ۱۸۳۹ء مین مسند نشین ہوا اور
یہ ریاست آزاد مشہور ہے یعنی گورنمنٹ انگریزی یا کسی بادشاہ
سابق سے وہ اونکو معاف نہین ملا اور نہ کسی گورنمنٹ کی
کوئی دستاویز رکھتی ہین ان لوگون نے کبھی شاہان مغلیہ کی بھی
اطاعت نہین کی نہیں کی قوم کوکی کہلاتی ہی ۱۳ ضرب سلامی
پاتے ہین فقط

سنہ ۱۷۷۳ء مین راجہ درندر نرائن کو بھوٹیون نی قید کیا تب اوسنے
گورنمنٹ انگریزی سے درخواست کی کہ کمپنی میری مدد کرے
اور بھوٹیون کو میرے ملک سے نکالدے تو نصف آمدنی ملک
گورنمنٹ انگریزی کو دونگا درخواست اوسکی منظور ہوئی
بھوٹیے نکالے گئے بتاریخ ۵ اپریل سنہ ۱۷۷۳ء درندر نارائن نے
عہدنامہ بمضمون متابعت انگریزی اور شامل ہونے کوچ بہار
بنگالہ مین اور ادا کرنے خرچہ مہم فوج اور دینے نصف آمدنی
ملک کا لکھدیا راجہ دراندر نارائن سنہ ۱۷۷۵ء مین فوت ہوا بعد
اوسکے اوسکا باپ دہجندر نارائن حاکم ہوا یہ دہجندر نارائن
قبل مسندنشینی اپنے فرزند کے بھوٹیون کی قید مین تھا جب
۲۵ اپریل سنہ ۱۷۷۴ء مین گورنمنٹ انگریزی نی بھوٹیون سے عہدنامہ
کیا تب انھون نے اوسکو رہا کیا سنہ ۱۷۸۳ء مین راجہ دہجندر نارائن
مرگیا تب اوسکا بیٹا ہرانند نارائن مسندنشین ہوا وہ سنہ ۱۸۳۹ء
مین فوت ہوا اوسکا لڑکا سندر نارائن جانشین ہوا اوسکے بعد
سنہ ۱۸۴۷ء مین اوسکا بھتیجا اور متبنی نرندر نارائن مسندنشین ہوا

بتاریخ ۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء راجہ نرندر نارائن کو سند متبنی ملی اوسنے اگست سنہ ۱۸۶۳ء مین انتقال کیا بعدہ اوسکا بیٹا شرب انبہ نارائن نابالغ جانشین ہوا اور تا سن بلوغ واسطے انتظام ملک کے ایک افسر انگریزی مقرر ہوا راجہ کو کل اختیار اوسکے ملک مین حاصل ہے ۱۳ ضرب سلامی سرکار سے پاتا ہے ✤

۱	بہترا نمبر ۵	

یہ ریاست ملک کامروپ مین ۸۰ میل لمبی ۵۰ میل چوڑی ہے گورنمنٹ انگریزی کا کوئی عہدنامہ بہتراوالون سے نہین ہو راجہ بہترا ایک حالت خاص مین رہتا ہی مگر اوسکی مسند نشینی بحکم گورنمنٹ انگریزی ہوتی ہی راجہ حال سنہ ۱۸۴۹ء مین مسند نشین ہوا اور یہ ریاست آزاد مشہور ہے یعنی گورنمنٹ انگریزی یا کسی بادشاہ سابق سے وہ اونکو معاف نہین ملا اور نہ کسی گورنمنٹ کی کوئی دستاویز رکھتے ہین ان لوگون نے کبھی شاہان مغلیہ کی بھی اطاعت نہین کی رئیس کی قوم کوچ کہلاتی ہی ۱۳ ضرب سلامی پاتے ہین فقط

سنہ ۱۷۷۳ء مین راجہ درندر نرائن کو بھوٹیون نی قید کیا تب اوسنے گورنمنٹ انگریزی سے درخواست کی کہ کمپنی میری مدد کرے اور بھوٹیون کو میرے ملک سے نکالدے تو نصف آمدنی ملک گورنمنٹ انگریزی کو دونگا درخواست اوسکی منظور ہوئی بھوٹیے نکالے گئے بتاریخ ۵ اپریل سنہ ۱۷۷۳ء درندر نارائن نے عہدنامہ بمضمون متابعت انگریزی اور شامل ہونے کوچ بہار بنگالہ مین اور ادا کرنے خرچہ مہم فوج اور دینے نصف آمدنی ملک کا لکھدیا راجہ درندر نارائن سنہ ۱۷۸۰ء مین فوت ہوا بعد اوسکے اوسکا باپ دہجندر نارائن حاکم ہوا یہ دہجندر نارائن قبل مسندنشینی اپنے فرزند کے بھوٹیون کی قید مین تھا جب ۲۵ اپریل سنہ ۱۷۷۴ء مین گورنمنٹ انگریزی نی بھوٹیون سی عہدنامہ کیا تب اونھون نے اوسکو رہا کیا سنہ ۱۷۸۳ء مین راجہ دہجندر نارائن مرگیا تب اوسکا بیٹا ہرانند نارائن مسندنشین ہوا وہ سنہ ۱۸۳۹ء مین فوت ہوا اوسکا لڑکا سندر نارائن جانشین ہوا اوسکی بعد سنہ ۱۸۴۷ء مین اوسکا بھتیجا اور متبنی نرندر نارائن مسندنشین ہوا

اونکو ۱۳ ضرب سلامی سرکار سے ملتی ہی رقبہ ریاست
۱۴۰۱ میل مربع آمدنی سالانہ ۱۱ لاکھہ روپیہ ہے

جاوڑا نمبر ۴۸

یہ ریاست ملک مالوہ مین نواب غفور خان نواب امیر خان
رئیس ٹونک کے سالہ کو مہاراجہ ہولکر نے عطا کی ہی غفور خان
دربار ہولکر مین امیر خان کی طرف سی بطور وکیل حاضر رہتے تھے
غفور خان نی ۱۸۲۵ سنہ ع مین وفات پائی اونکے فرزند غوث محمد خان
بعد اونکے جانشین ہوے اس ریاست سی کوئی عہدنامہ سرکار انگریزی
...ین علیحدہ نہین ہوا ایک لاکھہ ۶۱ ہزار ۸ سو دس روپیہ خراج
...رکار انگریزی کو دیتے ہین رقبہ ریاست ۸۷۲ میل مربع
...نی سالانہ ۶ لاکھہ ۵۵ ہزار دو سو چالیس روپیہ ہی فوج مین
...سوار ۶۰۰ پیادہ ہین ۱۳ ضرب سلامی پاتی ہین ۱۱ مارچ
...سنہ ع کو اختیار متبنی دیا گیا

کوچ بہار نمبر ۴۹

...ہین یہ ریاست ۴۰ کوس لمبی اور ۲۵ کوس چوڑی ہے

اوسکے شمول مین روہیل کھنڈ بھی تھا اب ریاست رام پور
خاص محروسہ سرکار انگریزی مین داخل ہوئی احمد علیخان رئیس
رامپور نے ۱۸۳۹ء مین انتقال کیا اوسکے ایک دختر تھی جسکی
مسند نشینی نامنظور ہوکر محمد سعید خان پسر کلان غلام محمد خان
معزول وارث و مالک ریاست قرار دیا گیا اور اوس سے اقرار نامہ
بتاریخ ۱۲ اگست ۱۸۴۰ء اس مضمون سے لیا گیا کہ اپنے علاقہ کا
انتظام بانصاف کرونگا اور روہیلہ سردارون کے واسطے گذارہ
مقرر کرونگا بعد وفات نواب محمد سعید خان اونکے فرزند
محمد یوسف علیخان مسند نشین ہوے اونسے بھی اقرار نامہ
مضمون بالا لکھا یا گیا نواب یوسف علیخان کو بجلدوی خدمات
۱۸۵۷ء دیہات سرحدی اضلاع مراداباد و بریلی جمعی ایک
لاکھہ ۲۸ ہزار ۲۷ روپیہ چار آنے کی بتاریخ ۱۲ جون ۱۸۶۰ء
عطا ہوئے اور خطاب استار ہند ملا اور سند متبنی عنایت
ہوئی بعد وفات نواب یوسف علیخان اونکے صاحبزادے
نواب کلب علیخان رئیس حال رونق افروز مسند ریاست ہین

کہ شامل قوم روہیلہ تھا بھاگ کر پہاڑون مین جا چھپا آخر بوساطت
انگریزی فیما بین فیض اللہ خان و نواب شجاع الدولہ ایک عہدنامہ
ماہ رجب ۱۱۸۸ سنہ ہجری مین قرار پایا بدین شرط کہ فیض اللہ خان
علاقہ رامپور مین رہ کر اکثر اپنی فوج سے نواب شجاع الدولہ کی
خدمت بروقت ضرورت کرتا رہے ۱۱۹۷ سنہ ہجری مین دوسرا
عہدنامہ بوساطت سرکار انگریزی بدین مضمون قرار پایا کہ فیض اللہ خان
بعوض خدمت فوج کے پندرہ لاکھ روپیہ نقد دی بعد وفات
فیض اللہ خان اوسکے خاندان مین فساد واقع ہوا غلام محمد خان
پسر خورد نے محمد علیخان پسر کلان کو مار ڈالا اور جاگیر چھین لی
گورنمنٹ انگریزی سے حکم ہوا کہ نواب آصف الدولہ غلام محمد خان
غاصب کو نکالکر احمد علیخان پسر محمد علیخان مقتول کو قائم کرے
جمادی الثانی ۱۲۰۹ سنہ ہجری مطابق ۱۳ - دسمبر ۱۷۹۴ سنہ عیسوی کو
احمد علیخان بعد عزل غلام محمد خان رئیس مقرر کیا گیا
۱۸۰۱ سنہ ع مین نواب سعادت علیخان رئیس اودہ نے علاقجات
جمعی ایک کرور ۳۳ لاکھ روپیہ کے گورنمنٹ انگلشیہ کو دیا

پاستے مین رقبہ ریاست کا ایک ہزار میل مربع آمدنی سالانہ بعد
وضع مبلغ [illegible] خراج و بنائی جاگیرات کی مبلغ [illegible] ہے
فوج مین ۱۲۵ سوار اور دو سو پیادہ ہین فقط

رام پور نمبر ۴۷

اول افغان روہیلہ جو یہان آکر آباد ہوئے شاہ عالم اور
حسین خان دو بھائی حقیقی تھے شاہ عالم کا بیٹا داؤد خان
جسکے کوئی اولاد نہ تھی اوسنے علی محمد خان کو اپنا متبنٰی کیا
علی محمد خان اولاً صوبہ دار مراد آباد کے پاس بطور جمعدار نوکر
ہوا اور اپنے حسن لیاقت اور شجاعت ذاتی سے بہت علاقہ
مین قبضہ کر لیا روز بروز اوسکو ترقی ہوتی گئی یہانتک کہ ۳۴ ہزار
پٹھانون کا مالک ہوا جنگ سادات بارہہ مین اوسنی اچھی خدمت کی
اس وجہ سے شاہ دہلی نے اوسکو خطاب نوابی عطا کیا بعدہ اوسکا
بیٹا فیض اللہ خان مسند نشین ہوا اوسکے وقت مین نواب
شجاع الدولہ نے باتفاق فوج انگریزی ملک روہیل کھنڈ پر
چڑھائی کی جس مین حافظ رحمت خان مارا گیا فیض اللہ خان

کہ شامل قوم روہیلہ تھا بھاگ کر پہاڑون مین جا چھپا آخر بوساطت انگریزی فیمابین فیض اللہ خان و نواب شجاع الدولہ ایک عہدنامہ ماہ رجب ۱۱۸۸سنہ ہجری مین قرار پایا بدین شرط کہ فیض اللہ خان علاقۂ رامپور مین رہکر اکثر اپنی فوج سے نواب شجاع الدولہ کی خدمت بروقت ضرورت کرتا رہے ۱۱۹۷سنہ ہجری مین دوسرا عہدنامہ بوساطت سرکار انگریزی بدین مضمون قرار پایا کہ فیض اللہ خان بعوض خدمت فوج کے پندرہ لاکھ روپیہ نقد دی بعد وفات فیض اللہ خان اوسکے خاندان مین فساد واقع ہوا غلام محمد خان پسر خرد نے محمد علیخان پسر کلان کو مار ڈالا اور جاگیر چھین لی گورنمنٹ انگریزی سے حکم ہوا کہ نواب آصف الدولہ غلام محمد خان غاصب کو نکالکر احمد علیخان پسر محمد علیخان مقتول کو قائم کریں ۷ جمادی الثانی ۱۲۰۹سنہ ہجری مطابق ۱۳ دسمبر ۱۷۹۴سنہ عیسوی کو احمد علیخان بعد عزل غلام محمد خان رئیس مقرر کیا گیا ۱۸۰۱سنہ ع مین نواب سعادت علیخان رئیس اودہ نے علاقجات جمعی ایک کرور ۳۴ لاکھ روپیہ کے گورنمنٹ انگلشیہ کو دیا

خارج کرکے اوسکا پسر متبنی دلیپ سنگھ پوتا ساونت سنگھ رئیس
پرتاپ گڑھ کا کارپرداز ریاست مقرر ہوا ۱۸۴۴ء مین گدی پرتاب گڑھ خالی
ہوئی وہ بھی دلیپ سنگھ مذکور کو ملی اوسوقت یہ امر پیش ہوا کہ آیا
ڈونگرپور و پرتاب گڑھ شامل ہوکر ایک ریاست قرار دی جاوے
یا رئیس ڈونگرپور کسیکو متبنی کرکے پرتاب گڑھ مین مقرر کرے یا پرتاب گڑھ
ضبط سرکار ہو آخر یہ صلاح ٹھہری کہ دلیپ سنگھ اودی سنگھ پسر
ٹھاکر ساہ بلی کو متبنی کرکے ڈونگرپور مین قائم کرے اور خود حکومت
پرتاب گڑھ کی اختیار کرے مگر تا نابالغی اودی سنگھ انصرام امور
ڈونگرپور بھی کرے اسوقت مین اول جسونت سنگھ معزول نے
بھی کوشش حاصل کرنے حکومت دوبارہ کی کی مگر کچھ سود مند
نہوئی بلکہ حکم ہوا کہ جسونت سنگھ متھرا مین نظر بند رہے اور سو روپیہ
ماہواری پاوے ۱۸۵۲ء مین حکومت دلیپ سنگھ کی مقام ڈونگرپور
سے موقوف کی گئی اور ایک اجنٹ ہندوستانی منجانب گورنمنٹ
تا صغر سنی اودی سنگھ رئیس حال مقرر ہوا رئیس کو اختیار متبنے
از روی سند سرکاری حاصل ہی ۱۵ ضرب سلامی سرکار سے

اپنا ملک سنہ ۱۸۲۹ء مین اپنے چار بیٹون یعنی میر رستم و میر مبارک
و میر محمد و میر علی مراد کو تقسیم کر دیا اور سنہ ۱۸۳۰ء مین وفات پائی
میر رستم سے ۲۴ - دسمبر سنہ ۱۸۳۹ء کو عہدنامہ دوستی و حفاظت
و اطاعت سرکار قرار پایا اور سنہ ۱۸۳۹ء مین بعد فوت میر مبارک
اوسکا بیٹا میر نصیر خان وارث ہوا اور میر رستم جو دو حصہ پر قابض
تھا ریاست سے استعفا دیکر علی مراد کو سپرد کر دیا اسکو سرکار
انگریزی نے بھی منظور کیا باعث عہدشکنی امیران سندہ کل
ملک سوای مقبوضہ علی مراد سنہ ۱۸۴۳ء مین ضبط کیا گیا سنہ ۱۸۵۰ء
مین میر علی مراد سے سوای اوس علاقہ کے جو ازروی تقسیم سنہ ۱۸۲۹ء
ملا تھا ضبط ہوا اب میر علی مراد کے پاس ساڑھے تین لاکھ روپیکا
ملک ہی وہ اپنے علاقہ مین اختیار انفصال و سزادہی مقدمات
سنگین سوای مقدمات قوم انگریز کے رکھتے ہین اور ۱۵ ضرب
سلامی پاتے ہین اور جو امراے سندہ معزول ہوکر نکالے
گئے اونکے خاندان کو پنشن حسب تفصیل ذیل سرکار انگلشیہ
سے ملتی ہے ٭

خاندان حیدرآباد یعنی اولاد فتح علی وغیرہ	خاندان خیرپور یعنی اولاد میر رستم و میر مبارک
لعہ	لعہ صاللعہ
خاندان میرپور یعنی اولاد میر دارا	
مالہ	

سیروہی نمبر ۴۵

یہ ریاست اودی پور سے مغرب اور جودھ پور سی شمال و مغرب کی
جانب ہی اسی علاقہ مین کوہ آبو ہی جہان اوس نواح کی صاحبان
ولایت تبدیل آب و ہوا کے واسطے جاتے ہین رقبہ اس ریاست کا
تین ہزار میل مربع ہی آمدنی سالانہ [illegible] روپیہ خراج سرکاری
[illegible] روپیہ ہی سنہ ۱۸۱۶ع مین راو اودی بہان جی رئیس اور
شیو سنگہ اوسکا بھائی منصرم ریاست تھا اودی بہان جی اپنے
ظلم و تعدی کے سبب بصلاح سرداران ریاست سے معزول ہوکر
مقید ہوا بجای اوسکے شیو سنگہ منصرم و حکمران مقرر کیا گیا ۱۱ نمبر
سنہ ۱۸۲۳ مین شیو سنگہ نے اپنے اور رئیس کیطرف سی عہد نامہ
اطاعت انگریزی اور باجگزاری بحساب ۶/ لکھدیا اور سرکار نے

اپنا ملک ۱۸۲۹ سنہ ع مین اپنے چار بیٹون یعنی میر رستم و میر مبارک و میر محمد و میر علی مراد کو تقسیم کر دیا اور ۱۸۳۰ سنہ ع مین وفات پائی میر رستم سے ۲۴- دسمبر ۱۸۳۸ سنہ ع کو عہد نامۂ دوستی و حفاظت و اطاعت سرکار قرار پایا اور ۱۸۳۹ سنہ ع مین بعد فوت میر مبارک اوسکا بیٹا میر نصیر خان وارث ہوا اور میر رستم جو دو حصہ قابض تھا ریاست سے استعفا دیکر علی مراد کو سپرد کر دیا اسکو سرکار انگریزی نے بھی منظور کیا بباعث عہد شکنی امیران سندہ کل ملک سوای مقبوضۂ علی مراد ۱۸۴۳ سنہ ع مین ضبط کیا گیا ۱۸۵۰ سنہ ع مین میر علی مراد سے سوای اوس علاقہ کے جو از روی تقسیم ۱۸۲۹ سنہ ع ملا تھا ضبط ہوا اب میر علی مراد کے پاس ساڑھے تین لاکھ روپیکا ملک ہی وہ اپنے علاقہ مین اختیار انفصال و سزادہی مقدمات سنگین سوای مقدمات قوم انگریز کے رکھتے ہین اور ۱۵ ضرب سلامی پاتے ہین اور جو امراے سندہ معزول ہوکر نکالے گئے اونکے خاندان کو پنشن حسب تفصیل ذیل سرکار انگلشیہ سے ملتی ہے ؁

رقبہ ریاست ۱۵۰۰ میل مربع آمدنی سالانہ ۳ لاکھ روپیہ
منجملہ اوسکے جاگیردار ایک لاکھ دس ہزار روپیہ کی ہین اس ریاست سے
۱۷۳۸۷ روپیہ خراج سرکار انگریزی مین دیا جاتا ہی رئیس کو
اختیار متبنی کرنے کا از روی سند حاصل ہی ۱۵ ضرب سلامی پاتی ہین فقط

بھرونمبر ۱۴۳

اس ریاست کے رئیس مہاراجہ کہلاتے ہین سرکار سے امتیازا
۱۵ ضرب سلامی پاتے ہین باقی حال اس ریاست کا
ابھی تک معلوم نہین ہوا فقط

خیرپور نمبر ۱۴۴

ملک سندہ مین ڈیڑہ سو کوس لمبی اور ۴۰ کوس چوڑی یہ ریاست
ہی سنہ ۱۷۸۶ع مین فتح علی تال پوری نے حکام سابق کو مار کر
نکال دیا اوسوقت سے ملک سندہ تین حصہ یعنی حیدرآباد
زیر حکومت فتح علی و غلام علی و کرم و مراد علی برادران حقیقی
رہا اور میرپور زیر حکومت میر دارا اور خیرپور بہ تحت
سہراب جو رشتہ دار فتح علی کے تھے آیا میر سہراب نے

نوبت غیر منکوحہ تھی بہادر غیر مسموع ہوکر ارجن سنگہ قلعہ چنار مین
مقید کیا گیا رئیس حال کو استحقاق متبنی از روی سند مورخہ
۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء عطا ہوا پہلے ۱۱ ضرب سلامی ملتی تھی اب
۹ ضرب پاتے ہین رقبہ ریاست ۵۰ میل مربع آمدنی سالانہ
ایک لاکھ روپیہ ہے جس مین پندرہ ہزار روپیہ نانا شاہی بعوض
پرگنہ ہزی گانون معرفت سرکار انگریزی سیندھیا کو دیا جاتا ہے
رئیس کا لقب مہاراجہ ہے

بالنسواڑہ نمبر ۴۲

یہ ریاست درحقیقت جزو اودیپور ہے مگر قبل مداخلت سرکار
انگریزی کے ماتحتی اودیپور سے آزاد ہوگئی تھی اسی سے
ہنگام تسلط انگریزی وہ ریاست علیحدہ متصور ہوئی ۱۶ ستمبر
۱۸۱۸ء مہارادل امید سنگہ سے عہدنامہ حفاظت
و ماتحتی کا سرکار انگریزی مین منظور ہوا امید سنگہ کے بعد
اوسکا فرزند بھوانی سنگہ بعدہ اوسکا متبنی بہادر سنگہ
بعدہ اوسکا متبنی مہارادل لچھمن سنگہ رئیس حال مسندنشین ہوئے

سند متبنی مورخہ ۱۱- مارچ ۱۸۶۲ سنہ ع عطا ہوئی رقبہ ریاست ۲۵۶
میل مربع آمدنی سالانہ چار لاکھہ پچیس ہزار روپیہ ہی ۲۵ ہزار
۶ سو روپیہ حالی بابت خرچہ فوج ریاست سی سرکار مین دیا جاتا ہے
اور آمدنی و خرچ برابر حصوں مین تقسیم ہوتا ہی ہر ایک رئیس کو ۱۵
ضرب سلامی ملتی ہی مؤلف کہتا ہی کہ یہ اتفاق و اتحاد امیرون
مین کیا غریبون مین نہین پایا جاتا ہی بلکہ سراسر خلاف مقولہ سعدی
دو پادشاہ در اقلیمی نہ گنجند پایا گیا البتہ عہد دولت انگلشیہ مین کہ شیر
و بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہین اگر دو یک جدی ایک جگہہ
بالاتفاق بسر کرین تو کیا عجب ہی فقط

	دتیا نمبر ۱۸	

یہ ریاست بندیل کھنڈ مین ہے راجہ پرچھت سی بتاریخ ۱۵-
مارچ ۱۸۰۴ سنہ ع عہدنامہ اطاعت سرکار انگریزی مین منظور ہوا
اوسنے ۱۸۳۹ سنہ ع مین وفات پائی بعدہ اوسکا فرزند متبنی بجی بہادر
جانشین ہوا وہ ۱۸۵۷ سنہ ع مین فوت ہوا بعدہ اوسکا فرزند متبنے
بھوانی سنگہ رئیس حال جانشین ہوا اور دعوی ارجن سنگہ فرزند

بھائیون نے دیواس وغیرہ علاقجات پائے تب سے یہ ریاست
دونون خاندان مین مشترک چلی آئی ۱۸۱۸ء مین توکاجی
پوتا توکاجی اول اور انند راو متبنی جیواجی مذکور کے پوتے کا یہ
دونون شخص برادران مورث اعلیٰ کے جانشین و قابض ریاست
دیواس تھے اونھین دونون سے عہدنامہ مشترک حفاظت و اطاعت
بتاریخ ۱۲ دسمبر ۱۸۱۸ء سرکار انگریزی مین منظور ہوا ۱۸۲۷ء مین
توکاجی مرا اوسکی جگہہ اوسکا فرزند متبنی رکھا انند راو جانشین
ہوکر ۱۸۶۰ء مین فوت ہوا بعدہ اوسکا فرزند متبنی کشناجی راو
جانشین ہوا اور آنند راو رئیس ثانی کے بعد اوسکا فرزند متبنی
ھیمبت راو جانشین ہوا اور ۱۲ مئی ۱۸۶۴ء کو ھیمبت راو
نے وفات پائی اوسکے بعد اوسکا پسر خردسال نرائن راو
مسندنشین ہوا اس طرح دونون بھائی کی اولاد ریاست دیواس
مین بالاتفاق قابض و شریک ہین شاخ اول مین کشناجی راو
اور شاخ ثانی مین نرائن راو ایام بلوہ مین دونون خیرخواہ
سرکار رہے دونون رئیس رتبہ اور توقیر مین برابر ہین دونونکو

رام چندرراو بہت جلد مر گیا اوسکی ماں نے اپنے بھانجی کو متبنی
کرکے رام چندرراو نام رکھا اوسکی ساتھہ ۱۰ جنوری ۱۸۱۹ سنہ ع کو
عہدنامہ حفاظت واطاعت قلمبند ہوا رام چندرراو کی بعد
اوسکا پسر متبنی جسونت راو جانشین ہوکر ۱۸۵۷ سنہ ع مین
فوت ہوا بعدہ اوسکا بھائی انندراو بعمر تیرہ سال کی مسند نشین
ہوا ایام بلوہ ۱۸۵۷ سنہ ع مین ریاست دہار ی سرکشی کی لہذا
ریاست ضبط ہوئی مگر آخرکار انند راو کو باستثنای پرگنہ بیرسیا
واپس ملی اور اس رئیس کو اختیار متبنی ازروی سند مورخہ ۱۱
مارچ ۱۸۶۲ سنہ ع عطا کیا گیا رقبہ ریاست دو ہزار ۱۹ میل مربع
آمدنی سالانہ چار لاکھہ ۲۷ ہزار روپیہ ہی اونیس ہزار چھہ سو
چھپن روپیہ چار پائی خرچہ فوج سرکار انگریزی مین دیا جاتا ہے
رئیس کو ۱۵ ضرب سلامی ملتی ہی فقط

دیواس منبتہ

توکاجی پنوار اور جیواجی دونون بھائی باجی راو پیشوا کی
ساتھہ ملک مالوہ مین آئی جب ملک مالوہ باہم تقسیم ہوا دونون

حاصل ہی رقبہ ریاست ۴۰۹۰ میل مربع آمدنی سالانہ بعد منہائی ۲۷ ہزار روپیہ سلیم شاہی مساوی مبلغ ۱۱۴۴ سکہ کمپنی خراج اور دو لاکھہ روپیہ جاگیرات سے دو لاکھہ ۶۲ ہزار چارسو روپیہ سکہ کمپنی ہی رئیس کو ۱۵ ضرب سلامی ملتی ہے فوج مین ۵۰ سوار ۲۰۰ پیادہ ہین فقط

	دہار نمبر ۳۹	

ملک مالوہ مین ریاست قوم پنوار کی بانی اوسکا انند راو پنوار ہے یہ ریاست معہ چند اضلاع و خراج رئیسان راجپوت اوسکو باجی راو پیشوا نے دیا تھا انند راو نے ۱۷۴۹ء مین وفات پائی اوسکا فرزند جسونت راو جانشین ہوا جسونت راو مقام پانی پت جب مرہٹون کو شکست ہوئی مارا گیا تب اوسکا لڑکا کھاندی راو جانشین ہوا بعدہ اوسکا فرزند انند راو گدی پر بیٹھا اوسنے ۱۸۰۷ء مین وفات پائی بعدہ اوسکا فرزند رام چندر راو کہ بعد وفات پدر پیدا ہوا تھا جانشین ہوا زمانہ طفولیت مین انتظام ریاست حوالہ مینا بائی اوسکی والدہ کے رہا

رام چندراو بہت جلد مرگیا اوسکی مان نے اپنے بھانجی کو متبنی کر کے رام چندرراو نام رکھا اوسکی ساتھہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۱۹ع کو عہدنامہ حفاظت واطاعت قلم بند ہوا رام چندراو کی بعد اوسکا پسر متبنی جسونت راو جانشین ہوکر سنہ ۱۸۵۷ع مین فوت ہوا بعدہ اوسکا بھائی انندراو بعمر تیرہ سال کی مسند نشین ہوا ایام بلوہ سنہ ۱۸۵۷ع مین ریاست دہاری سرکشی کی لہذا ریاست ضبط ہوئی مگر آخرکار انندراو کو باستثناء پرگنہ بیرسیا واپس ملی اور اس رئیس کو اختیار متبنی ازروی سند مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع عطا کیا گیا رقبہ ریاست دوہزار ۹۱ میل مربع آمدنی سالانہ چار لاکھہ ۳۷ ہزار روپیہ ہی اونیس ہزار چھہ سو چھپن روپیہ چار پائی خرچہ فوج سرکار انگریزی مین دیا جاتا ہے رئیس کو ۱۵ ضرب سلامی ملتی ہی فقط

	دیواس منبر ۱۴	

توکاجی پنوار اور جیواجی دونون بھائی باجی راو پیشوا کے ساتھہ ملک مالوہ مین آئی جب ملک مالوہ باہم تقسیم ہوا دونون

حاصل ہی رقبہ ریاست ۱۴۰۶۰ میل مربع آمدنی سالانہ بعد
منہائی ۷۲ ہزار روپیہ سلیم شاہی مساوی مبلغ [illegible] سکہ کمپنی
خراج اور دو لاکھ روپیہ جاگیرات کے دو لاکھ ۶۲ ہزار چار سو
روپیہ سکہ کمپنی ہی رئیس کو ۱۵ ضرب سلامی ملتی ہے فوج مین
۵۰ سوار ۲۰۰ پیادہ ہین فقط

دہار نمبر ۳۹

ملک مالوہ مین ریاست قوم پنوار کی بانی اوسکا انند راو
پنوار ہے یہ ریاست معہ چند اضلاع وخراج رئیسان راجپوت
اوسکو باجی راو پیشوا نے دیا تھا انند راو نے ۱۷۴۹ء مین
وفات پائی اوسکا فرزند جسونت راو جانشین ہوا جسونت راو
بمقام پانی پت جب مرہٹون کو شکست ہوئی مارا گیا تب اوسکا
لڑکا کھاندی راو جانشین ہوا بعدہ اوسکا فرزند انند راو
گدی پر بیٹھا اونے ۱۸۰۷ء مین وفات پائی بعدہ اوسکا
فرزند رامچند راو کہ بعد وفات پدر پیدا ہوا تھا جانشین ہوا
لیکن انتظام ریاست حوالہ مینا بائی اوسکی والدہ کے رہا

دھول پور نمبر ۳۵

یہ ریاست خاندان جاٹ سے ہے عہد باجی راو پیشوا مین ہراول تھے رانا لوک ایندر سنگہ بہادر کے ساتھہ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۷۷۹ع کو عہدنامہ منعقد ہوا بعد لوک ایندر سنگہ کے کیرت سنگہ اور اونکے بعد سنہ ۱۸۳۶ع مین بھگونت سنگہ مسند نشین ہوئے اونکو سند متبنی سرکار سے ملی ہے رقبہ ریاست ایکہزار چھہ سو ۲۶ میل مربع آمدنی سالانہ چھہ لاکھہ روپیہ ہے فوج مین قریب ۵ ہزار سپاہی کے ہین رئیس کو پندرہ ضرب سلامی ملتی ہے سند ہس ہی مہاراجہ دہراج رئیس الدولہ سپہدار الملک سلر مدراجہای ہند سری راجہ سوائی رانا بھگونت سنگہ لوک ایندر بہادر دلیر جنگ جودیو القاب خانگی سے فقط

جیسلمیر نمبر ۳۶

یہ ریاست بھاٹھی راجپوتون کی ہے مہارا اول مول راج سے ۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۱۸ع مین عہدنامہ جسکی روسے وعدۂ حفاظت واعانت کیا گیا سرکار انگریزی مین منعقد ہوا اور سنہ

راجہ سوائی بینی سنگہ برادرزادہ و پسر متبنیٰ بختاور سنگہ متوفے آور
بلونت سنگہ پسر زوجہ غیر منکوحہ بختاور سنگہ کے درباب مسند نشینی
تکرار ہوئی مگر دونون مین راضی نامہ اسبات پر ہوا کہ بنی سنگہ
مسند نشین ہو اور بلونت سنگہ کارپرداز رہے اس راضی نامہ کی تصدیق
گورنمنٹ انگریزی سے بھی ہوئی اوسوقت بنی سنگہ اور بلونت سنگہ
دونون نابالغ تھے جب بالغ ہوئے بینی سنگہ نے کل کام اپنے قبضہ
مین کرکے بلونت سنگہ کو قید کیا ۲۱ فروری ۱۸۲۶ء کو بسفارش
انگریزی علاقہ تجارا بلونت سنگہ کو واسطے دوام کے دیا مگر بعد
مرنے بلونت سنگہ کے کہ لاولد فوت ہوا علاقہ تجارا الور مین شامل
ہوگیا بینی سنگہ نے ۱۸۵۷ء مین وفات پائی اونکے فرزند
شیو دان سنگہ رئیس حال بعمر ۱۳ سال مسند نشین ہوئے اور ستمبر
۱۸۶۳ء سن بلوغ کو پہونچے رقبہ ریاست ۳۰۰۰ میل مربع
آمدنی سالانہ سولہ لاکھ روپیہ ہی فوج اونکی پندرہ سو سوار
و ۰۰۰ہزار پیادہ کی ہی سند متبنی سرکار سے ملی ہی ۱۵ ضرب
سلامی پاتے ہین *

رئیس مہاراجہ کلیان سنگہ سے منعقد ہوا تخمیناً دیوانہ مشہور تھا
نزاع باہمی کے سبب اپنے فرزند کو ریاست سپرد کرکے کشن گڑہ
سے چلا گیا رئیس حال پرتھی سنگہ ۱۸۴۰ء میں مسندنشین ہوئے
اونکو سند متبنی سرکار سے ملی ہی ۵ ضرب سلامی پاتی ہین رقبہ
کشن گڑہ کا ۷۰۰ میل مربع آمدنی سالانہ ۶ لاکھ روپیہ ہی کچھہ خراج
اور خرچۂ فوج اس ریاست سے نہین لیا جاتا فوج مین ڈھائی سو
سوار اور تین سو پیادہ اور ۳۰ ضرب توپ ہین ٭

الور نمبر ۱۳

یہ ریاست ملک میوات اور ڈھونڈھار کو شامل ہی حصہ جنوبی
ہنگام خردسالی مہاراجہ جی پورسی پرتاب سنگہ قوم راجپوت
نروکا نے ۱۷۸۰ء مین غصباً عمل کرلیا اور علاقہ ماچھری
بھرت پور سے فتح کیا پرتاب سنگہ کے بعد اوسکا فرزند متبنی مہاراو
راجہ سوائی بختاور سنگہ مسندنشین ہوا اوسکے ساتھہ ۱۴ نومبر
۱۸۰۳ء کو عہدنامہ حمایت و حفاظت و اتفاق کا منعقد ہوا
۱۸۱۵ء مین بختاور سنگہ نے وفات پائی فیما بین مہاراو

میراہی اس وجہ سے بڑا فساد پیدا ہوا اگرچہ کہ سوجان سنگھ کا متبنی
ہونا سرکار نے منظور کر لیا تھا لہذا وہ مسند نشین کیا گیا اور
تا صغرسنی اوسکی زوجہ دھرم پال کار پرداز رہی سوجان سنگھ نے
سن بلوغ مین بعد اختیار کرنے کار ریاست کے وفات پائی بعد
اوسکے زوجہ دھرم پال نے ہمیر سنگھ رئیس حال کو متبنی کیا
رئیس ٹھہری تین ہزار روپیہ بابت جاگیر نرولی رئیس جھانسی کو
دیتے تھے جب جھانسی سرکار مین ضبط ہوئی یہ روپیہ سرکار انگریزی
مین دینا واجب آیا مگر سرکار نے بوجہ خیر خواہی ۱۸۵۷ء وہ روپیہ
معہ دوسو روپیہ بابت مالگزاری موضع موہن پور انعاماً معاف
کر دیا اور اختیار متبنی کا از روی سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء رئیس کو
ملا رقبہ اس ریاست کا ۲۱۶۰ میل مربع اور آمدنی سالانہ چھہ لاکھ
روپیہ ہے پہلے گیارہ ضرب سلامی تھی اب ۱۵ ضرب ہی فقط

کشن گڑہ نمبر ۲۳

ماڑوار مین یہ خاندان جودہ پور سے نکلا ہی بتاریخ ۲۶ - مارچ
۱۸۱۸ء عہد نامہ حفاظت گورنمنٹ انگریزی واسطے ...

باشندون سے خوب آباد ہی مہاراجہ سلیمہ نگ گروو بیکم پتی رئیس
حال ہین ۱۵ ضرب سلامی پاتے ہین ✤

	اوڑچھا عرف ٹہڑی نمبر ۲۲

یہ ریاست بندیل کھنڈ مین نہایت قدیم اور عالی مرتبہ ہی
اسنے پیشوا کی اطاعت نہین کی راجہ ٹہڑی نے سنہ ۱۸۱۷ء مین
جب نواب گورنر جنرل بہادر کو نذر دی تو یہ بات کہی تھی
کہ میرے خاندان نے یہ اول مرتبہ کسی غیر کی بزرگی منظور کی ہی
اول عہدنامہ سرکاری راجہ بکرماجیت سنگھ مندرسی بابت
دوستی و اتفاق ۲۳ دسمبر سنہ ۱۸۱۲ء مین ہوا اوسنے سنہ ۱۸۳۴ء مین
وفات پائی اوسکا فرزند دھرم پال اپنے والد کی زندگی مین
لاولد فوت ہوا تھا لہذا راجہ بکرماجیت کا بھائی تیج سنگھ
جانشین ہوا اور سنہ ۱۸۴۲ء مین فوت ہوا اوسنے قبل از وفات
اپنے ہمشیرہ زادہ سوجان سنگھ کو متبنی کرلیا تھا بعد مرنے
تیج سنگھ کے لاڑلی رانی زوجہ دھرم پال والدۂ بکرماجیت نے
سوجان سنگھ مین تکرار ظاہر کی اور کہا کہ حق متبنٰی کرنے کا

جسکو وہان کے باشندی دیبجونگ کہتے ہین حال و د ذیل سی محدود
شمال تبت مشرق بھوٹان مغرب نیپال جنوب ایام اور دریاے
رنجیت رقبہ اوسکا ۱۵۵۰ میل مربع ہی اس ملک مین نقد روپیہ نہین ہوتا
پیداوار زمین سے بٹائی کا غلہ اور اموال تجارت سی جنس ملتی ہی
اگر اوسکی قیمت لگائی جاے تو ۷۰ ستر ہزار روپیہ سی زیادہ نہوگا دار الریاست
اسکی تملانگ شہر ہی جہان راجہ نومبر سے مئی تک رہتا ہی اور دوسرے
مہینون مین راجہ مقام جوسی علاقہ تبت مین رہتا ہی اسواسطے
کہ سکم مین بارش بکثرت ہوتی ہی راجہ کا لقب سکم پتی ہی معرفت
حاکم الاساد ار الریاست تبت خراج اپنی ملک کا شاہ چین کو دیتا ہی
اور جب سی اوسکا ملک شاہ چین نے ضبط کیا ہی ایک ہزار خواہ دو ہزار
روپیہ کا سالانہ پاتا ہی راجہ سکم نے یکم فروری ۱۸۳۵ء مطابق
۲۹ ساگھ سمت ۱۸۹۱ مقام دارجلنگ واسطے ہواخوری صاحبان
انگریز کے بعوض ہزار روپیہ حوالہ گورنمنٹ انگریزی کی کیا
ماہ فروری ۱۸۵۰ء سے بوجہ قید کرنے ڈاکٹر کیمبل صاحب ملنا
ہزار روپیہ کا موقوف ہوا دارجلنگ نیپال اور سکم و بھوٹان کے

اب اونکے صاحب زادے مسند نشین ہین رقبہ ریاست ایک ہزار
آٹھ سو میل مربع آمدنی سالانہ آٹھ لاکھ روپیہ ہی خراج اور خرچہ
فوج سرکاری ریاست سے نہین لیا جاتا فوج مین چھہ سو
سوار اور ۴۰ توپ ہین ۱۷ ضرب سلامی پاتے ہین فقط

بھوٹان نمبر ۱۲

یہ ریاست کوہستان بنگالہ کے شمال مین ہی اوسکے شمال مین
کوہ ہمالہ کے پار تبت کا ملک ہی اوسکے باشندے بھوٹیے کہلاتے ہین
دار الریاست اوسکی شہر تاشی سودن ہی رقبہ اس ملک کا پانسو
میل مربع ہی بھوٹان مین دو راجہ ہین ایک امور دینی کا حاکم
جسکا لقب دھرم راج ہی دوسرا امور دنیوی کا حاکم جسکا لقب
دیوراج ہی دیوراج سے ۲۵ اپریل ۱۸۶۵ع مین باب تجارت
عہدنامہ منعقد ہوا دیوراج ۱۵ ضرب سلامی پاتا ہے
اس ملک والے پوست شیر اور پوست خرس اور ہاتھی کی
لید کی قسم بڑی پختہ جانتے ہین فقط

سکم نمبر ۱۳

۹۔ نومبر ۱۸۱۷ء کو فیما بین امیر خان و سرکار کے عہدنامہ منظور ہوا
اور علاقہ رام پور مع قلعہ اوسکو دیا گیا سوای اوسکے تین لاکھ روپیہ
امیر خان کو سرکار انگریزی سے قرض ملا پھر وہ قرض معاف
ہوگیا اور اوسکا القاب امیر الدولہ نواب محمد امیر خان بہادر مقرر ہوا
اور اوسکے فرزند محمد وزیر خان کو علاقہ پلول تا زندگی جاگیر مین دیا گیا
جسکے عوض مین دو ہزار پانسو روپیہ ماہوار نقد مقرر ہوا امیر خان نے
۱۸۳۴ء مین وفات پائی بجای اونکے بڑے فرزند محمد وزیر خان
جانشین ہوئے اونکا القاب وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر
نصرت جنگ قرار پایا ایام بلوہ ۱۸۵۷ء مین خیر خواہ رہے اونکو
سند تبنیت مورخہ ۲۸ مئی ۱۸۶۲ء ملی ہی نواب محمد وزیر خان نے
تاریخ ۱۸ جون ۱۸۶۴ء مین انتقال کیا بجای اونکے خلف اکبر
یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ
مسند نشین ہوئے نواب صاحب نے زمیندار لاوا کو جو زیر حمایت
سرکار انگریزی اور باجگذار ریاست ٹونک تھا ۱۸۶۷ء مین براہ
فریب قتل کیا اس وجہ سے معزول کرکے بنارس بھیجے گئے

وہاراج سری مہاراجہ راج راج اندر سوائی جسونت سنگہ جی
بہادر القاب خانگی ہے فقط

ٹونک نمبر ۲۹

یہ شہر بناس ندّی کے کنارہ پہ دارالریاست اولاد امیر خان ہے
جسنے اس ریاست کی بنیاد ڈالی امیر خان اول ریاست راگہوگڑہ
و بھوپال مین ملازم ہوا بعدہ متوسل جسونت راؤ ہولکر کا ہو کر
اوسکی فوج مین بڑا نامی سپہ سالار تھا ہولکر نے ٹونک سرونج نیماہیڑا
واقع مالوہ اوسکو دیا جب انگریزی فوج مالوہ مین داخل ہوئی امیر خان
نے سرکار سے درخواست حمایت اس غرض سے کی کہ جو ملک اوسکے
قبضہ مین کسی طور سے ہی بحال ہے یہ درخواست اوسکی نامنظور
ہو کر سرکار سے حکم ہوا کہ امیر خان ڈاکہ زنی چھوڑ کر اپنی فوج موقوف
کرے اور سوای چالیس توپون کے باقی بقیمت سرکار کو دی اور جو علاقہ
ہولکر نے امیر خان کو دیا ہے اوسپر قابض رہے تو سرکار انگریزی اوسکی حفاظت
کرے گی اور بعوض ترک ڈاکہ زنی اوسکو کچھہ علاقہ علاقہ ہولکر سے
دیا جاوے گا بعد ردّ و قدح کے امیر خان ان شرائط پر راضی ہوا

جو علاقہ قبل بمداخلت سرکار انگریزی اوسکے قبضہ مین تھا اوسکو
دیا گیا اور اوسکی حفاظت کا وعدہ کیا گیا تاہم رنجیت سنگہ کبھی
دوست گورنمنٹ انگریزی کا نرہا آخر سنہ ۱۸۰۵ء مین فوت ہوا
اوسکے چار فرزند تھے بڑا بیٹا اوسکا رندھیر سنگہ جانشین ہوا وہ بھی
سنہ ۱۸۲۳ء مین فوت ہوا اوسکا بھائی بلدیو سنگہ جانشین ہوا بعد
حکومت ۱۸ مہینے کے اوسنے وفات پائی تب اوسکا فرزند
بلونت سنگہ بمنظوری سرکار انگریزی مسند نشین ہوا بلونت سنگہ
کو اوسکی ماموں درجن سال نے قید کرکے خود مالک ریاست بن بیٹھا
فوج انگریزی نے ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۲۶ء مین قلعہ بھرت پور کا محاصرہ
کیا اور درجن سال کو گرفتار کرکے آلہ آباد روانہ کیا اور بلونت سنگہ
کو پہر مسند نشین کیا اوسنے سنہ ۱۸۵۳ء مین وفات پائی اوسکا فرزند
خردسال جسونت سنگہ مسند نشین ہی سرکار سی سند متبنی عنایت
ہوئی اونکی سلامی ۱۷ ضرب مقرر ہی رقبہ ریاست ۱۹۷۴
میل مربع آمدنی سالانہ اکیس ۲۱ لاکھ روپیہ ہی فوج مین ۲۲۱۴
سوار ۳۳۶۸ پیادہ ۴۶۸۵ سپاہ توپخانہ ہی سدہس سری مہاراجہ

جانشین ہوا اوسوقت اسکے قبضہ مین ساڑھے تین کرور کا ملک تھا
اوسکا چچا بھائی رنجیت سنگہ بامداد نواب نجف خان راجہ
نول سنگہ سی سرکش ہو گیا وقت محاصرۂ قلعۂ ڈیگ راجہ نول سنگہ
نے وفات پائی اوسکے بعد رنجیت سنگہ وارث ہوا نجف خان نے
نو لاکھہ روپیہ کا علاقہ رنجیت سنگہ کو دیا اور سب علاقہ چھین لیا
بعد نجف خان کی سیندھیہ نے اوسکے ملک پر قبضہ پایا پھر
واپس دیا ۲۹ ستمبر سنہ ۱۸۰۳ع مین رنجیت سنگہ اور سرکار انگریزی سے
صلحنامہ ہوا ہولکر نے قلعۂ بھرت پور مین پناہ لی جنرل لیک صاحب
نے ہولکر کو مانگا مہاراجہ رنجیت سنگہ نے انکار کیا تب قلعہ کا محاصرہ
ہوا رنجیت سنگہ نی بڑی مردانگی سے قلعہ کو بچایا اور سخت مقابلہ کیا
محاصرین کا قریب تین ہزار آدمی کے نقصان ہوا آخر اوسنے
قلعہ حوالہ کیا اور وعدہ کیا کہ ہولکر کو اپنے علاقہ سے نکالدیگا
اوسوقت عہدنامہ مورخۂ ۱۷ اپریل سنہ ۱۸۰۵ع اوسکے ساتھہ منعقد
ہوا جسکی روسے رنجیت سنگہ نے وعدہ کیا کہ بیس ۲۰ لاکھہ روپیہ
نقصانی دونگا منجملہ اوسکے سات لاکھہ روپیہ معاف ہوئے اور

بھرت پور نمبر ۲۸

جاٹ قوم کی ریاست ملک میوات مین ہی بانی اسکا برج نامی زمیندار
ہی جسکے قبضہ مین ایک موضع پرگنہ ڈیک مین تھا بعد وفات برج
اوسکے بیٹے چورامن نے زمانۂ عالمگیر مین پیشۂ رہزنی سی متمول ہوکر
وجاہت ظاہری پیدا کی بعد انتقال عالمگیر بادشاہ شریک لشکر بہادر شاہ کا
ہوکر رسوخ حاصل کیا اور قلعہ بھرت پور تعمیر کیا محمد شاہ بادشاہ کے
عہد مین فوت ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا بدن سنگہ جانشین ہوا
اوسکے بعد اوسکا بیٹا سورج مل مسند نشین ہوا اور نواب
صفدر جنگ کی رفاقت مین رہ کر بہت ملک اسناد بادشاہی سے اور
اکثر بزور شمشیر حاصل کئی مہینہ جمادی الثانی ۱۱۷۷ سنہ ہجری مین
نجیب الدولہ کی لڑائی مین مارا گیا ازان بعد اوسکا بیٹا جواہر سنگہ
جانشین ہوا اور بعد جنگ و مصالحہ نجیب الدولہ کے قضای الٰہی
سے ۱۱۸۲ سنہ ہجری مین اوسنے وفات پائی اوسکے بعد اوسکا بھائی
رتن سنگہ دس مہینے ۱۳ روز حکومت کرکے روپانند کیمیا گر کے
ہاتھ سے ہلاک ہوا اوسکے بعد اوسکا بھائی راجہ نول سنگہ

فوج قریب تیس ۳۰ ہزار قوم داؤ د پوترہ سے ہی عند الضرورۃ جمع ہوسکتی ہے فقط

بوندی نمبر ۲۶

خاندان ریاست قوم ہاڑا راجپوت سے ہی امید سنگہ رئیس جس سے اول تعارف گورنمنٹ انگریزی سے نیکی تھی سنہ ۱۸۰۴ء مین فوت ہوا اوسکا نابالغ لڑکا بشن سنگہ جانشین ہوا سنہ ۱۸۱۸ء مین مہاراو بشن سنگہ کے ساتھ دفعہ دوسری عہدنامہ منعقد ہوا بشن سنگہ نے ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۴۱ء وفات پائی اونکے فرزند مہاراو رام سنگہ بعمر ۱۰ سال مسند نشین ہوئے تا ایام بلوغ انتظام سرکاری رہا مہاراو رام سنگہ ایام بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء مین اس قدر لاپرواہ اور مراسم دوستی انگریزی مین رہے کہ تحریرات دوستانہ بھی اونسے ترک ہوگئی سنہ ۱۸۶۰ء تک یہی حال رہا مگر سرکار نے براہ نوازش اونکو بھی سند متبنیٰ عنایت کی ہے رقبہ ریاست ۲۲۹۱ میل مربع آمدنی سالانہ پانچ لاکھ روپیہ ہے ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ خراج سرکاری لیا جاتا ہے مہاراو ۱۷ ضرب سلامی پاتے ہین اونکی فوج مین ۷۰۰ سوار ۲۰۷۰ پیادہ ۱۲ ضرب توپ ہین انکی شادی راجہ راگھو ایندر سنگہ صاحب رئیس اوچھرہ کی ہمشیرہ سے ہوئی ہے

وغیرہ سے امداد فوج سرکاری کی تھی اوسکے عوض مین نواب کو
اضلاع سرلکوٹ وغیرہ انعاماً سرکار سے عطا ہوئے اور فتح ملتان
کے بعد اوسکے واسطے ایک لاکھ روپیہ سالانہ نقد سرکار سے
مقرر ہوا ۱۸۵۲ سنہ عمین بعد وفات بہاول خان کے اوسکا تیسرا
بیٹا محمد صادق یار خان زبردستی مسند نشین ہوا جسکو
محمد فتح یار خان بڑے بیٹے بہاول خان نے بمدد قوم داؤد پوترہ
برخاست کرکے خود قابض ہوگیا اور سرکار انگریزی مین
ظاہر کیا کہ عہدنامجات سابقہ بحال منظور ہین سرکار نے اوسکی
جانشینی منظور کی اور ۱۶ سو روپیہ ماہواری واسطے محمد صادق یار خان
بہادر کے مقرر ہوا اوسنے اپنی اور اپنی اولاد کی طرف سے باز دعوی
ریاست داخل کیا اور بعد ایک سال کے اوسنے عہد شکنی کی اسواسطے
قلعہ لاہور مین نظر بند کیا گیا اور نصف تنخواہ یعنی آٹھ سو ماہواری
پاتا ہی نواب محمد فتح یار خان نے ۳-اکتوبر ۱۸۵۸ء کو وفات پائی
اوسکا بیٹا رحیم یار خان مسند نشین ہوا رقبہ ریاست کا ۲۰ ہزار
میل مربع آمدنی سالانہ ۵ لاکھ روپیہ ہے اضرب سلامی باقی ہین

اور بسبب ضعف سلطنت درّانیہ کے قدم خود سری دراز کیا تب تیمور شاہ ابن احمد شاہ واسطے اوسکی تادیب کے بڑی فوج لیکر آیا بہاولخان نے اولاً قلعہ ریگستان میں پناہ لی فوج تیمور شاہ نے قلعہ کو فتح کیا بہاولخان حلقۂ اطاعت تیمور شاہ میں آیا اور اپنی کو مطیع اور خراجگزار خاندان درّانیہ قرار دیا بادشاہ مظفر و منصور روانہ کابل ہوا اسی بہاولخان ثانی کے خاندان میں ابتک ریاست قائم ہی یہ خاندان اپنی کو عباسی یعنی اولاد عباس بن عبد المطلب سی کہتا ہی اوّل عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و سرکار نواب رکن الدولہ محافظ الملک مخلص الدین محمد بہاولخان بہادر عبّاسی نصرت جنگ سے بتاریخ ۲۲ فروری سنہ ۱۸۳۳ع ہوا جسکے رو سے نواب کو اپنے ملک میں اختیار کلی حاصل ہوا اور تجارت دریای سندھ و ستلج با دای محصول جاری ہوئی اور دوسرا عہدنامہ بتاریخ ۵ اکتوبر سنہ ۱۸۳۸ع منظور ہوا جسکے رو سے نواب نے اپنے تئیں زیر حکم سرکار انگریزی قرار دیا اور اوسکی حفاظت ذمہ سرکار انگریزی عاید ہوئی نواب نے مہم افغانستان میں رسد رسانی

اور بعوض خیر خواہی سنہ ۱۸۵۷ء ایم موضع واقع ضلع سرسا
للعہ ۱۱۷ الپو بتاریخ ۱۱- اپریل سنہ ۱۸۶۱ء سرکار انگریزی سی عطا ہوا
رقبہ اس ریاست کا ۷۶۷۶ امیل مربع آمدنی سالانہ چھہ لاکھ روپیہ
ہی فوج مین ۲۱۰۰ سوار اور ایک ہزار پیادہ ۳۰ ضرب توپین
ہین مہاراجہ سردار سنگہ جی کی دو شادیان ساتھہ دختران
راو ایندر بلبھدر سنگہ برادر خرد مہاراجہ بشناتھہ سنگہ والی ریوان
کے ہوئی ہین سدہس سری مہاراجہ دہراج راج راجیشر سری مہاراج
سرومن سری مہاراج سردار سنگہ جی بہادر القاب ہے فقط

بہاولپور نمبر ۲۵

یہ دارالریاست قوم داؤد پوترہ ہی جب نادر شاہ درّانی بعد فتح
ہندوستان کابل ہو کر سندہ مین داخل ہوا ملک واقع پہلوی سندہ
نواح ملتان تک خوانین داؤد پوترہ کو عنایت کیا بہاولخان
اول کہ بانی شہر بہاولپور ہی اونسے اپنے ملک کو نواح بیکانیر
کنارہ لکھی جنگل تک وسعت دی وہ مطیع سلطنت درانیہ کا
بعد اوسکے اوسکا بھتیجا بہاول خان ثانی جانشین ہوا

ہی فوج مین ۷۴۳ سپاہی و ۹ ضرب توپ ہین ٭

بیکانیر نمبر ۲۴

ملک مارواڑ مین ہی جہان مختلف اقوام مثل جاٹ وغیرہ کی آباد تھی اور انکے آپس مین تکرار رہا کرتی تھی بیکا سنگہ ولد جودھا سنگہ راجہ جودہ پور نے اوسکو فتح کیا اور بعد فتح باگور مقبوضہ راجہ جیلمیر شہر بیکانیر کی بنیاد ڈالی اور ۱۵۰۵ء مین اوسنے وفات پائی اوس سے چوتھی پشت مین رای سنگہ ۱۵۷۳ء مین مسند نشین ہوکر ملازمی اکبر بادشاہ کی اختیار کی اور افسر سوارون کا ہوا باون پرگنہ ہانسی حصار کے اوسکو جاگیر مین ملی ۱۸۱۰ء مین مہاراجہ صورت سنگہ مسند نشین ہوئے اونسے تاریخ ۹ مارچ ۱۸۱۸ء مین سرکار انگلشیہ نے عہدنامہ حفاظت و اعانت و اطاعت کا منظور کیا اس ریاست سے کچھہ خراج نہین لیا جاتا اور نہ کبھی مرہٹون کو خراج دیا صورت سنگہ نے ۱۸۲۸ء مین وفات پائی اونکے فرزند رتن سنگہ اور بعد اونکے مہاراجہ سردار سنگہ ۱۸۵۲ء مین مسند نشین ہوئے ۱۷ ضرب سلامی پاتے ہین اور سند متبنی سرکار سے ملی ہے

پیدا ہوتا ہے ؏

کوچین نمبر ۲۳

یہ ریاست مالابار اور ترا ونکور کے درمیان ماتحت احاطۂ مندراج
ہی قومان کی روش ترا ونکور والون کی سی ہی رئیس کا لقب راجہ
قوم چتبار سے ہی ۱۶ جنوری سنہ ۱۷۹۱ء مین عہدنامہ ساتھ بہادر ولیا
راما وریا راجہ کے گورنمنٹ انگریزی نے منظور کیا جسکے روسے
وہ خراج گزار گورنمنٹ کا بابت اوس علاقہ کے جو ٹیپو سلطان کے
پاس تھا ہوا اور ایک لاکھ روپیہ سالانہ بطور اعانت دینے کا اقرار
کیا سنہ ۱۸۰۹ء مین اوسنے سرکشی کی جسکا دفعیہ کیا گیا ۶ مئی سنہ ۱۸۰۹ء
کو دوسرا عہدنامہ منعقد ہوا جسکے روسے راجہ نے سوای رقم اعانت
کے ایک لاکھ ۷۶ ہزار ۳ روپیہ سالانہ بابت خرچ فوج کے دینا
منظور کیا لیکن اب صرف دو لاکھ روپیہ دیتا ہی رئیس حال راما ادھی وریا
ہی سنہ ۱۸۵۳ء مین مسند نشین ہوا اوسکو سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ
سنہ ۱۸۶۲ء مین ملی ہی ۱۷ ضرب سلامی پاتے ہین رقبہ
اوسکی ریاست کا ۱۳۱۱ میل مربع آمدنی سالانہ ۱۰۵۷۴۹۷ روپیہ

ہی فوج مین ۲۴۰۷ سپاہی و ضرب توپ ہین ٭

بیکانیر نمبر ۲۴

ملک مارواڑ مین ہی جہان مختلف اقوام مثل جاٹ وغیرہ کی آباد تھی اور انکے آپس مین تکرار رہا کرتی تھی بیکا سنگہ ولد جودھا سنگہ راجہ جودھپور نے اوسکو فتح کیا اور بعد فتح باگور مقبوضۂ راجہ جیلمیر شہر بیکانیر کی بنیاد ڈالی اور ۱۵۰۵ء مین اوسنے وفات پائی اوس سے چوتھی پشت مین رای سنگہ ۱۵۷۳ء مین مسند نشین ہوکر ملازمی اکبر پادشاہ کی اختیار کی اور افسر سوارون کا ہوا باون پرگنہ ہانسی حصار کے اوسکو جاگیر مین ملی ۱۸۱۸ء مین مہاراجہ صورت سنگہ مسند نشین ہوئی اونسے تاریخ ۹ مارچ ۱۸۱۸ء مین سرکار انگلشیہ نے عہدنامہ حفاظت و اعانت و اطاعت کا منظور کیا اس ریاست سی کچھہ خراج نہین لیا جاتا اور نہ کبھی مرہٹون کو خراج دیا صورت سنگہ نے ۱۸۲۸ء مین وفات پائی اونکے فرزند رتن سنگہ اور بعد اونکے مہاراجہ سردار سنگہ ۱۸۵۲ء مین مسند نشین ہوئی ضرب سلامی پاتے ہین اور سند متبنی سرکار سے ملی ہے

پیدا ہوتا ہے؛

کوچین نمبر ۲۳

یہ ریاست مالابار اور ترا ونکور کے درمیان ماتحت حاطہ مندراج
ہی وہان کی روش ترا ونکور والون کی سی ہی رئیس کا لقب راجہ
قوم چتبار سے ہی ۱۲ جنوری سنہ ۱۷۹۱ع مین عہدنامہ ساتھ ویرا ولیا
راما وریا راجہ کے گورنمنٹ انگریزی نے منظور کیا جسکے رو سے
وہ خراج گزار گورنمنٹ کا بابت اوس علاقہ کے جو ٹیپو سلطان کے
پاس تھا ہوا اور ایک لاکھ روپیہ سالانہ بطور اعانت دینی کا اقرار
کیا سنہ ۱۸۰۹ع مین اوسنی سرکشی کی جسکا دفعیہ کیا گیا ۶ مئی سنہ ۱۸۰۹ع
کو دوسرا عہدنامہ منعقد ہوا جسکے رو سے راجہ نے سوای رقم اعانت
کے ایک لاکھ ۷۶ ہزار ۳۷ روپیہ سالانہ بابت خرچ فوج کی دینا
منظور کیا لیکن اب صرف دو لاکھ روپیہ دیتا ہی رئیس حال [illegible]
ہی سنہ ۱۸۵۳ع مین مسند نشین ہوا اوسکو سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ
سنہ ۱۸۶۲ع ملی ہی ۱۷ ضرب سلامی پاتے ہین رقبہ
اوسکی ریاست کا ۱۳۱۱ میل مربع آمدنی سالانہ ۱۰۵۷۴۹۷ روپیہ

راید هن تک گیاره پشت گذری تهین که بوجه بیرحمی اور ظلم کے
راید هن کو سردارون نے قید کرلیا اور حکومت ملک باختیار
فتح محمد جمعدار که نهایت هوشیار تها رهی بحالت قید راو راید هن
سنه ۱۸۱۳ع مین همی مان سنگه که عورت غیر منکوحه سے چهوڑکر
فوت هوا رایدهن کے ایک بهتیجا اصلی مسمی دولا با تها اب ان
دونون مین تکرار بابت مسند نشینی کے هوئی مان سنگه باعانت
حسین میان و ابراهیم میان پسران فتح محمد مذکور دولا با پر فتحیاب
هوا تهوڑے دنون بعد مان سنگه نے دولا با مذکور کو قتل کیا
لهذا گورنمنٹ انگریزی نے سنه ۱۸۱۹ع مین فوج بهیجکر مان سنگه کو
خارج کرکے اوسکے فرزند دیسال کو رئیس قرار دیا دیسال نے
سنه ۱۸۶۰ع مین وفات پائی اوسکا بیٹا پراگ مل جانشین هوا
اوسکو اختیار متبنی ازروی سند مورخه ۱۱ مارچ سنه ۱۸۶۲ع حاصل هی
رقبه ریاست ۵۰۰۶ میل مربع آمدنی ۱۵ لاکهه روپیه هے
نو لاکهه ۸۶ هزار ۴۹ روپیه خراج اور خرچه فوج سرکار انگریزی کو دیتے
هین ۱۷ ضرب سلامی سرکار سے ملتی هی فقط کچهی گهوڑا اسی ملک مین

دہراج سری مہاراجہ بہادر سری کرشن چندر کرپا پاترا دہکاری سری رگھوراج سنگہ جو دیو بہادر نائٹ کرانڈ کمانڈر آف دی موسٹ ایکزالٹڈ آرڈر اسٹار آف انڈیا القاب ہی ✣

	کچھہ نمبر ۲۲	

ماتحت احاطہ بمبئی جسکی دار الریاست شہر کچھ قوم راجپوت جہاریجا کی ریاست ہی یہ قوم زیر حکم جام لکھا پسر جہارا سندہ سے آکر کچھہ مین آباد ہوئی اوسی جہارا سے اس قوم کا نام مشہور رہا اور جو علاقہ ملک کچھہ مین اس خاندان نے حاصل کیا تھا وہ اولاد لکھا ندکور مین منقسم ہوا یعنی لکھا ندکور کے تین ۳ پوتے تھے اون تینون سے تین خاندان نکلے جام دادر جام ہمیر جام راول راول نے ہمیر کو مار کر اوسکا علاقہ اپنے علاقہ مین شامل کر لیا کھنگار پسر ہمیر نے باعانت راجہ احمد آباد راول کو کچھہ سے خارج کر دیا اور دادر کو بھی اپنا مطیع بنایا اور خطاب راو کا حاصل کیا راو راید ہن اول رئیس کچھہ ہی جسکے ساتھہ گورنمنٹ انگریزی نے بتاریخ ۔ دسمبر ۱۸۹ سنہ ۶ عہدنامہ دوستی منظور کیا کھنگار کے

یا طرف سے جاگیرات و خلعت فاخرہ عنایت فرمایا جنوری
سنہ ۱۸۷۵ع مین بمقام کلکتہ شاہزادہ ایڈن برگ سی بلازمت بتوقیر
عظیم تمام حاصل کی بارگاہ خسروی سے نشان و پرچم عنایت ہوا
مہاراجہ صاحب ممدوح سے نے بھی انگشتری بیش قیمت بطور
یادگار دست خاص سے انگشت مبارک شاہزادہ صاحب مین
پہنھایا وہ نشان عنایت یہ نشان ارادت وہ نشان شجاعت
یہ نشان اطاعت وہ نشان سخاوت یہ نشان مروت وہ نشان
حکومت یہ نشان فتوت وہ نشان صولت یہ نشان دولت وہ
نشان سلطنت یہ نشان تمکنت وہ نشان جرات یہ نشان
ہمت الغرض کہان تک اوصاف حمیدہ محتشم الیہ لکھون عمر
نوح طومار عظیم دفتر ضخیم چاہیے رقبہ ریاست ریوان ۱۲۸۲۳
میل مربع آمدنی سالانہ قریب بیس پچیس لاکھ روپیہ کے ہے
فوج مین ۹۶۵ سوار ۳۸۸۲ پیادہ ۳۰ ضرب توپ ۱۷۱ گولنداز
ہین ۱۷ ضرب سرکار انگلشیہ سی سلامی ملتی ہی سولتس سری
باندھوگڑہ سبھہ استھان سدہس سری سامراج مہاراجہ

مقام ریوان مین عنایت فرمایا ۲۷ پھاگن سمت ۱۹۱۱ مطابق ۸
فروری ۱۸۵۵ء کو ساعت سعید مقررہ نجومیون کی تخت مسند آرا
ریاست ہوئی دوسرے روز تمامی ارکان و اعیان دولت نے حاضر دربار
ہوکر نذر و نثار معمولی کیا انکی عہد دولت مین جو کار نمایان ہوئی
احتیاج شرح کی نہین رکھتی مہاراجہ صاحب بہادر کی شادی مہارانا
سردار سنگہ جی متوفی والی اودیپور کی دختر سے ہوئی تین مرتبہ
ہموزن اپنے مسلح وملبس طلائی خالص معبد متھرا و بنارس و
جگناتھہ مین خیرات کیا پونڈریک جگ اور اگن اشٹوم جگ کیا
جسمین لاکھون روپیہ صرف ہوی مفلس برہمن مالدار بنے میھر و بجی
راکھوگڑہ باجازت سرکار انگریزی فتح کیا باغیون کی گرفتاری
ور قتل مین بڑی کوشش کی جسکے جلدو مین پرگنہ سوہاگپور
مرکنٹک و خلعت فاخرہ سرکار سے عنایت ہوا اور خطاب
ختار درجہ اول و تمغہ شاہی سے مباہی ہوی ۱۲ - مارچ
سنہ ء کو سند متبنی عنایت ہوئی مہاراجہ صاحب بہادر کی برادران
نامین سے جسنے باغیان ۱۸۵۷ء کا مقابلہ اور قتل کیا انکو

رنہ کا ضبطہ ہوکر مہاراجہ صاحب کو بموجب عہدنامہ ثالث مورخہ
مارچ سنہ ۱۸۱۴ع سپرد ہوا مہاراجہ جی سنگہ دیو نی اخیر عمر مین
انتظام ریاست اپنی فرزند اکبر بشناتھ سنگہ کو سپرد کیا اور آپ
عبادت الہی مین مشغول ہوئی آخر ۲۹ کنوار سمت ۱۸۹۱ مین رحلت کی
بعد اونکے خلف اکبر مہاراجہ بشناتھ سنگہ جو دیو بہادر
مسند نشین ہوئی اونکے عہد مین انتظام ریاست بڑی خوبی
کے ساتھ ہوا کئی لاکھ روپیہ صرف کرکے چترکوٹ اور اجودھیا
مین پوراچرن ہوا اور ہر ایک تیرتھون مین سدابرت دی گئی
پرمودبن واقعہ چترکوٹ مین سوا لاکھ کوٹھری واسطے آرام
تیرتھ باشیون کے تعمیر ہوئیں رسم ستی و دختر کشی اس ملک سی
مسدود ہوئی تاریخ ۷ کاتک سمت ۱۹۱۱ مطابق ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۸۵۴ع
مین مہاراجہ صاحب موصوف رحلت فرمای سفر آخرت ہوئے
بتاریخ ۹ پکہ ماگہ سمت ۱۹۱۱ مطابق ۱۹ جنوری سنہ ۱۸۵۵ع کو ہملٹن صاحب
بہادر اجنٹ گورنر جنرل نے خلعت مہاراجگی کا منجانب گورنمنٹ
انگریزی مہاراجہ صاحب رگھوراج سنگہ جو دیو بہادر

چو کھنڈی مین مہاراجہ صاحب بسبب تنزل سلطنت دخل
نہین ہوئی مہاراجہ اجیت سنگہ نی سمت ۱۸۶۵ مین انتقال کیا تب
فرزند ارجمند جی سنگہ دیوجو دیو مسند آرای ریاست ہوئی اونکے
تین فرزند مہاراجہ بشناتھ سنگہ راو ایندر لچھمن سنگہ راو ایندر بلبھدر سنگہ
راو ایندر لچھمن سنگہ نے بتاریخ ۱۰ اساڑہ سمت ۱۹۱۸ مطابق دوم جولائی
۱۸۶۱ء بمقام چترکوٹ انتقال کیا اونکے فرزند بابو رام راج سنگہ
جو دیو بہادر شمشیر جنگ علاقہ مادھو گڑہ مین مسند نشین ہین
راو ایندر بلبھدر سنگہ جو دیو کے کوئی فرزند نرینہ نہین تھا دو لڑکیان
اونکی بیکانیر مین ساتھہ مہاراجہ سردار سنگہ کے بیاہی گئین ایک
لڑکی ساتھہ تخت سنگہ مہاراجہ جودہ پور کی بیاہی گئی مہاراجہ
جی سنگہ دیو کے وقت مین بتاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۸۱۲ء پہلا عہدنامہ
مابین سرکار انگریزی و سرکار ریوان منعقد ہوا جسکے روسے
ریوان حفاظت سرکاری مین آیا و بنای دوستی و اتحاد دونون
سرکار کے قائم ہوئی دوسرا عہدنامہ ۲ جون ۱۸۱۳ء مین قرار
پایا جسکے روسے عہدنامہ اول کا استحکام ہوا اور حق مالکانہ زمینداران

بادشاہ دہلی نواب قائم خان بنگش بارادۂ قلع وقمع چھتر سال روانہ
ملک بوندیل کھنڈ ہوا ہردی ساہ یہ خبر سنکر بے حصول مقصود واپس
اپنی دارالریاست کو چلا گیا ریوان دست تصرف بوندیلہ سے
محفوظ رہا مہاراجہ ابدہوت سنگہ نے سمت ۱۸۱۵ مین وفات پائی اونکے
فرزند مہاراجہ اجیت سنگہ مسند نشین ہوئے اونکے عہد ریاست مین
شاہ عالم بادشاہ نے ہنگام فوج کشی پورب مبارک محل بیگم کو کہ وہ
بھی اتفاقات سے حاملہ تھین واسطے قیام کے ریوان روانہ کیا
اور خود بدولت مع فوج روانہ بکسر ہوئے مہاراجہ اجیت سنگہ نے
مبارک محل کو مکند پور کی گڑھی مین ٹھہرایا وہان اونکے فرزند
تولد ہوا اونکا نام اکبر شاہ ثانی قرار پایا شاہ عالم جب پورب سے
واپس آئے ریوان کو تشریف لائے مہاراجہ اجیت سنگہ مع فوج
سنگوان تک پیشوائی کو گئے شاہ عالم مکند پور سے مع مبارک محل
و شاہزادۂ اکبر ثانی براہ چوگھنڈی روانہ دہلی ہوئے مہاراجہ اجیت سنگہ
جاجمئو تک ہمرکاب گئے وہان بادشاہ نے خلعت فاخرہ مع موضع
چوگھنڈی دیکر مہاراجہ اجیت سنگہ کو رخصت فرمایا مگر موضع

تانسین قوال کو کہ اپنے فن کا یکتا تھا بطور تحفہ دربار شاہی
روانہ کیا بادشاہ تانسین کی ہنرمندی سے بہت راضی ہوا
اور مہاراجہ رام سنگہ نے وقت تعمیر قلعۂ الہ آباد بڑی کوشش
امداد کی اوسکے صلہ مین اکبر شاہ نے مہاراجہ صاحب کو چار قب اور
قبضۂ شمشیر مرصع مع کٹار و خلعت گران بہا و خطاب مہاراجہ بہادر
عنایت فرمایا مہاراجہ رام سنگہ اوسوقت ممالک شرقی کے بڑے
سپہ سالارون مین شمار کیے جاتے تھے بکرمادت بیاگھ دیو سے
۲۴ پشت سمت ۱۶۰۰ مین مسند نشین ہوئے اور ریوان مین اپنا
دارالریاست قرار دیا، ۲ پشت سمت ۱۶۶۷ مین ابدھوت سنگہ
بعمر چھہ مہینے کے مسند نشین ہوئے اوسوقت مین ہردی ساہ
پسر چھیتر سال بوندیلہ رئیس پنا نے فوج کثیر سے ریوان کا محاصرہ
کیا فوج اوسکی دروازۂ شمالی تک جسکو گنگا پور کہتے تھے پہونچ گئی
سرداران دربار ریوان نے فوج کو دروازہ سے آگے بڑھنے نہ دیا
اس سے وہ دروازہ بنام بوندیلہا مشہور ہوا ابتک اسی نام سے
مشہور تھا ۱۸۶۵ء مین منہدم ہوا ہنگام محاصرۂ ریوان حسب الحکم

مہاراجہ بیر بھان دیونے بسر و چشم قبول کیا اور بیگم صاحبہ کو مکندپور کی گڑھی مین کہ اوس زمانہ مین گرد گڑھی کے بڑا جنگل ساگون کا تھا لاکر مقیم کیا ہمایون بادشاہ بیگم صاحبہ کو چھوڑ کر آگے روانہ ہوئے یہان کی آب و ہوا بیگم صاحبہ کی موافق مزاج نہ آئی ہفتہ عشرہ مین طبیعت مرکز اعتدال سے باہر ہوئی ناچار بیگم صاحبہ نے مہاراجہ بیر بھان سے کہلا بھیجا کہ یہان کی آب و ہوا موافق ہماری طبیعت کے نہین ہمکو ہمایون شاہ کے پاس بھجوادو بیر بھان دیو نے بخیال نقصان حمل بیگم صاحبہ کو ہمراہ جمعیت مناسب براہ ملک بوندیل کھنڈ بڑی جلدی کی ساتھ روانہ کیا مقام امرکوٹ علاقہ مارواڑ مین ہمایون سی ملاقات ہوئی معتمدان بیر بھان نے وہان تک بیگم صاحبہ کو پہونچایا اوسی مقام مین جلال الدین محمد اکبر شاہ پیدا ہوی مہاراجہ بیر بھان کے فرزند ارجمند مہاراجہ رام سنگھ بعد وفات اپنی والد کے مسند نشین ہوئے شاہنشاہ اکبر کے وقت مین اونکو بڑا عروج اور تقرب حاصل ہوا جلوس اکبر شاہ سے ساتوین برس مہاراجہ رام سنگھ نے

اطاعت اور سلطان وقت سے بغاوت نہین کی بسبب اطاعت
و حاضر باشی کے کبھی کسی بادشاہ کے خراج گذار بھی نہین ہوئے
مہاراج بیر بھان دیو ۱۹ پشت سمت ۱۵۵۵ مین مسند نشین ہوئے
اوسی سال مین علاقہ سوہاگپور اپنے بھائی سوہاگدیو کو عطا کیا
سمت ۱۵۶۵ مین راگھوجی بھوسلا راجہ ناگپور اوسپر قابض ہوا سمت ۱۸۷۶ مین
قبضہ اقتدار گورنمنٹ انگریزی مین آیا سمت ۱۹۱۶ مین حق بحقدار
پونہچا یعنی علاقہ سوہاگپور گورنمنٹ انگلشیہ سے بجلدوی خیرخواہی
جناب مہاراجہ صاحب رگھوراج سنگہ جو دیو بہادر کو عطا ہوا
بیر بھان دیو کے عہد مین ہمایون شاہ بادشاہ متصل دریای
کرمناسا کے شیر خان پٹھان سے ہزیمت اوٹھا کر براہ جہاڑ کھنڈ
روانہ مغرب ہوئے اثنای راہ گرد نواح باندھوگڑھ مین مہاراجہ
بیر بھان دیو سے ملاقات ہوئی ہمایون شاہ نے سرگذشت اپنی
بیان کی اور بیر بھان کو اپنا عقیدت مند مخلص جانکر کہا کہ بادشاہ بیگم
حاملہ ہین ایسے سفر مین کہ فی الحقیقۃ سفر ہی متحمل تکلیف کی نہونگی
اگر مناسب جانو تو اپنے علاقہ مین تا وضع حمل بادشاہ بیگم کو رہنے دو

آئے بعد فراغت تیرتھ پراگ و کاشی و گیا وغیرہ ہنگام واپسی
مقام چترکوٹ مین کہ وہ بھی معبد ہنود ہی رونق افروز ہوے وہان کنک دیو
راجہ ترہوان کی دختر رتن ہتی سے شادی کرکے کچھ روز مقام
چترکوٹ مین مقیم رہے اسی اثنا مین راجہ ترہوان یعنی کنک دیو
نے انتقال کیا چونکہ اوسکے رتن ہتی کے سوا کوئی وارث نہ تھا
ملک مقبوضہ کنک دیو یعنی گہورا مہاراج بہاگ دیو کی قبضہ مین آیا
زان بعد اونے ملک بہی جہان اب بگھیل کھنڈ آباد ہی اپنی قوت بازو
سے فتح کیا اور اپنے راج کو کالپی سے چنار گڈہ تک وسعت دی
اونکی اولاد بگھیل مشہور ہوئی اور ابتک اسی نام سے مشہور ہین
پرسنگہ دیو نے جو بہاگ دیو سے اٹھارہوین پشت مین ہین
برسنگہ پور آباد کیا اونکے عہد مین اس ریاست کے حدود اربعہ شرقی
بہار غربی دہسان ندی شمالی سئی ندی جنوبی بودھہ کہنی اس
ریاست کا خاصہ ہی کہ بادشاہ وقت کے مطیع و فرمانبردار اسکے
رئیس ہوتے آئے ہین اسی سے وقت ترقی بادشاہ انکی ترقی
اور وقت ضعف سلطنت ضعف ریاست ہوتا آیا کبھی اپنی ہمسری

عام پیدا ہوا تب بصلاح رئیس گورنمنٹ انگریزی کے یہ تجویز ہوئی
کہ کچھ علاقہ بنام جہلاور راولا و ظالم سنگہ کو دیا جاوی لہذا
ازروی عہدنامہ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۸۳۸ء سترہ پرگنہ جمعی ۱۲ لاکھ
روپیہ مدن سنگہ کو دیے گئے ۱۸۵۷ء مین فوج کوٹا کنٹنجنٹ نے
صاحب پولٹکل اجنٹ اور اونکے دو بیٹون کو مار ڈالا مہاراو نے
چشم پوشی کی اس وجہ سے ۱۷ ضرب سلامی سے ۱۳ ضرب کی گئی
مگر ۱۸۶۷ء مین سلامی ۱۷ ضرب پھر بحال ہوئی مہاراو کو سند
متبنی ملی مہاراو رام سنگہ نے انتقال کیا اب انکی فرزند مسند نشین ہین فقط

ریوان نمبر ۲۱

یہ خاندان عالیشان بہت قدیم ہی برمہ چولک سی کرن بہادر تک
چولک مشہور رہے سولنگ دیو پسر کرن سا ہی بیر دھج تک
سولنکی نام سے ملک گجرات مین حکمرانی کرتے تھے مہاراج بیر دھج
کے دو فرزند ہوئی ۱ بیاگھ دیو ۲ سنگہدیو بیاگھ دیو مہاراج سمت ۱۳۱۴
مین ریاست گجرات اپنے چھوٹی بھائی کو سپرد کر کے خود مع فوج
و محلات زنانہ بارادت زیارت مقامات متبرکہ مذہبی ممالک شرقی کو

متعلق ظالم سنگہ اور اوسکی اولاد کی رہے اور سرکار ہو لکر سے ظالم سنگہ کو چار ضلع ملے تھے وہ اوسکے واسطے بطور انعام دائمی کی دیے گئے اون اضلاع کو ظالم سنگہ نے باصرار تمام شامل ریاست کوٹہ کر دیا امید سنگہ کی زندگی تک ظالم سنگہ اچھی طرح سے ریاست کا منتظم رہا سنہ ۱۸۲۰ء مین امید سنگہ نے وفات پائی کشور سنگہ جانشین ہوے اور حکومت اپنے اختیار مین لینے کا ارادہ کیا یہان تک کے نوبت جنگ کی پہنچی جس مین کشور سنگہ نے شکست کھائی بعد اوسکے گورنمنٹ انگریزی نے فیصلہ کیا کہ کشور سنگہ کو ایک لاکھ چونسٹھہ ہزار روپیہ ملا کرے اور انتظام واسطے دوام کی ظالم سنگہ اور اوسکے ورثا کے اختیار مین رہے ظالم سنگہ کارپرداز سنہ ۱۸۲۴ء مین فوت ہوا اوسکا فرزند مادھو سنگہ جانشین اوسکا کارپردازی مین ہوا سنہ ۱۸۲۸ء مین کشور سنگہ رئیس نے انتقال کیا بعد اونکے مہاراو رام سنگہ برادر زادہ کشور سنگہ جانشین ہوے اور مادھو سنگہ کارپرداز بھی مرا اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا مدن سنگہ کارپرداز ہوا سنہ ۱۸۳۴ء مین فیمابین رام سنگہ رئیس و مدن سنگہ کارپرداز تکرار ہوئی اندیشہ بلوائی

امیرالامرا مہاراج دہراج راج راجیشر مہاراجہ راجگان نندسنگہ مہندربہادر نائٹ گرانڈ کمانڈر آف دی موسٹ ایگزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا لکھے جاتے ہین +

کوٹہ نمبر ۲۰

دارالریاست ہاڑوتی دریای چنبل کے شرقی کناری پر آباد ہے رقبۂ ریاست پانچہزار میل مربع آمدنی سالانہ ۲۵ لاکھ روپیہ ہے جس مین ایک لاکھ ۴۸ ہزار سات سو بیس روپیہ بابت خراج اور دو لاکھ روپیہ بابت مصارف فوج سرکار انگریزی مین دیاجاتا ہے فوج مین پندرہ سو آدمی ہر قسم کے رکھنے کی اجازت ہی قوم رئیس ہاڑا راجپوت مہاراؤ کہلاتی ہین کوٹہ بوندی کا ایک ہی خاندان ہی جنگ بہادرشاہ و اعظم شاہ پسران عالمگیر سے یہ خاندان ناموری پیدا کرنے لگا تخمیناً دواڑھائی سو برس سے یہ ریاست بوندی سے راناے اودیپور نے علحدہ کر دی اول عہدنامہ سرکار انگریزی کا ۲۵ دسمبر ۱۸۱۷ء مین امید سنگہ سے بتوسل ظالم سنگہ کارپرداز منعقد ہوا جس مین یہ شرط بھی تھی کہ انتظام ریاست

انرو ہی سند مرقومہ ۲۰-اکتوبر ۱۸۱۵ء کے پرگنہ جھیلی و بیگمات
چگست گڈھ سرکار سے پایا ہی اور ۲۸ ستمبر ۱۸۲۳ء کو ایک سند
مہاراجہ کو عطا ہوئی جسکے رو سے علاقہ قدیم و جدید پر اوسکی
اطمینان کی گئی ۵ مئی ۱۸۶۲ء کو ایک سند ملی جسکی رو سے اختیارات
کلی علاقہ قدیم و جدید مع اختیار موت فی زندگی دی گئی اس خاندان سے
کوئی عہدنامہ نہیں ہوا بعوض خیر خواہی ۱۸۵۷ء پرگنہ نارنول
جسکی دو لاکھ روپیہ کا مہاراجہ نرندر سنگھ کو واسطے دوام کے
اس شرط پر ملا ہی کہ جب کوئی غنیم یا مفسدہ عام پیش آوے
تو مہاراجہ فوج اور مشورہ سے مدد دے رقبہ اس ریاست کا ۱۲۴۵
میل مربع آمدنی ۴۰ لاکھ روپیہ ہی مہاراجہ نرندر سنگھ کو یکم نومبر
۱۸۶۱ء کو خطاب ستارہ درجہ اول ملا ہی اور ۵ مارچ ۱۸۶۲ء
سند متبنی عنایت ہوئی ۱۴ نومبر ۱۸۶۲ء کو مہاراجہ نرندر سنگھ نے
انتقال کیا اب اونکا فرزند جانشین ہی سو نفر سوار واسطے کارروائی
حکام کے بطور کنٹنجنٹ دیتے ہین ۱۷ ضرب سلامی مقرر ہی
تحریرات سرکاری مین فرزند خاص دولت العالیہ انگلشیہ منصور الزمان

احمد نگر ایدر سے متعلق ہوا کیونکہ سابق اوسی سے متعلق تھا مہاراجہ
تخت سنگہ اب رونق افروز مسند ریاست ہین ۱۸۵۷ء مین خیرخواہ
رہے اونکو اختیار متبنی دیا گیا ۷ ضرب سلامی پاتی ہین خطاب
اونکا استار ہند اول ہی القاب سوستی سری جو دیپور سبھتھان
سدہس سری مہاراجہ دہراج راج راج ایسر سری مہاراجہ تخت سنگہ جی
بہادر ہی شادی مہاراجہ تخت سنگہ اور راونکے دو فرزند کنور کشور سنگہ
و کنور محبت سنگہ کے خاندان ایوان ہین بتاریخ ۵- مارچ ۱۸۶۵ء
مطابق سمت ۱۹۲۱ ہوئی فقط

پٹیالہ نمبر ۱۹

سکھون کی ریاست مین سب سے بڑی ریاست ہی رئیس قوم جاٹ
مذہب نانک شاہی رکھتا ہی چودھری پھول نامی اس خاندان کا
مورث اعلی ہے اوسکے دو فرزند تھے تلوکا اور راما دوسرے
فرزند کی اولاد سے رئیس حال ہین پانچ پشت سے یہ خاندان راجہ
کہلاتا ہے یہ خاندان احمد شاہ ابدالی کا مورد مراحم تھا اور عہد
دولت انگلشیہ مین مصدر عواطف خسروی ہی راجہ کرم سنگہ نے

پھر حفاظت انگریزی مین آیا اور خراج سیندھیا گورنمنٹ انگریزی
کی طرف عائد ہوا بعد اس عہدنامہ کے چتر سنگہ نے وفات پائی
تب مان سنگہ اوسکے والد نے دیوانگی وانسمتہ چھوڑکر حکومت
اختیار کی مان سنگہ نے ۱۸۴۳ء مین وفات پائی اور کوئی وارث
اصلی یا متبنی اوسکا موجود نہ تھا پس مسند نشینی حسب قاعدہ اوس
خاندان کے دو خاندان پر منحصر رہی ایک ایدر دوسرا احمد نگر دونون
مقام احاطہ بمبئی مین ہین اب یہ بات سرداران جودھپور و اہلکاران پر
منحصر ہوئی کہ ان دونون مین سے جسکو چاہین اپنا حاکم قرار
دین سب نے تخت سنگہ رئیس احمد نگر کو پسند کیا پس تخت سنگہ مع
اہل و عیال طلب ہوی تخت سنگہ جودہپور مین آئے اور جسونت سنگہ
اپنے فرزند کو احمد نگر مین چھوڑکر بیان کیا کہ پرتھی سنگہ حاکم سابق
نے جسونت سنگہ کو متبنی کیا تھا اور وہین بطور کارپرداز کارروائی
کرتا تھا تحقیقات سے اوسکے خلاف ثابت ہوا اور از روے
رواج راجپوتانہ و گجرات و دھرم شاستر کے جب اوسنے حکومت
جودہپور اختیار کی تو اوسکا استحقاق احمد نگر مفقود ہوگیا اسوجہ سے

سدہس سری مہاراجہ دہراج راج راج ایند رمہاراج دہراج سری مہاراج سوائی رام سنگہ جی بہادر ہے ؎

جودہ پور نمبر ۱۸

دارالریاست مارواڑ ہی رقبہ ۳۵۶۷۲ میل مربع آمدنی ساڑھے سترہ لاکھ روپیہ ہی خراج سرکاری ۹۸ ہزار روپیہ اور خرچہ فوج ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ دیا جاتا ہی کُل فوج چھہ ہزار آدمی سے زیادہ نہین بانی اس ریاست کا جودھا نامی اولاد راجپوتان راٹھور قنوج سے ہی اوسی نے شہر جودہ پور آباد کیا یہ ریاست باج گزار شاہان مغلیہ تھی فوج شاہی مین اچھے اچھے سپہ سالار اس خاندان کے ہوئے ہین اول عہدنامہ سرکار انگلشیہ سے مہاراجہ مان سنگہ نے ۲۲ دسمبر ۱۸۰۳ء مین کیا جب اوسنے مدد ہولکر کو دی وہ عہدنامہ منسوخ ہوا پھر اوسکو امیر خان نے ایسا تنگ کیا کہ وہ دانستہ دیوانہ بن گیا بعد کوچ کرنے امیر خان کے جودہ پور مین مان سنگہ کا بیٹا چھتر سنگہ ۱۸۱۷ء مین حاکم ہوا اوسکے ساتھ ۱۳ جنوری ۱۸۱۸ء مین عہدنامہ ہوا جسکی روسے جودہ پور

ریاست سے راضی نہ تھے بعد وفات جگت سنگھ ۲۵ اپریل سنہ ۱۸۱۹ء
کو مہاراجہ جے سنگھ پیدا ہوئی آونکو سب سرداروں اور گورنمنٹ انگریزی
نے وارث ریاست منظور کیا مہاراجہ جے سنگھ نی سنہ ۱۸۳۵ء مین وفات
پائی اوسوقت مہاراجہ رام سنگھ رئیس حال دو برس کے تھے اوسوقت مین
یہ تجویز ہوئی کہ تا سن بلوغ مہاراجہ ایک کونسل پانچ سرداروں کی ماتحت
صاحب پولٹکل اجنٹ مقرر ہوا اونکی رائے سے کام ریاست کرے
یہ محکمہ پنج مصاحب کہلاتا تھا سنہ ۱۸۵۲ء مین مہاراجہ صاحب کو
ریاست سپرد ہوئی مہاراجہ صاحب نی سنہ ۱۸۵۷ء مین بڑی خیرخواہی
سرکار کی کی اوسکے عوض مین پرگنہ کوٹ قاسم بشرط بحالی
انتظام مالگزاری گورنمنٹ عطا ہوا اور سند متبنی عنایت ہوئی
رئیس بہت ہوشیار اور رفاہ رعایا پر مستعد ہین مہاراجہ رام سنگھ جی
کی اول شادی جودھپور مین اور دو شادیان ریوان مین ہوئی
ہین ۱۷ ضرب سلامی ملتی ہی اور خطاب اسٹار ورجہ اول سرکار سے
ملا ہی فوج مہاراجہ صاحب مین ۵۱۴۵ سوار ۶۰۲ پیادہ ۰۹۹۵
ناگہ اور ۵۲۴ گولنداز ہین القاب سوائی سرمجا جی ...

راجہ بڑے نامی افسر فوج شاہنشاہ دہلی مین رہے اور ہر ایک نے
کام نمایان کئی وقت اخیر مین جی سنگہ سوائی کہ نہایت عقیل و ذہین اور
ہیئت و نجوم مین مشہور عالم تھا اوسنے محمد شاہ پادشاہ کی عہد
مین ۲۰ لاکھ روپیہ خرچ کر کے بنام محمد شاہ بادشاہ رصد بنوائی
جی پور شہر آباد کیا جسکا نظیر ہندوستان مین نہین وہ ۱۱۵۱ ہجری
مین فوت ہوا پہلا عہدنامہ سرکار انگریزی مہاراجہ جگت سنگہ
سے بتاریخ ۱۲ دسمبر ۱۸۰۳ء مین ہوا اور دوسرا عہدنامہ ۱۸۱۸ء
مین منظور کیا گیا اوسی سال مین جگت سنگہ کی وفات پائی
کوئی اولاد نہ تھی لہذا یہ تجویز ہوئی کہ موہن سنگہ ...
بعید رئیس قرار دیا جاوے حالانکہ دستور اس ریاست کا یہ ہی ک...
جب اولاد اصلی نہو خاندان راجاوت سے کسی کو مسند نشین...
کرین راجاوت اولاد کلان پر تھی راج مورث اعلی جی پور...
ہی سوا اوسکے دوسری اولاد پر تھی راج کو کہ بارہ[۱۲] ہین مسند نشین...
نہین پہونچتی چنانچہ اونھین بارہون کے نام سے بارہ[۱۲] ک...
مشہور ہین اسی وجہ سے اکثر سرداران و برادران موہن سنگہ...

نصرت جنگ ناظم مناظم صوبہ بنگ القاب ہی

جی پور نمبر ۱۷

دارالریاست ملک دھونڈھار ہی پہلے دارالریاست آمیر تھا رقبہ اسکا پندرہ ہزار میل مربع ہی آمدنی سالانہ ۴۷ لاکھ ہی چار لاکھ روپیہ سالانہ خراج سرکار انگریزی مین یاجاتا ہی حد شرقی ریاست کی بھرت پور جنوبی کرولی غربی اجمیر شمالی ماچھری بانی اس ریاست کا دھولا رای کچھواہہ اولاد کش فرزند ثانی راجہ رام چندر سے ہی دھولارای کی ۱۳ پشت مین سب سے پہلے راجہ بھگوانداس کچھواہہ نے اطاعت خاندان تیموریہ کی زمانہ اکبرشاہ مین اختیار کی اور منصب پنجہزاری سے سرفراز ہوا سنہ ۹۹۸ ہجری مین فوت ہوا اکبرشاہ نے بڑا افسوس کیا بعد اوسکے اوسکے بیٹے مان سنگہ نے اکبرشاہ کے حضور سے خطاب راجگی و منصب پنجہزاری حاصل کیا اور تمام عمر بادشاہی خدمتگزار رہا آخر منصب ہفت ہزاری اور خطاب فرزندی سے سرفراز ہوکر سنہ ۱۰۲۹ ہجری مین فوت ہوا الغرض اس خاندان کے

اوسکا چھوٹا بھائی **سیف الدولہ** جانشین ہوا اوسکی وقت مین
سب ملک مین تسلط انگریزون کا ہوگیا ۴۱ لاکھ ۸۶ ہزار ایک سو
اکتیس روپیہ سالانہ واسطے خرچ کے اوسکو ملنے لگا سنہ ۱۸۱۰ع مین
سیف الدولہ مرگیا بجای اوسکے اوسکا بھائی **مبارک الدولہ**
مسند نشین ہوا اوسکے عہد مین ۳۱ لاکھ ۸۱ ہزار ۹ سو ۱۹ روپیہ
سالانہ واسطے خرچ کے مقرر ہوا اب صوبہ داری برای نام رہ گئی
سنہ ۱۲۳ ہجری مین مبارک الدولہ نے انتقال کیا بجای اوسکے
نظام الملک رئیس ہوا وہ بھی سنہ ۱۲۳۵ ہجری مین فوت ہوا اوسکے
بعد اوسکا بیٹا سید **زین الدین علی خان** رئیس ہوا اور سنہ ۱۲۳۷ ہجری
مین فوت ہوا اوسکے بعد سید **احمد علیخان** پسر نظام الملک
مسند نشین ہوکر فوت ہو بعد اوسکے اوسکا بیٹا ہمایون جاہ
رئیس ہوکر سنہ ۱۲۵۴ ہجری مین وفات پائی اونکے **فرزند**
منصور **علی خان** نصرت جنگ مسند نشین رئیس حال ہیں
۱۲ لاکھ روپیہ سالانہ پاتے ہین ۱۹ ضرب سلامی ملتی ہے
محسن الدولہ منتظم الملک نواب فریدون جاہ سید منصور

دربار شاہ دہلی مین پیدا کیا تھا عداوت قائم کی ۹ فروری ۱۷۵۷ء
کو فیما بین انگریزون اور سراج الدولہ کے صلح نامہ ہوا پھر ۲۳
جون ۱۷۵۷ء کو پلاسی مین لڑائی ہوئی جس مین سراج الدولہ
نے شکست پائی یہی ابتدا او ربنیاد سلطنت عظیمہ انگلشیہ کی
ہندوستان مین ہے اوسکے بعد انگریزون نے **میر جعفر علی خان** کو
جو نائب صوبہ اوڈیسہ تھا صوبہ دار مقرر کیا اوسنے ملک مین
زیادہ ستانی شروع کی اور نالائق آدمیون کی صلاح مین آگیا
اوسکو معزول کرکے اوسکے داماد **میر قاسم علی خان** کو ۱۰
ستمبر ۱۷۶۰ء مین صوبہ دار کیا اوسنے بھی انگریزون سے محصول
پرمٹ مین تکرار کی چند انگریزون کو مار کر دہلی کی طرف چلا گیا
وہان ۱۷۷۷ء مین غریبانہ مر گیا جب میر جعفر علی خان معزول
نے سوای مبلغان سابق کے پانچ لاکھ روپیہ ماہواری انگریزونکو
دینے کا اقرار کیا اوسکو حاکم بنایا ماہ جنوری ۱۷۶۵ء مین
میر جعفر علی خان نے وفات پائی تب اوسکا بیٹا نجم الدولہ
مسند نشین ہوا اور ۸ مئی ۱۷۶۶ء کو وفات پائی اوسکے بعد

اوسنے سنہ ۱۱۱۶ ہجری مین بجناب مرشد قلی خان صوبہ داری
بنگالہ سرفراز ہوکر مرشد آباد کو آباد کیا اور سنہ ۱۱۳۹ ہجری مین فوت
ہوا اوسکی بعد اوسکا داماد موتمن الملک شجاع الدولہ شجاع الدین
محمد خان مرتبہ صوبہ داری سے سربلند ہوا ضعف سلطنت سے
بڑی خود سری پیدا ہو چلی آخر اوسنے سنہ ۱۱۵۲ ہجری مین انتقال
کیا بعد اوسکے بیٹا اوسکا علاء الدولہ سرفراز خان بہادر
حیدر جنگ مسند نشین ہوا جسکو بعد ایک برس دو مہینے کے
الہ وردی خان مہابت جنگ نے ریاست سے خارج کر دیا
الہ وردی خان مصاحب و مشیر کار شجاع الدولہ پدر علاء الدولہ کا
تھا وہ ۱۳ صفر سنہ ۱۱۵۳ ہجری مین علاء الدولہ کو مار کر قابض
ریاست ہوا اور ۹ رجب سنہ ۱۱۶۹ ہجری کو فوت ہوا اوسکی بعد
اوسکا نواسا سراج الدولہ غلام حسین خان بیٹا زین الدین احمد خان
ہیبت جنگ جو داماد اور بھتیجا الہ وردی خان کا تھا مہینہ
رجب سنہ ۱۱۶۹ ہجری مطابق سنہ ۱۷۵۶ء مسند نشین ہوا اوسنے انگریزون
سے کہ اوسوقت مین تجارۃً وارد تھے اور قدری ترشی اور توسل

سیواجی مذکور کے دو فرزند اول سمبھوجی عرف آپا صاحب دوسرا ساجی عرف بابا صاحب تھے بعد وفات سیواجی فرزند کلان یعنی آپا صاحب وارث اور جانشین ریاست ہوکر سنہ ۱۸۲۱ء میں کسی جنگ مین مارا گیا اوسکا فرزند خردسال تھا کہ وہ فوت ہوا لہذا مسند نشینی بابا صاحب کو پہونچی بابا صاحب نے بتاریخ ۲۹ نومبر سنہ ۱۸۳۸ء انتقال کیا اونکے فرزند سیواجی رئیس حال جانشین ہوئے ایام بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء مین خیر خواہ رہے اونکو اختیار متبنی بموجب سند مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء کے دیا گیا رقبہ ریاست گولاپور ۳۱۸۴ میل مربع آمدنی دس لاکھ روپیہ ہی فوج مین ۴۰۰ سوار ۸۰۰ پیادہ ہین رئیس کو ۱۹ ضرب سلامی سرکار انگریزی سے توقیراً عطا ہوتی ہے ❊

مرشد آباد نمبر ۱۶

دار الریاست ملک بنگالہ جسکی حد شمال نیپال اور بھوٹان حد شرقی آسام اور برھما جنوبی خلیج بنگالہ مغربی بہار صوبہ اوڈیسہ اور بہار بھی اسی سے متعلق تھا نواب جعفر خان امرای عالمگیری تھا

جانشین ہوا اوسنے سنہ ۱۷۶۱ء مین لاولد وفات پائی اوسکی بیوہ
مسماۃ جیاجی بائی نے ایک شخص مسمی سیواجی کو خاندان بھونسلا سے
متبنی کرکے وارث ریاست قرار دیا اور انتظام ملک اپنے اختیار مین
رکھا اوسکے عہد مین نہایت بدنظمی ہوئی جسکے باعث گورنمنٹ
انگریزی نے سنہ ۱۷۶۵ء مین فوج کشی کی آخرالامر بتاریخ ۱۲ جنوری
سنہ ۱۷۶۶ء جیاجی بائی کے ساتھہ عہدنامہ دوستی قرار پایا مگر خرچہ
فوج کشی کا جسکے دینے کا بائی نے وعدہ کیا تھا نہین دیا سنہ ۱۷۶۲ء
مین جیاجی بائی نے انتقال کیا اور بدنظمی بدستور باقی رہی لہذا
گورنمنٹ انگریزی نے سنہ ۱۷۹۲ء مین فوج کشی کی تیاری کی تب
سیواجی نے دوسرا عہدنامہ بتاریخ ۲۵ نومبر سنہ ۱۷۹۲ء واسطے
دینے نقصان سوداگرون کے منظور کیا بعدہ یکم اکتوبر سنہ ۱۸۱۲ء کو
راجہ گوالیور کے ساتھہ ایک اور عہدنامہ ہوا جسکی روسے اوسنے
وعدہ کیا کہ وہ کسی ریاست سے دشمنی نہین کرے گا اور جو تکرار
کسی ریاست سے پیدا ہوگی اوسکو واسطے تصفیہ کے سپرد ثالثی گورنمنٹ
انگریزی کرے گا سیواجی نے ۵۳ برس حکومت کرکے انتقال کیا

نارُو مین ایک عورت کو کئی مرد رکھتے ہین اسی سے اس ملک کو
تریا راج کہتے ہین وہان دستور ہی کہ حق وراثت خاندان اُناث کو
پہونچتا ہی یعنی جب کوئی رئیس مرے اوسکی اولاد ذکور تو کسی طرح
وراثت نہین پا سکتی مگر وہ بھائی جو دوسرے باپ سے پیدا ہوا ہو
وارث ہوگا اگر ایسا بھائی نہو تو ہمشیرہ زادہ کو یا ہمشیرہ کی دختر
کی فرزند کو وراثت ملے گی اور اسی طرح جو اولاد دختر سے ہوگا
اوسکو وراثت پونہچے گی اور اگر کوئی عورت صلبی خاندان مین
نہو تو دو یا سواے عورات رشتہ داران خاندان سے واسطے
پیدا کرنے وارث ریاست کے منتخب ہوتی ہین اور اونکا لقب پٹ ارلی اٹنگا
مقرر ہوتا ہے کیونکہ اٹنگا عورات منتخبہ کے رہنے کا مقام مخصوص ہے

گولاپور نمبر ۱۵

یہ ریاست احاطۂ بمبئی مین فرع خورد خاندان سیواجی راجہ ستارا سے
ہی راجہ رام پسر خرد سیواجی مذکور بانی خاندان گولاپور ہی راجہ رام کی
دو زوجہ تھین زوجۂ اول سے سیواجی بعد وفات راجہ رام اپنی پدر کے
مسند نشین ہوکر ۱۷۱۲ء مین فوت ہوا تب سمبھاجی پسر زوجۂ ثانیہ وسکا

تراونکور کے ہوگئی راجہ بالا پرمال کے ساتھہ عہدنامہ مرقومہ ۱۹۔
جون سنہ ۱۸۰۵ء واسطے رکھنے دو پلٹن انگریزی اوسکی سرحد پر قرار پایا
سنہ ۱۷۹۹ء مین راجہ رام وریا جانشین راجہ بالاپرمال کا ہوا وہ
سنہ ۱۸۱۱ء مین مرگیا اوسکی وارث لچھمی رانی ہوئی جسکو بموجب رسم
تراونکور کے اوسوقت تک اختیار حکومت کا ملا جب تک کوئی اولاد
نرینہ پیدا ہو سنہ ۱۸۱۲ء مین بعد اوسکے اوسکا بڑا بیٹا کہ صغیر السن تھا
جانشین ہوا مگر تا صغرسنی اوسکی ہمشیرہ بصلاح صاحب رزیڈنٹ
بہادر کار ریاست انجام دیتی رہی جب یہ سن بلوغ کو پہنچا حسب
دستور گدی نشین کیا گیا وہ سنہ ۱۸۴۶ء مین فوت ہوا اوسکا بھائی
مارتند وریا جانشین ہوکر سنہ ۱۸۶۰ء مین مر گیا اوسکے بعد اوسکا بھانجا
راما وریا جانشین ہوا راما وریا کو اختیار تبنیٰ از روی سند مورخہ
۱۱۔ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء کے حاصل ہے رئیس کی سلامی پہلے ۱۷ ضرب
تھی اب ۱۹ ضرب ہے رقبہ ریاست ۶۵۳ ہمیل مربع آمدنی
۴۲ لاکھہ ۸۵ ہزار روپیہ ہے فوج مین ۱۴۸۰ پیادہ ۳۰ گولنداز
۴ توپ مین اس ملک مین عورت مختار مربی اختیار خصوصا قوم

نصیر خان نے انتقال کیا اوسکا سوتیلا بھائی خداداد خان رئیس
ہوا اوسکے ساتھ فتح خان برادر شاہ نواز خان نے بمدد آزاد خان
والی خاران سے لڑائی کی مگر بباعث مدد انگریزی کے فتح خان
فتحیاب نہوا چار برس تک پچاس ہزار روپیہ سالانہ سرکار سے
دیا گیا مگر کچھہ مفید نہوا بسبب بدنظمی ریاست کے موقوف کیا گیا۔ ماہ مارچ
۱۸۶۳ء کو سرداران قلات نے خداداد خان کے چچازاد بھائی
شیردل خان کو حاکم قلات مقرر کیا مئی ۱۸۶۴ء مین شیردل خان
مارا گیا خداداد خان پھر حاکم قلات ہوا سرکار انگریزی نے بھی
اوسکی ریاست منظور کی اور دینا ۵۰ ہزار روپیہ سالانہ بشرط حفاظت
تار برقی موقوعہ علاقہ قلات منظور رہا خان ۱۹ ضرب سلامی پاتی ہین فقط

	ترا ونکور نمبر ۱۴	

اسکو ترا پالج بھی کہتے ہین دار الریاست اسکی تراوندرم ہی یہ ملک
راس کماری سے کوچین تک حد شرقی اوسکی ملیاگر پہاڑ جنوبی و غربی
سمندر ہی زمین اوسکی کوہستانی ما تحت احاطہ مندراج ہی سابق مین
ملک تراونکور کئی ریاست پر منقسم تھا رفتہ رفتہ تمام رئیس زیر حکم راجگان

جب لشکر انگریزی کابل سے واپس آیا ایک گروہ واسطے سزادہی خان مذکور روانہ قلات کیا گیا ۱۳- نومبر ۱۸۳۹ء کو محراب خان مارا گیا اوسکا بیٹا بھاگ گیا ملا حسین نائب قید ہوا فوج انگریزی کے ہمراہ ایک شخص شاہ نواز خان نامی مہابت خان معزول کردہ احمد شاہ کی نسل سے موجود تھا سرکار انگریزی نے شاہ نواز خان کو خان قلات قرار دیا بعدہ نصیر خان پسر محراب خان مقتول نے بلوہ کر کے شاہ نواز خان کو نکال دیا اور وکیل انگریزی متعینہ قلات کو قتل کیا مگر تاہم سرکار انگلشیہ نے براہ رحم دلی نصیر خان کو حکومت قلات پر منظور کیا اور ۶- اکتوبر ۱۸۴۱ء کو اوسکے ساتھ عہدنامہ اطاعت شجاع الملک و سرکار انگریزی قرار پایا پھر بتاریخ ۱۴ مئی ۱۸۵۴ء دوسرا عہدنامہ اوسکے ساتھ ہوا جسکی رو سے عہدنامہ سابق منسوخ ہو کر اطاعت سرکار انگریزی و مقابلہ دشمنان سرکار اور رد ظلم رعایای خان ممالک سرکاری سے قرار پایا اور پچاس ہزار روپیہ سالانہ سرکار انگریزی سے خان کو واسطے ... ۱۸۵۷

میل بجانب شمال اور اسی قدر بجانب مغرب سرحد ملک سندھ تک افغانستان اور بحیرۂ عرب کے درمیان پہاڑ اور بیابانون کی سلسلون سے مسلسل مشتمل ہی آمدنی اوسکی چالیس لاکھ روپیہ ہی یہان کا رئیس خان کہلاتا ہی عبد اللہ خان پہلا خان تھا جسنے سلطنت دہلی سے ابتدائی ۱۷۰۸ء مین آزادی حاصل کی بعد اوسکی نہال خان اوسکے فرزند کے عہد مین نادرشاہ نے ملک موقوعہ مغرب دریاے سندھ کو اپنی سلطنت مین شامل کرلیا بعد وفات نادرشاہ جب سلطنت فارس متفرق ہوئی قلات احمد شاہ کے ممالک محروسہ مین داخل ہوا احمد شاہ نے مہابت خان کو جو بعد نہال خان کی مسندنشین ہوا تھا معزول کرکے اوسکے چھوٹے بھائی نصیر خان کو رئیس مقرر کیا اوسکی حکومت بڑی زورآور تھی ۱۷۹۵ء مین اوسکا بیٹا محمود خان اور ۱۸۱۹ء مین اوسکا بیٹا محراب خان جانشین ہوا اوسکے ساتھ عہدنامہ دوستی بتاریخ ۱۸ مارچ ۱۸۳۹ء سرکار انگریزی مین ہنگام روانگی لشکر واسطے تخت نشینی شجاع الملک کے قرار پایا اس عہدنامے کو ملا حسین نائب خان قلات نے

آمدنی پچاس لاکھ روپیہ ہے مہاراجہ گلاب سنگھ ملازم پنجاب سنا
جمعدار تھے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے پاس سواروں میں نوکر
تھے رفتہ رفتہ یاوری قسمت سے بڑا فوج ہوئی مجاہد کو گرفتار
اکبر خان رئیس راجوری گلاب سنگھ کو علاقہ جموں واسطے سکونت
خاندان کے دربار لاہور سے ملا گلاب سنگھ نے وہاں سکونت اختیار
کر کے دربردہ اپنی حکومت اور بظاہر حکومت دربار لاہور راجپوتان
قرب وجوار پر قائم کی جب سرکار انگلشیہ نے پنجاب فتح کیا گلاب سنگھ
کے ساتھ عہدنامہ مورخہ ۱۶ - مارچ سنہ ۱۸۴۶ء منعقد ہوا جسکی
گلاب سنگھ کو ملک کشمیر و جموں مع ہزارہ دیا گیا اوسوقت سے گلاب سنگھ
رئیس مستقل قرار دیے گئے سنہ ۱۸۵۷ء میں گلاب سنگھ نے وفات پائی
بعد اونکے فرزند رنبیر سنگھ جانشین رئیس حال ہیں اونکو تاریخ
یکم نومبر سنہ ۱۸۶۱ء خطاب اسٹار درجہ اول ملا اور سند متبنی مورخہ
۵ - مارچ سنہ ۱۸۶۲ء عنایت ہوئی ۱۹ ضرب سلامی پاتے ہیں

قلات نمبر ۱۳

دارالریاست ملک بلوچستان ہے یہ ملک کنارہ مکران سے قریب جا

اونکے بعد رانا جوان سنگھ جانشین ہوئے جوان سنگھ کی دو شادیان
یکے بعد دیگرے خاندان ریوان مین ہوئین اگست سنہ ۱۸۳۸ء مین
جوان سنگھ لاولد فوت ہوئے اونکے ساتھ بگھیلی رانی یعنی دختر ریوان
ستی ہوئین بعد اونکے رانا سردار سنگھ مسند نشین ہوئے سردار سنگھ
شیر سنگھ سروپ سنگھ تینون بھائی تھے سردار سنگھ نے سنہ ۱۸۴۲ء مین
انتقال کیا اونکے کوئی فرزند نہین تھا شیر سنگھ بوجہ اختلال حواس
قابل ریاست نہ تھے اس لیے رانا سروپ سنگھ مسند نشین ہوئے
سروپ سنگھ نے ۱۷ نومبر سنہ ۱۸۶۱ء کو وفات پائی اونکے بعد مہارانا
سمبھو سنگھ جی نبیرہ شیر سنگھ رئیس حال مسند نشین ہوئے
پہلے ۱۷ ضرب سلامی تھی اب ۱۹ ضرب ہے اور سند متبنی بھی
ملی ہے سدھس سری اودے پور سبھ استھانی سدھس سری
مہاراجہ مہاراج سری ایکلنگ جی اوتار ہند کی سورج راجان کے
ملک مین مہارانا جی سری سمبھو سنگھ جی القاب خانگی ہے فقط

کشمیر نمبر ۱۲

دار الریاست اصلی سری نگر ہے رقبہ ریاست ۸۰۰۰۰ میل مربع

شادی کے رونق افروز اودے پور ہوے بعد فراغت شادی
بھسن تیج بیرو کوشش لال شنوبخش سنگه رئیس و یوراج نگر لال لراج سنگه نے
رئیس کھچیا ٹولہ کہ برادران خاندان دیوان سے ہین انا سرپ سنگه جی
دست خاص سے چاک فرمایا اطلاع اوسکی ذریعہ خریطہ صاحب
اجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا کو دی گئی بعد رانا امرا کے را
سنگه امر سنگه سنه ۱۷۱۶ء مین مسند نشین ہوئی اونکی بعد رانا جگت سنگ
سنه ۱۷۳۴ء مین مسند نشین ہوے انکے عہد مین باجی راو پیشو
ریاست اودے پور سے ایک لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ بابت چوتھ
ذان بعد سنه ۱۷۵۲ء مین رانا پرتاب سنگه اور سنه ۱۷۵۵ء مین انار
اور سنه ۱۷۶۲ء رانا ارسی مسند نشین ہوے اونکے وقت
اور ہولکر اور رئیس جودھپور نے بہت ملک بالیا
رانا ہمیر سنگه رئیس ہوے انکے عہد مین بھی بہت ملک
سنه ۱۸۰۱ء مین رانا بھیم سنگه مسند نشین ہوئی انکے
ریاست پر بڑی تباہی تھی آخر ۱۳ جنوری سنه ۱۸۱۸
انگلشیه سے عہدنامہ کیا بھیم سنگه نے سنه ۱۸۲۸ء مین

مسلمانون کے مقابلہ مین لکھا گیا اوسمین یہ شرط بھی تھی کہ راجگان جیپور و جودھپور مجاز قرابت خاندان اودےپور کے ہون گے بشرطیکہ جو لڑکا دختر اودےپور سے ہووے وہی وارث ریاست قرار دیا جاوے اس شرط کے اجرا مین جو آفات ملک راجپوتانہ مین مرہٹون اور پنڈارون کے ہاتھون سے نازل ہوئین شرح اونکی طوالت پذیر ۱۸۵۱ء مین رانا سروپ سنگہ جی نے اس شرط کی تجدید کا ارادہ کیا تفصیل اوسکی یون ہے کہ رانا سردار سنگہ متوفی کی دو بیٹیان تھین ایک لڑکی مہاراو رام سنگہ رئیس کوٹہ سے بیاہی گئی دوسری کی شادی جناب مہاراجہ صاحب رگھوراج سنگہ جودیو بہادر والی ریوان کے ساتھ قبل شادی کے رانا سروپ سنگہ نے ایک ایک اقرارنامہ رئیس کوٹہ و ریوان سے اس مضمون کا لکھا لیا تھا کہ اولاد دختر اودےپور باوجود ہونے اولاد کلان کے وارث ریاست متصور ہو گی چنانچہ اقرارنامہ کوٹہ کو صاحب اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے منظور نہین کیا اور اقرارنامہ ریوان جب آقاے نامدار واسطے

سیس معنی سر اور رایودھیا سنسکرت مین اجودھیا مولد و مسکن و
دار السلطنت راجہ رام چندر کو کہتے ہین معنی اس لفظ کے سر اجودھیا
ہوتے ہین یعنے جیسی نسبت سر کو تمامی اعضا سے ہی وہی نسبت
انکی قوم کو تمامی اقوام اجودھیا سے ہی دوسری یہ کہ پرتاب چند
مورث اعلی اس خاندان کا جو بعد وفات رام دیو راٹھور قنوجی کے
تمامی ہندوستان پر مستولی ہوا باج گزار و مورد مراحم نوشیروان شاہ
ایران کا تھا بعد وفات پرتاب چند ہر ایک متوسل اوسکا خود سر ہو گیا
تھوڑا ملک اوسکی اولاد کے پاس ہاتھ سے اوسکی اولاد ر
کہلانے لگی کیونکہ رانا لغت ہندی مین اوس راجہ کو کہتے ہین
جسکے ملک کم ہو تیسری یہ کہ اس خاندان والون نے اپنی ا
شاہان اسلام کو نہین دی اسی وجہ سے زمانہ دراز تک راجگا
اس خاندان سے متروک القرابت رہے رانا امر سنگہ معروف ا
برہما سے ۱۹۶ پشت مین ہین سنہ ۱۷۶ء مین مسند نشی
اودے پور ہوئے اونکے عہد مین فیما بین اودے پور و
ایک عہدنامہ بابت حفاظت و اعانت ایک و

...ند ۱۳۰۶۲۵۲ روپیہ ہی ازانجملہ دولاکھ روپیہ خرچہ فوج
...جنٹ گورنمنٹ انگریزی کو دیا جاتا ہی فوج ریاست مین
...۳۰۷ سوارہ ۲۴۳ پیادہ ۳۰۷ ضرب توپ ۲۲۳ گولنداز

اودیپور نمبر ۱۱

...دارالریاست ملک میواڑ ہی مہارانا اودی سنگھ جی نے اوسکو
آباد کیا حد شمال اس ریاست کی اجمیر شرقی کوٹا بوندی جنوبی
مالوہ مغربی سروہی ہی رقبہ ریاست ۱۲۶۱۴ میل مربع آمدنی
سالانہ ۴۰ لاکھ روپیہ ہی منجملہ اوسکے ۲ لاکھ روپیہ بابت خراج
اور پچاس ہزار روپیہ بابت خرچ فوج سرکار انگلشیہ مین
دیا جاتا ہی اور بعد منہائی رقم چھوٹندہ و مصارف مذہبی صرف
۱۴ لاکھ روپیہ داخل خزانہ ہوتا ہی یہ ریاست بہت قدیم
اور عالی خاندان ہی جملہ راجگان راجپوت اونکو بزرگ و رہنما ہندکا
سورج یعنی آفتاب ہند مانتے ہین ظاہرا انکے فخر او راعزاز
کی تین وجہ معلوم ہوتی ہی اول اینکا خاندان سورج بنس کا ہی جسکی نسبت
اولاد رامچندر جی سے کرتی ہین اسی سے انکی قوم کا عرف سیسودیا ...

معظمہ جانے ۔۔
حاصل کیا ۱۸۶۲ء مین جب
تب اونھون نے گورنمنٹ انگریزی مین درخواست کی کہ میری
غیبت مین کوئی امر جدید بھوپال مین اجرا نہو اوسوقت بیگم صاحبہ
سے کہا گیا کہ یہ امر غیر ممکن ہے مگر تاہم اونکو اطمینان دی گئی
بغیر ضرورت اہم کوئی ایسا حکم جاری نہوگا اور بداخلت بھی
انتظام ریاست مین نہین ہوگی اور گورنمنٹ انگریزی کی حفاظت
نسبت شاہجہان بیگم کے مبذول رہے گی سکندر بیگم صاحبہ کو
بجلدوی خیرخواہی ۱۸۵۷ء خطاب اسٹار درجہ اول اور ریر گن
بیرسیا کہ موروثی اوس خاندان کا تھا اور بالفعل اوس
بیدخلی تھی دوام کے واسطے بتاریخ ۲۷ - نومبر ۱۸۶۰ء عطا
اور ۱۱ - مارچ ۱۸۶۲ء سند متبنیٰ عنایت ہوئی غرض کہ بیگم
نے دین و دنیا دونون اچھی طرح سے حاصل کیا اور ۱۸۶
اس دار فانی سے انتقال فرمایا بعد اونکے شاہجہان
اونکی دختر مسند آرای ریاست ہین ۱۹ ضرب سلامی
سے ملتی ہین رقبہ ریاست بھوپال ۶۷۴۴ میل م

آخرکار فوجدار محمد خان کو اپنے عہدے سے مستعفی ہونا پڑا سکندر بیگم نے انتظام ریاست اپنے ہاتھہ مین لیا جو کہ خاندان بھوپال مین کوئی ایسا شخص نہ تھا جسکے ساتھہ شاہجہان بیگم کی شادی ہوتی لہذا ماہ جولائی ۱۸۵۵ء مین شاہجہان بیگم کی شادی بخشی باقی محمد خان ساکن بھوپال کے ساتھہ ہوئی اب یہ قرار پایا کہ شاہجہان بیگم رئیسہ بھوپال ہو اور اوسکا شوہر صرف برای نام نواب لکھا جاوی اور سکندر بیگم تا صغر سن شاہجہان بیگم کی کارپرداز رہے اس تجویز پر سکندر بیگم راضی نہین ہوئین اور تاحین حیات اپنی حکومت چھوڑنے مین عذر کیا گورنمنٹ انگریزی سے یہ عذر نہین سنا مگر شاہجہان بیگم نے خود اپنے حقوق ریاست تاحین حیات اپنی والدہ کے ترک کیئے ابتدای ۱۸۵۹ء مین سکندر بیگم حاکم اور رئیسہ بھوپال پھر مقرر ہوئین اور شاہجہان بیگم اونکی وارث مقرر ہوئین سکندر بیگم نے اچھی لیاقت کے ساتھہ انتظام ریاست کیا اور ہمیشہ اتحاد قلبی گورنمنٹ انگلشیہ کے ساتھہ رکھا اور حج بیت اللہ بڑی ناموری کے ساتھہ

اختیار انتظام ریاست دیا اور قدسیہ بیگم نے جاگیر اسلام نگر پائی
اور اس عہدنامے کو گورنمنٹ انگریزی نے بھی تصدیق کیا
تھوڑے دن بعد بوجہ نااتفاقی سکندر بیگم اپنی والدہ قدسیہ بیگم
کے پاس اسلام نگر کو چلی گئین بعدہ نواب جہانگیر محمد خان نے بتاریخ
۹ دسمبر ۱۸۴۴ء کو انتقال کیا اونھون نے قبل وفات ایک وصیت نامہ
اس مضمون سے تیار کیا تھا کہ دستگیر محمد خان پسر غیر منکوحہ میرے بعد امیر ہو
جانشین ہو اور میری دختر شاہجہان بیگم جو بطن سکندر بیگم سے ہے
کسی اولاد صلبی اور صلبی وزیر محمد خان سے بیاہی جاوے
مگر اس وصیت نامے پر کچھ التفات نہوا گورنمنٹ انگریزی نے
جس طرح مسند نشینی سکندر بیگم کی بعد وفات نواب نذر محمد خان
منظور کی تھی مسند نشینی شاہجہان بیگم کی بھی منظور کی اور
پایا کہ جو شوہر شاہجہان بیگم کا خاندان بھوپال سے باین
کہ دونون شاخین غوث محمد خان اور وزیر محمد خان
وہی رئیس بھوپال ہوگا بالفعل فوجدار محمد خان برادر
بشرکت سکندر بیگم کارپرداز رہے یہ تجویز جب

کارپردازی باختیار قدسیہ بیگم کے رہے اور میر محمد خان سکندر بیگم
دختر نواب نذر محمد خان سے شادی کرکے میر محمد خان نے چاہا کہ اپنی
حکومت ظاہر کرے مگر کارپردازاوسکو مانع آئے تب اوسنے شادی سے
انکار کیا اور چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر ملنے پر راضی ہوا اب
سرداروں کی یہ تجویز ٹھہری کہ جہانگیر محمد خان پسر خورد
امیر محمد خان جانشین ہون اور اونھین کے ساتھ سکندر بیگم
کی شادی ہو چنانچہ بتاریخ ۸۔ اپریل ۱۸۳۵ء شادی ہوگئی
مگر تو بھی تکرار باہمی رفع نہوئی جہانگیر محمد خان بذاتہ مسند نشین ہونے
اونکی خوشدامن قدسیہ بیگم چاہتی تھین کہ بالکلیہ اختیار میرے
ہاتھ سے نجانے پاوے سکندر بیگم اپنی حکومت چاہتی تھین
آخر کار ۱۸۳۶ء مین فیمابین جہانگیر محمد خان اور قدسیہ بیگم کے
سرکشی ظاہر ہوئی جس مین جہانگیر محمد خان نے شکست پائی
لیکن سرکشی جانبین سے قائم رہی ناچار فریقین نے مداخلت
گورنمنٹ انگریزی کی خواہش کی اور ایک عہدنامہ دونون کے
درمیان بتاریخ ۲۹۔ نومبر ۱۸۳۷ء تحریر ہوا جسکی رو سے جہانگیر محمد خان

باص ۱۱۱٫۱
نے اپنی خوش تدبیری و جوانمردی سے ایسا زیر کیا کہ براے نام
اوسکی نوابی رہی انتظام ملک مین کچھہ اختیار نہین تھا وزیر محمد خان
غوث محمد خان کی حین حیات اچھی طرح قابض ریاست رہا اور ہمیشہ
دوستی گورنمنٹ سے چاہتا تھا ہنوز وہ دوستی پختہ نہوئی تھی
کہ ۱۸۱۶ء مین وزیر محمد خان فوت ہوا اوسکے دو فرزند تھے بڑا
امیر محمد خان جو عیاشی کے سبب سے ریاست سے دست بردار ہوا چھوٹا
نذر محمد خان جو بعد اپنے باپ وزیر محمد خان کے مسند نشین ہوا
اور اوسکی شادی قدسیہ بیگم دختر غوث محمد خان کے ساتھہ ہوئی
نواب نذر محمد خان اور سرکار انگلشیہ کے درمیان پہلا عہدنامہ بتاریخ
۱۳ - اکتوبر ۱۸۱۷ء کو منظور ہوا فوجدار محمد خان پسر غوث محمد خان
یعنی قدسیہ بیگم کا بھائی نواب نذر محمد خان کا سالا ہشت
تھا اتفاقا اوسنے پستول چلایا گولی نذر محمد خان کے لگی جس
سے وہ ہلاک ہوے اونکی صاحبزادی موسومہ سکندر بیگم
قدسیہ بیگم سے تھین تب یہ صلاح ٹھہری کہ نذر محمد
جانشین میر محمد خان پسر کلان امیر محمد خان مقرر

بعد دوست محمد خان کے حاکم اوس علاقے کا مقرر کیا تھا دوسرا
یار محمد خان جسکی جانب داری نظام دکن نے کرکے حاکم بھوپال
بنایا سلطان محمد خان مجبور ہوکر ریاست سے دست بردار ہوا یار محمد خان
کے چار بیٹے تھے فیض محمد خان یسین محمد خان
حیات محمد خان شریف محمد خان جب یار محمد خان
مرا اوسکا بڑا بیٹا فیض محمد خان گیارہ برس کی عمر مین مسند نشین
ہوا اوس وقت مین از سر نو سلطان محمد خان نے دعوی ریاست
پیش کیا تا اینکہ نوبت لڑائی کی پہونچی سلطان محمد خان نے
شکست پائی اور راٹھہ گڑھ کے ملنے پر کل ریاست سے دست بردار
ہوا فیض محمد خان بعد حکومت ۲۹ برس کے لاولد فوت ہوا
بجاے اوسکے یسین محمد خان اوسکا بھائی مسند نشین ہوکر
تھوڑے دن بعد وہ بھی لاولد فوت ہوا اوسکے بعد حیات محمد خان
اوسکا بھائی مسند نشین ہوا لیکن حکومت اوسکی ضعیف باختیار
مصاحبین رہی اوسکے بعد اوسکا بیٹا غوث محمد خان
مسند نشین ہوا لیکن اوسکو وزیر محمد خان پسر شریف محمد خان

ہولکر خورد سال کو مسند نشین کیا اس رئیس نے ۱۸۵۲ء مین جب
سن بلوغ حاصل کیا اوسکے سپرد تمام امورات ریاست ہوئے مہاراجہ صاحب
کو سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء عنایت ہوئی اور خطاب درجہ
اول اسٹار ملا ۱۹ ضرب سلامی ہر ایک مقام مین اور ۲۱ ضرب
اپنے علاقے کے اندر پاتے ہین آمدنی ملک ہر ایک قسم کی
۳۰ لاکھ روپیہ سالانہ ہی خرچ قریب دو لاکھ کے ہوگا ایک لاکھ
۱۹ ہزار ۷۲ روپیہ سرکار انگریزی کو خرچہ فوج دیتے ہین ۶۳۵۰
پیادہ ۳۰۰۰ سوار ۲۴ توپ ۵۰۰ گولندازفوج مین ہین فقط

بھوپال نمبر ۱

یہ ریاست ملک مالوہ مین ہی بانی اوسکا دوست محمد خان
ملازم عالمگیر پادشاہ و مہتمم ضلع بیرسیا تھا بعد مرنے پادشاہ کے
ہنگام انقلاب اوسنے اپنی حکومت خودسر بھوپال وغیرہ مین
قائم کی ۱۷۲۳ء مین ۶۶ برس کی عمر مین فوت ہوا اوسکے
دو بیٹے تھے ایک سلطان محمد خان جسکو پٹھانون نے

اور تو کاجی ہلکر سپہ سالار ہوا ۱۷۹۵ء مین الیا بائی نے وفات پائی اور تو کاجی بھی تھوڑے دن بعد فوت ہوا تو کاجی کا پسر زوجہ غیر منکوحہ سے جسونت راو مالکِ ملک ہوا اوسنے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۸۰۵ء عہدنامہ سرکار انگلشیہ سے کیا ۱۸۱۱ء مین جسونت راو ہولکر نے وفات پائی اوسکا ایک لڑکا صغیر سن ملہار راو مسندنشین ہوا تلسی بائی نامی طوائف محبوبہ جسونت راو کارپرداز ہوئی ملہار راو ہولکر بعمر ۲۸ برس کے اکتوبر ۱۸۳۳ء مین لاولد فوت ہوا اوسکی بیوہ اور والدہ نے مارتند راو ہولکر جو تین چار سال کا تھا متبنے کرکے ۱۷ جنوری ۱۸۳۴ء مین مسندنشین کیا حکومت والدہ ملہار راو کی لوگون کو منظور نہوئی آخر ہری راو ہمشیرہ زادہ ملہار راو کو جو ایک مدت سے مقید تھا رہا کرکے بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۸۳۴ء گدی نشین کیا اور مارتند راو کو خارج کیا ۲۴ اکتوبر ۱۸۴۳ء مین ہری راو نے وفات پائی کھانڈے راو پسر متبنی اوسکا وارث ہوا اور دوسرے برس فوت ہوا اب یہ ریاست لاوارث ہوگئی صاحب رزیڈنٹ نے تو کاجی راو

ریاست مین ۲۱ ضرب سلامی پاتے ہین قلعہ گوالیار
ب تحریر ۱۹ - مارچ سنہ ۶۴ ۱۸ء مہاراجہ صاحب نے گورنمنٹ انگریزی
پیر وکیا اور بموجب خط مورخہ ۱۲ - اپریل سنہ الیہ گورنر جنرل نے
منظور کیا اور گورنمنٹ انگلشیہ سے ازروی تحریر ۲۱ - دسمبر سنہ الیہ
واسطے رکھنے فوج ذیل کے مہاراجہ کو اجازت ملی ۶ ہزار سوار ۵ ہزار
پیادہ ۴۸ توپ ۴۸۰ گولنداز اور دو باتری نوبتی توپون کے
میگزین آگرہ سے عنایت ہوئین سدہس سری مہاراجہ دھرم راج
سری مہاراجہ وکیل مطلق مختار الممالک عمدۃ الامرا
سری عالی جاہ صوبہ دار جے جیاجی راو بہادر القاب خانگی ہے فقط

اندور نمبر ۹

ملک مالوہ مین ۸۳۱۸ میل مربع یہ ریاست ہی رئیس کا عرف ہلکر
بانی اس ریاست کا ملہار راو نامی نامی افسران فوج مرہٹہ سے
تھا اوسنے ۷۶ برس کی عمر مین انتقال کیا بعد اوسکے اوسکا
بالے راو جانشین ہوا اور ۹ مہینے کے بعد دیوانہ ہوکر
اوسکے بعد اوسکی والدہ الیا بائی نے انتظام ریاست اپنی تع

۱۳ - اکتوبر ۱۸۱۷ع کو سرکار انگریزی نے اوسکے ساتھہ عہدنامہ مصالحت منظور کیا مادھوجی نے ۱۷۹۴ع مین وفات پائی بعدہ اونکے برادرزادہ دولت راو مسند نشین ہوے کہ ۱۸۲۷ع مین لاولد فوت ہوے حسب صلاح گورنمنٹ بیجا بائی زوجہ دولت راو نے موکت راو نامی کو بہ لقب مہاراجہ عالیجاہ جھنکوجی راو سیندھیا کی مسند نشین ریاست کیا اور خود کارپرداز رہی مہاراجہ اور بائی مین ایسی نااتفاقی ہوئی کہ مہاراجہ خفیہ صاحب رزیڈنٹ بہادر کے پاس جاکر اپنا حال بیان کیا تا اینکہ بیجا بائی ریاست سے خارج کی گئی جھنکوجی راو نے ۷ فروری ۱۸۴۲ع مین وفات پائی اوسکی زوجہ تارا بائی نے بھگبرت راو کو بعمر ۸ سال کے متبنے کرکے عالی جاہ جیاجی راو سیندھیا مشہور کیا جواب رونق افروز ریاست ہین ۲۰ ہزار روپیہ بابت خرچہ فوج سرکار انگریزی کو دیتے ہین مہاراجہ کو بعوض خدمات ۱۸۵۷ع علاقہ ۳ لاکھہ روپیہ کا اور خطاب اسٹار درجہ اول مع سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ع عطا ہوا اونکی سلامی ۱۹ ضرب ہر مقام پر مقرر ہے اور اپنے

الامر

ح کرتے رہے اب کچھہ امید نہین کہ مہاراجہ کو تاحین حیات حکومت
ی جاوے گو کہ آیندہ کو بشرائط چند دئے جانے حکومت کا وعدہ
ہوا ہی آمدنی ملک وقت ضبطی بیالیس لاکھہ روپیہ تھی اب بانتظام
گورنمنٹ ایک کرور تک پہونچ گئی رقبہ ریاست ۲۷ ہزار
میل مربع ہی مہاراجہ ۲۱ ضرب سلامی پاتے ہین فوج مین
بانتظام سرکار دو ہزار ایک سو سوار دو ہزار پیادہ ملازم قدیم ریاست ہین فقط

گوالیار نمبر ۸

یہ ریاست اضلاع متفرق کو شامل ہی رقبہ اوسکا ۳۳۰۰۰ میل مربع
آمدنی سالانہ ۳۷ لاکھہ ۹ ہزار ایک سو دو روپیہ ہی رئیس کا عرف
سیندھیا مشہور ہی بانی اس ریاست کا راناجی ملازم بالاجی راو
پیشوا کا تھا بالاجی راو نے اوسکو خاص پاگا یعنی خاص طویلہ سپ
کیا اوس عہد سے روز بروز اوسکی ترقی ہوتی گئی آخر مرہٹون مین
بڑا نامی سردار ہوا اور کچھہ علاقہ مالوہ مین قبضہ کر لیا اور او
علاقہ مین فوت ہوا بعدہ اوسکا فرزند مادھوجی رئیس خا
ہوا اور بامداد افسران فرانس کل ہندوستان مین حکومت جا

بسن تین ۳ برس کے تھا دیا گیا ۸ جولائی سنہ الیہ کو عہدنامہ رعایتی
اوسکے ساتھ قرار پایا صغرسنی اوسکی انتظام ملک ایک برہمن پورنیا
نامی کو سپرد رہا یہ شخص سنہ ۱۸۱۲ء تک منتظم ملک رہا بعدہ اوسنے علاقہ مہاراجہ
کو سپرد کیا اوسوقت خزانہ مین دو کرور روپیہ جمع تھا مہاراجہ کی
بدانتظامی سے رعایا نے سر شورش اوٹھایا جس سے اندیشہ خلل
امن علاقجات انگریزی مین پیدا ہوا اور فضول خرچی یہانتک
پونہچی کہ سوائے آمدنی ملک کے خزانہ جمع کردہ دیوان پورنیا بالکل
صرف ہو گیا بلکہ ریاست مقروض ہو گئی اور باوجود وعدہ وعہود
کے مہاراجہ فضول خرچی سے باز نہ آئے اور تنخواہ فوج کی ادا نہ ہو سکی
اس سے زیادہ تر بدانتظامی نے قدم بڑھایا آخرکار سنہ ۱۸۳۱ء مین
سرکار انگریزی نے خود انتظام ریاست کرنا ضروری تصور کیا
اور مہاراجہ کے واسطے ایک لاکھ روپیہ سالانہ اور پنجم حصہ زر نکاسی
مقرر ہوا مہاراجہ نے کئی درخواست واپسی علاقہ کی گورنمنٹ مین
گذرانی کوئی منظور نہین ہوئی کیونکہ اونھون نے خوش انتظامی
مین کسی طرح کوشش نہین کی اور بیس ۲۰ برس تک شرائط عطیہ کو

اسکا میسر بوجہ ہونے زیارت گاہ قدیم مہادیو کے ہی اب بکثرت
استعمال سے میسور ہو گیا حیدر علی خان ولد فتح نائک سپاہی پیشہ
ملازم دربار راجہ میسور کا تھا اوسنے ۱۱۷۳ہجری مین راجہ
کرشناراج اپنے آقا کو قید کر کے حاکم میسور کا بن بیٹھا اور ہمیشہ
انگریزون سے لڑتا رہا بتاریخ ۷ دسمبر ۱۷۸۲ء کو فوت ہوا بعدہ
اوسکا بیٹا ٹیپو مسندنشین ہو کر خطبہ و سکہ اپنے نام سے جاری کیا
اور اپنے کو بہ لقب ٹیپو سلطان مشہور کیا اور بدستور اپنے
باپ کے باوجود ہونے عہدنامہ کے انگریزون سے مخالف رہا
کیونکہ اوسکی مددگار قوم فرانس تھی جب فیما بین فرانس و انگلش
صلح ہو گئی امداد فرانس نسبت ٹیپو سلطان موقوف ہو لی
۴ مارچ ۱۷۹۹ء مین فوج انگلشی نے باتفاق فوج نظام حیدرآباد
سرنگ پٹن دارالریاست ٹیپو سلطان پر قبضہ کر لیا اور وہ لڑائی
مین مارا گیا اوسکا مقبوضہ ملک باہم نظام و انگریزون کے تقسیم ہوا
اور علاقہ جمعی ۱۳ لاکھ ۴۷ ہزار ۷۶ روپیہ کا مع شہر میسور راجہ
کرشناراج رئیس حال کو جو پوتا کرشناراج اول کا ہی اور اوسوقت

ہوکر ماہ ستمبر سنہ الیہ مین انتقال کیا۔ بجاے اوسکے اوسکا فرزند
آنندراو جانشین ہوکر بتاریخ ۴ اکتوبر ۱۸۱۹ء مین فوت ہوا
اوسکے کوئی فرزند نہ تھا لہذا اوسکا بھائی سیاجی مسند نشین
ہوا اور بوجہ خیرخواہی ۱۸۵۷ء تین لاکھ روپیہ سالانہ بابت تنخواہ
سواران متفرق سرکار انگریزی سے اوسکو معاف ہوا اور خطاب
اسٹار درجہ اول کا عطا ہوا اوسنے ۱۹ دسمبر ۱۸۶۴ء کو انتقال کیا
بعدہ اونکے فرزند گنپت راو جانشین ہوے اور ۱۹ نومبر ۱۸۶۵ء
کو لاولد فوت ہوئے لہذا اونکے بھائی کھانڈے راو رئیس حال
۱۲ دسمبر کو مسند نشین ہوے اونکو اختیار متبنی از روے سند مورخہ
۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء حاصل ہی رقبہ ریاست گایکوار کا ۴۳۹۹
میل مربع ہی آمدنی سالانہ ساٹھ لاکھ روپیہ ہی فوج مین ۵۷۵۰
سوار ۴۰۰۰ پیادہ ۲۵۰ گولندار ۳۰۰۰ سہ بندی ہین رئیس کو ۲۱
ضرب سلامی ملتی ہی

میسور نمبر ۷

ملک کرناٹک مین ماتحت احاطہ مندراج یہ ریاست ہے نام اصلی

قبضہ کرلیا چونکہ جسونت راو دھابری بالکل نالائق تھا اسواسطے
بجائے خاندان دھابری خاندان گایکواڑ گجرات مین ذی رتبہ
اور حاکم مستقل ہوگیا داماجی گایکواڑ کے چار فرزند تھے سیاجی
پسر کلان دوسری رانی سے گوبندراو پسر خورد پہلی رانی سے
مانا جی و فتح سنگہ تیسری رانی سے جب داماجی مذکور نے انتقال کیا
گوبندراو پسر خورد نے پیشوا کو نذرانہ دیکر عہدہ سینا خاص خیل کا
حاصل کیا مگر فتح سنگہ پسر چہارم نے دعوی سیاجی پسر کلان کا ظاہر
کیا اور پیشوا کو بھی منظور تھا کہ بسبب تفرقہ اندازی خاندان کے
اگر قوت گایکواڑ ضعیف ہوجاوے تو بہتر ہی لہذا حق سیاجی
پیشوا نے منظور کیا مگر بوجہ بیوقوفی سیاجی کے فتح سنگہ اوسکا مدار
مقرر ہوا فتح سنگہ مذکور کے ساتھ پہلا عہدنامہ بتاریخ ۱۲ جنوری
سنہ ۱۷۷۳ء بابت آمدنی بھروچ سرکار انگریزی مین منظور ہوا
۲۱ دسمبر سنہ ۱۷۸۹ء کو وفات پائی مانا جی پسر سوم نے بجای فتح
انتظام ریاست منجانب سیاجی اختیار کیا سیاجی بتاریخ
سنہ الیہ فوت ہوے تب گوبندراو پسر دوم جانشین

ریا

پائی ہین رقبہ ملک ۹۵۶۳۷ میل مربع آمدنی ڈیڑھ کرور ر
راجہ گوول ۱۵ لاکھ روپیہ نظام کو خراج دیتا ہی

برودہ نمبر ۶

یہ ریاست ملک گجرات مین ماتحت احاطہ بمبئی بنیاد اوسکی یون
ہی کہ کھانڈے راو دھابری فوج ساہوجی بھوسلا راجہ ستارا مین
سیناپتی یعنی سپہ سالار تھا اوسکی سفارش سے داماجی گاے گوار
نائب اوسکا مقرر ہوا آور بعد چندے دونون پس و پیش فوت
ہوئے کھانڈے راو کی جگہ اوسکا فرزند ترمبک راو دھابری اور
واماجی کی جگہ اوسکا بھتیجا پیلاجی گایکواڑ قائم ہوا ۱۷۳۱ء مین
مبک راو دھابری مارا گیا اوسکے بعد اوسکا فرزند خوردسال
ونت راو دھابری سیناپتی مقرر ہوا اور پیلاجی گایکواڑ
کے نائب نے دربار ستارا مین ایسا رسوخ ذاتی پیدا کیا کہ تھوڑے
مین خطاب سینا خاص خیل سے سرفراز ہوکر بمقابلہ ابھی سنگہ
پور کہ منجانب شاہ دہلی صوبہ دار گجرات تھا مارا گیا اوسکے
جی گایکواڑ نے بعوض خون بہا اپنے والد کے کل گجرات پر

ن الامرا

ام علیخان فوت ہوے اونکے فرزند نواب نظام الملک سکندر جاہ
ر اکبر علیخان بہادر مسند نشین ہوکر منظوری مسند نشینی کی شاہنشاہ
ہلی سے حاصل کرکے سنہ ۱۸۲۹ع مین انتقال کیا بعدہ اونکے فرزند
نواب آصف جاہ مظفر الممالک نظام الملک نصیر الدولہ میر
فرخندہ علیخان بہادر فتح جنگ مسند نشین ہوے اور سنہ ۱۸۵۷ع مین
انتقال کیا بعدہ اونکے فرزند نواب آصف جاہ نظام الملک افضل الدولہ
نظام خان بہادر جانشین ہوے سنہ ۱۸۶۱ مین صاحب رزیڈنٹ
بہادر کو اختیار دیا کہ وہ تحقیقات وانفصال اون جرائم کی کیا کرین
جو یوروپ زادگان و دیگر رعایای انگریزی سے ملک حیدرآباد مین
سرزد ہون افضل الدولہ کو خطاب اسٹار درجہ اول سرکار انگریزی
سے عطا ہوا اور سند متبنی مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع ملی نواب
افضل الدولہ نے سنہ ۱۸۶۹ مین انتقال کیا اونکے فرزند بتاریخ ۱۳
ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۵ ہجری آصف جاہ نظام الملک فتح جنگ سپہ سالار
مظفر الممالک ارسطوی زمان میر محبوب علی خان بہادر
کہ نہایت صغیر السن ہین مسند نشین ہوے ۲۱ ضرب سلام

نظام الملک کا یعنی میر محمد شاہ غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ
بعہدۂ امیر الامرائی دربار دہلی مین سرفراز تھا اسلیے اوسکا چھوٹا بیٹا
میر احمد ناصر جنگ بعد فوت باپ کے مسند ریاست پر متمکن ہوکر
بخطاب نواب نظام الدولہ بہادر ناصر جنگ مشہور
ہوا تھوڑے دنون کے بعد اوسکا بھانجا ہدایت محی الدین مظفر جنگ
پٹھانون اور فرانسیس کی مدد سے ناصر جنگ کو مارکر مالک ملک
ہوا اور دو مہینے بعد پٹھانون کے ہاتھہ سے وہ بھی مارا گیا
اوسکے بعد میر محمد صلابت جنگ نمبر ۳ مسند نشین ہوا اوسکے
ساتھہ پہلا عہدنامہ انگریزی بتاریخ ۱۴ مئی ۱۷۵۹ء بمضمون دوستی
اور نکال دینے قوم فرانس کے ملک حیدرآباد سے قرار پایا اوسکو
نواب آصف جاہ نظام الدولہ منتظم الملک میر نظام علی خان بہادر
... جنگ نمبر ۴ ۱۷۶۱ء مین قید کرکے خود مسند نشین ہوا
... صلابت جنگ قید مین مرگیا دوسرا عہدنامہ انگریزی بمضمون آئندہ
... بانی و اتفاق و یکجہتی فریقین واسطے دوام کے بتاریخ ۱۲ نومبر
... ۱۷۶۶ء مین نواب نظام علیخان کے ساتھہ قرار پایا ۱۷۶۸ء مین

ہجری مین انتقال
شاہ مین صوبہ دار گجرات کا ہوا ۱۱۲۲ ہجری مین انتقال
بعد اوسکے اوسکا بیٹا قمر الدین خان منصب چار ہزاری
خطاب چین قلیچ خان بہادر سے سرفراز ہوا اور عہد جہاندار شاہ
خطاب پایا فرخ سیر کے عہد مین منصب
بن نواب نظام الملک کا خطاب پایا اور حسب الطلب بادشاہ
ہفت ہزاری صوبہ دکن پر تسلط پایا اور خطاب آصف جاہ
شاہجہان آباد مین آکر خلعت و منصب وزارت و خطاب آصف جاہ
سے سرفراز ہوا مگر بعد چندے محمد شاہ بادشاہ
سے ۱۱۳۴ ہجری مین ناراض ہوکر دکن چلا گیا جب نادر شاہ ایرانی کی آمد مشہور
ہوئی محمد شاہ نے پھر اوسکو طلب کیا وہ بادشاہ کے حضور مین
حاضر ہوا اور بعد واپسی نادر شاہ نظام الملک اپنے ملک کو
چلا گیا اور ۴ رجادی الآخر ۱۱۶۱ ہجری کو برہان پور مین انتقال
کیا عمر اوسکی ۱۰۴ برس کی تھی اوسکے چھ فرزند مفصلہ ذیل تھے میر محمد شاہ
غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ دربار دہلی مین امیر الامرا تھا
میر احمد ناصر جنگ میر محمد صلابت جنگ میر نظام علی خان
بصالت جنگ مغل علی ناصر الملک جو کہ بڑا بیٹا

امام مسقط کو دیا کرے آور مبلغ اسّی ۸۰ ہزار روپیہ بقایا دو سا[ل]
گذشتہ بھی ادا کردے آور امام مسقط جملہ مطالبات زنگبار سے
باز رہے آور واضح رہے کہ زنگبار دینے خراج سے تابع مسقط
متصور نہین ہوگا اس فیصلے کو فریقین نے منظور کیا مگر سلطان
زنگبار نے بذریعۂ خط گورنر جنرل بہادر سے درخواست کی کہ
بقایا دو سال کے دینے کا دو مرتبہ ارشاد ہو چنانچہ نواب گورنر نے
عذر اوسکا پذیرا کیا سلطان زنگبار سرکار انگریزی سے ۲۱ ضرب سلامی پاتا ہی فقط

حیدرآباد نمبر ۵

...ارالریاست وطن حد شمالی شرقی اوسکی ناگپور جنوبی احاطہ
...دراج غربی احاطہ بمبئی ہی عہد شاہجہان پادشاہ مین
...شخص عابد خان خطاب قلیچ خان اور خدمت صدر الصدوری
...سرفراز ہوا عالمگیر کے زمانے مین ۲۴ - ربیع الاول
...ہجری کو وقت محاصرۂ گولکنڈہ کے ضرب گولہ سے
...بعد اوسکے اوسکا فرزند شہاب الدین بخطاب
...ن خان بہادر فیروز جنگ کے سرفراز ہوا ...

اور ۱۸۴۴ء مین سید سعید امام مسقط نے اپنے دوسرے فرزند
سید خلید کو اپنا نائب اور جانشین مقرر کیا اور سید تھوانی
بڑی فرزند کو حکومت مسقط سپرد کی سید خلید ۱۸۵۴ء مین حین حیات
اپنے باپ کے فوت ہوا تب امام سعید نے چھوٹے فرزند
سید مجید سلطان حال کو اوسکا جانشین کیا بعد فوت
امام سعید ۱۸۵۶ء مین سید تھوانی امام حال مسقط نے زنگبار کا
دعوی کیا یہانتک کہ اندیشہ جنگ کا پیدا ہوا آخر فریقین
اسپر آمادہ ہوے کہ گورنر جنرل ہند پنجایت سے ہمارا فیصلہ کردین
چنانچہ بر گڈیر کوگلن صاحب بہادر امین واسطے تحقیقات
معاملہ کے بھیجے گئے اور اصل کیفیت معاملہ کی حضور مین نواب
گورنر جنرل بہادر ہند کی پیش کی بعد معائنہ کیفیت امین موصوف
لارڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے بتاریخ ۲- اپریل
سنہ ۱۸۶۱ء یہ فیصلہ کیا کہ سلطان سید مجید حکومت زنگبار اور
افریقہ پر جو سید سعید امام مسقط کے قبضے مین تھی قابض
رہے اور ہمیشہ نسلاً بعد نسلٍ چالیس ہزار روپیہ خراج سالانہ

بابت بندر عباس شاہ فارس کو خراج دیتا ہی اور اوسکو
زنگبار سے چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج ملتا ہے
اور سرکار انگریزی سے ۲۱ ضرب سلامی امام مسقط کو ملتی ہی

زنگبار نمبر

یہ ملک شرقی افریقہ کے شمالی حصے مین واقع ہی ابتدای ۱۶
صدی عیسوی مین پوٹکیون نے جزیرۂ زنگبار اور ساحل شرقی
افریقہ کو فتح کر لیا باشندگان مامیاس نے بوجہ ظلم حکام
سنہ ۱۶۹۸ع مین امام مسقط سے مدد چاہی امام نے پوٹکیون کو مار کر
نکالدیا لیکن استحکام اطاعت زنگبار مسقط کے ساتھ بخوبی
نہین ہوا تھا سنہ ۱۷۴۶ع مین باشندگان مامیاس نے مسقط سے
منحرف ہو کر شیخ احمد کو اپنا سردار قرار دیا اور سنہ ۱۸۲۳ع تک بخوف
فوج کشی امام مسقط سلیمان بن علی سلطان مامیاس سرکار
انگریزی سے پناہ گیر ہو کر آزاد رہا اور جو اقرارنامہ سرکار انگریزی
سے بتاریخ ۷ فروری سنہ ۱۸۲۴ع اوسکے ساتھ ہوا تھا منظور نہین
ہوا سنہ ۱۸۲۶ع مین امام مسقط نے بندر مامیاس کو فتح کر لیا

طریقہ بہت جلد اوس نواح مین پھیل گیا سنہ ۱۸۰۶ء مین سید سعید
بن سید سلطان بعد سید بدر بن ہلال مسند نشین ہوا اوسنے
پچاس برس تک حکومت کی اور سرکار انگریزی سے خوب اتحاد
پیدا کیا اور بمدد قوم عرب ور نگلش اوسنے وہابیون کو اپنے
ملک سے خارج کیا اوسنے بتاریخ ۷ اشوال سنہ ۱۲۷۰ ہجری
جزیرہ کوریا و موریا انگریزون کو دے دیا جسمین خزانہ برآمد ہوتا
ہی سنہ ۱۸۵۶ء مین امام موصوف نے انتقال کیا بعدہ اوسکا
فرزند امام سید تہوانی جانشین مسقط ہوکر دعوی حکومت
زنگبار جو اوسکے برادر سید مجید کے قبضے مین ہی پیش کیا
اور اوس دعوی کو بزور جنگ مستحکم کرنے کی تیاری کی چنانچہ
اوسکا تصفیہ منحصر اوپر ثالثی لارڈ کیننگ صاحب بہادر
گورنر جنرل ہند کے ہوا لارڈ صاحب موصوف نے بتاریخ دوم
اپریل سنہ ۱۸۶۱ء اس معاملہ کا تصفیہ کیا جسکو امام مسقط نے
بذریعہ تحریر ۴ ذی قعدہ سنہ ۱۲۷۷ ہجری کے منظور کیا تصریح
تصفیہ کے نمبر ۴ مین لکھی جاوے گی امام مسقط سولہ ہزار روپیہ

بمضمون امداد واتحاد سرکار انگریزی واخراج قوم فوج وفرانس
وقیام انگریزان مع قدری فوج بتوسط نواب اعتما والدوله
مرزا مهدی علی خان بهادر حرمت جنگ اجنٹ انگریزی
متعینهٔ بوشهر قرار پایا ۱۴ نومبر سنه ۱۸۰۳ء کو سید سلطان جنگ
جو اسمس مین مارا گیا بعد اوسکے قتل کے اوسکے برادر سید عیش
والی سوہار نے اپنے برادر زادگان خورد سال یعنی فرزندان
سید سلطان کے حق مین تکرار اوٹھائی تب دونون فرزند
سید سلطان نے اپنا ملک سید بدر بن ہلال برادر خالہ اد
...نی کو سپرد کیا سید بدر بن ہلال نے نجد کے وہابیون کو بلایا جنکی مدد
سے سید عیش کو شکست دی اور بزور امام سے فرقهٔ وہابیہ کو
...وقع قیام مسقط ہاتھ آیا اس فرقه نے مسقط مین سختی اور حرکات
ناشایسته اختیار کین اور نسبت آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے
...ب خدا داد بجالانے سے انکار کیا اور تمام پاک قبرون کو
...ڈالا استعمال تنباکو اوٹھا دیا اور جن مسلمانون نے اونکا
...ہ اختیار نکیا اون سے بجنگ پیش آئے غرض کہ وہابیون کا

مسقط نمبر ۳

یہ ریاست ملک عرب مین خلیج فارس کے شرقی ساحل پر ہے
یہان کے رئیس کا لقب امام ہی رقبہ ریاست ۳۹ ہزار میل
مربع آمدنی ایک لاکھ ساٹھہ ہزار روپیہ ہی کل فوج دو ہزار
آدمی کی ہی آخیر سنہ ۱۷۴۰ء مین قوم عرب سکنہ مسقط نے فارسیونکو
مقام اوتان سے نکال کر خلیج فارس مین اپنی حکومت جمائی
اور زنگبار و حصص دیگر واقع افریقہ پر قیام گاہ حاصل کیا مگر
بعہد نادرشاہ ایرانی فارسیون نے پھر اپنی حکومت حاصل
کی بعد قتل نادرشاہ بڑا تنزل ملک فارس مین ہوا تب امام احمد
بن سعید حاکم سوہار نے فارسیون کو مسقط سے نکال دیا اور
پادشاہ فارس کو دینے خراج سے انکار کیا امام احمد بن سعی
دو فرزند تھے سید عیش سید سلطان چنانچہ فرزند اول والی
ہوا اور سید سلطان پسر ثانی بعد فوت اپنے باپ اما
بن سعید امام مستقل ہوا اوسکے عہد حکومت مین ماہ جماد
سنہ ۱۲۱۳ ہجری مطابق اکتوبر سنہ ۱۷۹۸ء سرکار انگلشیہ سے

صاحبان انگریزہ ہندوستان ہین لائے محمد اکبر خان فرزند
دوست محمد خان سے بلوہ کرکے شجاع الملک کو مارڈالا فوج
انگریزی کو تکلیف دی جسکا انتقام افسران انگریزی سے
وقت واپسی کے اچھی طرح سے لیا اور کابل کو آزاد کیا اور
سرکار انگریزی سے دوست محمد خان کو اجازت کابل جانے
کی دی چونکہ خاربندی حدود مغرب کی پھر بھی واجبات سے
تھی مارچ ۱۸۵۵ء مین عہدنامہ صلح و آشتی درمیان دوست محمد خان
اور سرکار انگلشیہ کے قرار پایا اور از روی عہدنامہ ۲۶ جنوری
۱۸۵۷ء رہنا سفیر سرکار انگلشیہ کا کابل مین اور سفیر کابل کا
پشاور مین منظور ہوا ۸ - جون ۱۸۶۳ء کو امیر دوست محمد خان نے
بعد قبضہ کرنے ہرات کے انتقال کیا اب اونکے فرزند
امیر شیر علی خان مسند نشین افغانستان ہین ۲۱ ضرب
سلامی اونکو ملتی ہی رقبہ ریاست ایک لاکھ بہتر ہزار
میل مربع آمدنی ایک کرور روپیہ ہی فوج مین بیس ہزار
نو سو سوار سترہ ہزار آٹھ سو پیادہ ۸۸ توپ ہین فقط

سید محمد خان [۱۵] پیر محمد خان [۱۶] بہ نسبت اور بھائیون کے
دوست محمد خان انتقام لینے پر زیادہ تر مستعد تھا اوسنے
محمود شاہ کو تمام ملک سے نکالدیا صرف ہرات اوسکے قبضے
مین رہ گیا جسپر اوسکا بیٹا کامران شاہ چندے قابض رہا
دوست محمد خان نے وہ بھی چھین لیا اور کل ملک افغانستان
برادران بارکزئی نے باخودہا تقسیم کرلیا دوست محمد خان کے
حصے مین غزنین آئی مگر اوسنے کابل بھی لے لیا رنجیت سنگھ
نے بعد لینے جواہرات مع الماس کوہ نور شجاع الملک کو سنہ ۱۸۳۳ء
مین قندھار پر قابض کیا دوست محمد خان نے وہان سے
بھی شجاع الملک کو خارج کیا وہ بحالت تباہ لودھیانہ
علاقہ سرکاری انگریزی مین آیا اور سرکار انگریزی سے امدا
چاہی جون سنہ ۱۸۳۹ء مین فیمابین سرکار انگلشیہ و رنجیت سنگ
و شجاع الملک کے عہدنامہ اتفاقی قرار پایا جسکے روسے تا
۹ مئی سنہ ۱۸۳۹ء شجاع الملک کو قندھار مین تخت نشین
بعد چند روز کے دوست محمد خان ازخود حاضر ہوا او

شاہ فارس باتفاق فرانس حدود مغربی مین معلوم ہوئی سرکار انگلشیہ نے خاربندی اوس حدود کی مناسب جانکر بتوسط الفنسٹن صاحب بہادر ایلچی کے عہدنامہ دوستی مورخہ ۱۷ جون سنہ ۱۸۰۹ع شجاع الملک کے ساتھہ قرار دیا بعد چلے جانے ایلچی کے محمود شاہ نے بامداد فتح خان بارکزئی شجاع الملک کو سلطنت سے معزول کرکے خارج کیا وہ لاہور مین رنجیت سنگہ کے پاس پناہ گیر ہوا اس اثنا مین کسی وجہ سے محمود شاہ نے فتح خان بارکزئی اپنے مددگار اور وزیر کو اندھا کرکے قتل کیا اب خاندان بارکزئی کو نہایت غصہ آیا کہ سلاطین ابدالیہ نے دوبون اونکے خاندان مین کئی فرزندان پایندہ خان یعنی براداران فتح خان مقتول کہ بعد اوسکے ۱۶ شخص مفصلۂ ذیل موجود تھے واسطے انتقام کے مستعد ہوئے تیمور قلی خان [۱] اسد خان [۲] محمد عظیم خان [۳] عبدالصمد خان [۴] محمد خان [۵] دوست محمد خان [۶] جبار خان [۷] کہن دل خان [۸] مہردل خان [۹] شیردل خان [۱۰] پردل خان [۱۱] رحم دل خان [۱۲] تاج محمد خان [۱۳] سلطان محمد خان

احمد شاہ ابدالی نے ملک کابل کو شامل ممالک محروسہ اپنے کے کرلیا تھا بعد وفات احمد شاہ اوسکا بڑا بیٹا تیمور شاہ تخت نشین ہوکر ۷ شوال ۱۲۰۷ ہجری کو فوت ہوا اوسکے کئی فرزند تھے از انجملہ سات فرزند مشہور ہین ہمایون شاہ محمود شاہ زمان شاہ عباس شاہ شجاع الملک شاہ پور فیروز الدین بعد فوت تیمور شاہ بتاریخ ۸ شوال سنہ الیہ زمان شاہ نے بصلاح امرا کہ منجملہ اوسکے سردار پاینده خان بارکزئی بھی تھا تخت سلطنت پر مقام کابل جلوس کیا اور باقی شاہزادگان کو سوای شجاع الملک قید و نابینا کیا محمود شاہ کو خراسان سے خارج کیا بعد چند بسبب دراندازی سرداران حسد پیشہ کے زمان شاہ نے پاینده خان مذکور کو قتل کیا اسوجہ سے فتح خان پسر پاینده خان بارکزئی نے محمود شاہ کو برانگیختہ کر کے زمان شاہ کو معزول و نابینا کیا اور محمود شاہ تخت نشین ہوا ۱۸۰۳ء مین شجاع الملک نے محمود شاہ کو معزول کر کے خود تخت نشین ہوا ہرگاہ شورش

مع تحائف کٹھمانڈو سے پیکن دار السلطنت چین کو جاتا ہے
رئیس سرکار انگریزی سے واسطۂ دوستی رکھتا ہے ۱۸۴۲ء
مین فیما بین مہاراجہ رن بہادر شاہ بہادر شمشیر جنگ
والی نیپال اور سرکار انگریزی کے درباب تجارت پہلا
عہدنامہ ہوا ہے سرکار انگریزی کی طرف سے ایک صاحب
رزیڈنٹ مقام کٹھمانڈو مین رہتے ہین قوم رئیس کی راجپوت
نام رئیس حال سوراندر بکرم ساہ ہے رقبہ ریاست ۴۴
ہزار میل مربع آمدنی ۴۳ لاکھ روپیہ ہے جنگ بہادر وزیر نے
۱۸۵۷ء مین خیرخواہی کی اس وجہ سے رئیس نے زمین ترائی
واقع درمیان دریاے کالی وضلع گورکھپور انعام پائی رئیس کو
۲۱ ضرب سلامی سرکار انگریزی سے ملتی ہے راج راجیندر
شمشیر جنگ القاب مین لکھا جاتا ہے فقط

کابل نمبر ۲

دار الریاست افغانستان جسکی حد شمالی تاتار شرقی دریاے سندھ
جنوبی بلوچستان غربی ایران ہے ہنگام ضعف سلطنت تیمور

بھی کہتے ہین شیلم ترچناپلی تنجور کومبوکونم متھرا ترنیلویلی
کائیم بٹور ملیبار گلی کوٹ تیلی چری منگلور ہونور راجمندری
تیسری پریزیڈنسی بمبی اوسکے اضلاع دھاروار بیلگانو
کوکن تھانہ بمبی پونا ستارہ شولاپور احمدنگر ناسک
خاندیس سورت بھڑوچ کھیڑا احمدآباد حیدرآباد سندھ
کرانچی شکارپور ذکر رئیسان اسلامی یا ب

	شروع مقصود نیپال نمبر ۱	

یہ ریاست ماتحت پریزیڈنسی بنگال ہندوستان کے شمال
کوہ ہمالہ مین مغرب کماؤن مشرق سکم جنوب اودھ ضلع
گورکھپور و بنگالہ سے محدود ایک قطعہ لمبا کوہستانی ہے دا
اسکا کھٹمانڈو ہی اکثر کوہستانی رئیس والی نیپال کو اپنا
سمجھتے ہین رئیس یہانکا اپنے کو اولاد راناے اودیپور سے
ہی اور وہ باج گذار شاہ چین کا ہی پانچوین برس ایک

فتح پور کانپور اٹاوہ فرخ آباد مین پوری آگرہ متھرا

بداون شاہجہان پور بریلی مراد آباد بجنور علی گڑھ بلند شہر

مظفر نگر سہارنپور ویرادون کماؤن گڈھوال اجمیر ساگر

سیونی بتیول نرسنگھ پور ہوشنگ آباد منڈلہ ومووہ ہمیر پور

جالون جھانسی چندیری اضلاع ممالک پنجاب

دہلی گوڑگاون جھجھر رہتک حصار سرسا پانی پت تھانیسر

انبالہ لودھیانہ فیروزپور شملہ جالندھر ہوشیار پور کانگڑا

امرت سر گورداس پور لاہور شیخو پورہ سیالکوٹ گجرات

شاہ پور پنڈ داد خان راول پنڈی پاک پٹن ملتان جھنگ

خانگڑھ لیا ڈیرہ غازی خان ڈیرہ اسمعیل خان ہزارا پشاور

کوہاٹ اضلاع ممالک اودھ لکھنو اونام بریلی سلطانپور

پرتاب گڑھ فیض آباد ہردوئی گونڈا بہرائچ سیتاپور دریا

محمدی دوسری پریزیڈنسی مندرج اوسکے اضلاع

وزیگاپٹم گنجام مچھلی بندر گنتور نیلور گڈپ بلار

چتور آرکاٹ چنگل پتو اسی ضلع مین مندرج ہی جسکو چینا

حکمران ہین پہلی پریزیڈنسی بنگال اسکے ماتحت تین لفٹنٹی
ایک لفٹنٹی ممالک شرقی صدر اوسکا کلکتہ دوسری لفٹنٹی
ممالک مغربی و شمالی صدر اوسکا الہ آباد تیسری لفٹنٹی
ممالک پنجاب صدر اوسکا لاہور اور ایک چیف کمشنری
ممالک اوده صدر اوسکا لکھنؤ ہی اضلاع ممالک شرقی
۲۴ پرگنہ جسکا صدر کلکتہ ہی[۱] ہبڑا[۲] باراست[۳] ندیا[۴] جسر[۵] باقرگنج[۶]
ناوکولی[۷] ڈھاکا[۸] ٹپرا[۹] چٹگانون[۱۰] سلہٹ[۱۱] کچار[۱۲] میمن سنگھ[۱۳]
پبنا[۱۴] راج شاہی[۱۵] بگڑا[۱۶] راج شاہی فرید پور[۱۷] رنگ پور[۱۸] دیناج پور[۱۹]
پورنیا[۲۰] مالدہ[۲۱] مرشدآباد[۲۲] بیربھوم[۲۳] بردوان[۲۴] ہگلی[۲۵] میدنی پور[۲۶]
بالیسر[۲۷] خوردہ[۲۸] کٹک[۲۹] بانکوڑہ[۳۰] بھاگل پور[۳۱] مونگیر[۳۲]
بہار[۳۳] پٹنہ[۳۴] ترہت[۳۵] شاہ آباد[۳۶] چنپارن[۳۷] کوہاٹ[۳۸] نوگا[۳۹]
تیج پور[۴۰] گوالپاری[۴۱] لکھم پور[۴۲] شیو پور[۴۳] چھوٹا ناگپور[۴۴] مان[۴۵]
ہزاری باغ[۴۶] محال باج گذار[۴۷] ناگپور[۴۸] رائی پور[۴۹] بھنڈارہ[۵۰]
چانڈا[۵۱] اضلاع ممالک مغربی و شمالی الہ آباد[۱]
بنارس[۲] جونپور[۳] اعظم گڑھ[۵] غازی پور[۶] گورکھپور[۷]

واقع ہوئی اور اسی طرح محمود نے بارہ مرتبہ ہندوستان کو فتح کیا
اور انتہا مسلمانون کے عہد کی جنگ پلاسی ہی جو فیمابین انگریزون
و نواب سراج الدولہ صوبہ دار بنگالہ ۵ شوال روز پنجشنبہ ۱۱۷۰ ہجری
مطابق ۲۳ جون ۱۷۵۷ء مین ہوئی اور انگریز فتحیاب ہوئے
اس قلیل زمانے مین محمود غزنوی سے شاہ عالم تیموری تک ۶۸
پادشاہ اسلام مختلف خاندانون کے گذرے مسلمانون کے
عہد مین ہندوستان ۲۲ صوبون پر منقسم تھا بنگالہ بہار
اوڑیسہ گجرات الہ آباد اودھ دہلی اکبر اباد لاہور ملتان
اجمیر مالوہ سندھ کابل قندھار برار خاندیس
اورنگ آباد بدر بیجاپور حیدرآباد کشمیر انگریزون
کے عہد کی ابتدا جنگ پلاسی یعنی ۲۳ جون ۱۷۵۷ء سے تا ایں
استقدر زمانے مین لارڈ کلائو سے لارڈ میو تک جو فی الحال
رونق افروز مسند ایالت ہین ۱۹ شخص نواب گورنر جنرل
بہادر ہوئے ہین انگریزون نے اپنے عہد مین ہندوستان کو
تین پریزیڈنسی مین تقسیم کیا ہی ہر ایک مین جدا جدا نواب گورنر

دسوان دراوڑ مطابق اس تقسیم کے دس زبانین بھی ہندوستان
مین جاری تھین پراکرت ہندی متھل گوڑ یعنی بنگلہ گجراتی
اوڑیا مرہٹی تلنگی کرناٹکی تاملی اور بعضون کے نزدیک دس
زبانین یہ ہین تامل تلگو ملایم کانڑی بنگالی اوڑیا ہندی
مرہٹی گجراتی سندھی بعض نے دس بانون کی تفصیل اسطرح
لکھی ہے پنچ گوڑ ۱ اسارسوت ۲ کانیہ کبج ۳ گوڑ ۴ میتھلا ۵ اوڑیسہ
پنچ دراوڑ ۱ تامل ۲ مہارشٹہ ۳ کرناٹ ۴ تیلنگ ۵ گرجر
مؤلف کہتا ہے کہ مسلمانون کے وقت سے گیارھوین زبان
یعنی اُردو جو سب بانون سے ملکر بنی ہے جاری ہوئی مسلمانون
کے عہد کی ابتدا ابوالفضل دسوین رمضان روز پنجشنبہ ۹۹ ہجری
جب علاء الدین محمد بن قاسم سپہ سالار حجاج نے داہر راجہ سندھ
کو قتل کیا لکھتا ہے مگر فی الحقیقۃ وہ زمانہ ابتدای عہد اسلام نہین ہوسکتا
کسواسطے کہ اوس زمانے تک مسلمانون کا استقلال اور غلبہ ہند مین
نہین ہوا تھا بلکہ آغاز عہد اسلام فتح اول محمود غزنوی سے ہے
جو ۸ محرم ۳۹۲ ہجری مین بمقابلہ جیپال راجہ لاہور مقام پشاور

ہند و مسلمان انگریز نے بالاستقلال سلطنت کی ہی ہندوون
کے عہد کی ابتداء دریافت نہین ہو سکتی مگر انتہا اونکے عہد کی
جب مسلمانون نے سندہ دریا اوتر کر ہند مین غلبہ پایا تاریخ فرشتہ
سے واضح ہی کہ مملکت ہند مین منجملہ فرمانروایان ہنود کشن بن
پورب بن ہند بن حام بن نوح علیہ السلام سے آنند دیو
راجپوت تک ۷۳ پادشاہ مختلف خاندان نے سلطنت عظمت و
شان کے ساتھہ کی ہی آنند دیو کے بعد تا ظہور اسلام کوئی راجہ
ہندوستان مین عظیم الشان نہین ہوا بلکہ طوائف الملوک رہا
ہر ایک مقام کا راجہ اور راے اپنے کو پادشاہ مستقل تصور کرتا تھا
اوس زمانے مین ہندوستان کئی سلطنتون پر منقسم تھا
مگدا[۱] اودھ[۲] قنوج[۳] متھرا[۴] اندرپت[۵] مالوہ[۶] تلنگ[۷] مہاراشٹ[۸]
کرناٹک[۹] سراوسم[۱۰] چولا[۱۱] پانڈیا[۱۲] اور بعض تواریخ اہل ہند سے
مستنبط ہی کہ ہندوستان دس ملکون مین تقسیم تھا پہلا[۱] سرسوتی
دوسرا[۲] قنوج تیسرا[۳] ترہت چوتھا[۴] گوڑ پانچوان[۵] گجرات چھٹوان[۶] انکل
یعنی[۷] اودیسہ ساتوان[۸] مہاراشٹ آٹھوان[۸] تیلنگ نوان[۹] کرناٹ

بعون صانع کن مکان و فضل خلاق زمین و زمان
ریاض الامرا
مطبع نامی منشی نولکشور

فہرست کتاب ریاض الامرا

ریاض الامرا